طوبیٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ مانگوں نعتِ نبی لکھنے کو روحِ قدس سے ایسی شاخ

(اعلیٰ حضرت)

منتخب نعتوں، منقبتوں کا حسین گلدستہ نئے اضافے کے ساتھ

بنام

سراجِ بخشش

برائے ایصالِ ثواب

مرحومہ مخدومہ پیرانی امّاں علیہا الرحمہ اہلیہ محترمہ حضور سراجِ ملت مدظلہٗ العالی

منجانب:

انجمن برکاتِ رضا، پھول گلی، ممبئی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلۂ اشاعت نمبر ۷۸

نام کتاب : **سراج بخشش**

زیر سرپرستی :خلیفۂ حضور مفتی اعظم سراجِ ملت علامہ حافظ وقاری الشاہ سید سراج اظہر رضوی نوری
بانی وسربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیضانِ مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۳

ترتیب وتالیف : حضرت مولانا الحاج **سید محمد منہاج رضا ہاشمی رضوی**، ناظم دارالعلوم ہٰذا

تزئین اوراق : محمد زبیر قادری، مدیر اعلیٰ سہ ماہی 'مسلک' ممبئی

کمپوزنگ : مولانا محمد زاہد علی رضوی، مدرس دارالعلوم ہٰذا

اشاعت باراوّل: ۲۰۰۸ء بموقع جشن دستار فضیلت

اشاعت باردوم: ۲۰۱۲ء بموقع فاتحۂ چہلم مرحومہ مخدومہ پیرانی امّاں علیہا الرحمہ (اہلیہ محترمہ سراج ملت)

ہدیہ : دعائے خیر

تعداد : ۲۰۰۰

ملنے کا پتہ:

قادری کتاب گھر دارالعلوم فیضانِ مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۳

انتساب

شہزادۂ غوث اعظم سرکار سیدنا ابراہیم المعروف ملِک بیار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور

میری مشفق مادرِ مہربان

مرحومہ مخدومہ والدہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا

کے نام

جن کی شفقتوں اور محبتوں کو اہلِ خاندان اور لاکھوں چاہنے والے آج بھی یاد کرتے ہیں۔

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

فقیر سید محمد منہاج رضا ہاشمی رضوی

محفل نوری

رضا جامع مسجد پھول گلی کی خصوصیات میں چند نمایاں خانقاہی عرفانی خصوصیات یہ بھی ہیں، جنہیں والدی حضور سراجِ ملت نے جاری وساری فرما کر خفتہ دلوں کی بیداری اور قلوبِ اہلِ عقیدت کو بزرگوں سے مستنیر ہونے کا ذریعہ فراہم فرمایا ہے۔ آج سے تقریباً ۳۴ رسال پہلے آپ نے یہ سلسلہ قائم فرمایا تھا۔ نوری محفل، حلقۂ ذکر توشۂ غوثیہ کے علاوہ محفل اعراس بزرگاں کا اہتمام حسب دستور صفحۂ آخر پر مندرج پابندی سے کیا جاتا ہے۔ مہینے کی اکثر محفلوں اور حلقۂ ذکر میں خود حضور والدی سراجِ ملت بحیثیت صدرِ محفل جلوہ بار ہو کر عمل دلاتے رہتے ہیں، اور حلقۂ ذکر، ختم قادریہ کبیر میں ذکر واذ کار کا وجد آفریں، دلنشیں، پرکیف و بے خود طرز و انداز میں بنفس نفیس کرا کر غوث وخواجہ، اعلیٰ حضرت و مفتی اعظم کا دیوانہ بنا کر ضیاءِ عشق تاجدار مدینہ سے دلوں کو تابناک بنایا کرتے ہیں۔ اور یہ محفلیں آپ کے ہر حلقۂ مریدین ومتوسلین ومعتقدین میں قائم بھی ہیں۔ مہاراشٹر وکرناٹک، راجستھان و گجرات، بہار و بنگال وغیرہ کے شہر وقریہ میں حتی کہ نیپال، افریقہ، ماریشس وغیرہ میں پابندی کے ساتھ جاری وساری ہے اور جس طرح لنگر کا انتظام رہتا ہے، اسی طرح مقام مشارٌ الیہ میں اسے انجام دیا جاتا ہے۔ ہم سب کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بطفیل نبی اعلیٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم سراجِ ملت کی عمر پاک میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور یہ سلسلہ یوں ہی صبح قیامت تک جاری وساری رہے۔ آمین۔

فقیر سید محمد منہاج رضا ہاشمی رضوی
ناظم دارالعلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی ممبئی ۳

جلوۂ خیال

ہمارا گلدستۂ محبت ''سراجِ بخشش'' قبول ہوگا
یقین مجھ کو ہے ہاشمی کہ یہ ہدیہ پیش رسول ہوگا

ایک مدت سے میرے آئینۂ دل میں اور عروسِ خلد وذہن ودماغ میں یہ خیال بار بار پیدا ہوتا رہا کہ حسین نعتوں، منقبتوں کا مجموعہ گلزارِ ارم اور کلام اعلیٰ حضرت وغیرہ سے اقتباس کر کے نکھرے نکھرے اندازِ عقیدت میں محبت کی ڈالی میں سجا کر بنام 'سراجِ بخشش' عشاقانِ رسالت، دیوانگانِ شمعِ نبوت کے نظر نواز کرنے کی سعادت حاصل کروں۔ بحمدہ تعالیٰ جل جلالہ وبکرم نبیہ الاعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سرکار غوث الثقلین غوث اعظم وسلطان الہند خواجہ غریب نواز و شیخ الاسلام والمسلمین سرکارِ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت حضور مفتی اعظم و جملہ انبیا ومرسلین علیہم السلام واولیا وصالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عنایتوں کے طفیل اور انہیں نفوسِ پاکیزہ میں ایک ذاتِ بابرکات میرے دادا جان یعنی صوفیِ باصفا استاد القراء عامل شریعت حضرت علامہ قاری سید ابوالہاشم علیہ الرحمہ کی نظر رحمت اور سیدی حضور والد بزگوار خلیفۂ حضور مفتی اعظم سراجِ ملت حضرت علامہ الشاہ سید سراج اظہر رضوی صاحب قبلہ مدظلہ العالی کے پیہم

فیضانِ کرم اور مسلسل بخشش الطاف ونگاہِ شفقت کے صدقے اور مادرِ مہربان در دامانِ رحمت داراحسان وپیہم فیضان کی خاص دعاؤں کے صدقے کتابت و ترتیب، تزئین وطباعت کے منازل ومراحل سے گزار کر دوسری مرتبہ مرحومہ مخدومہ سیدہ والدہ ماجدہ علیہا الرحمہ کے ایصالِ ثواب کے لیے اور بلندیِ درجات کے لیے اضافے کے ساتھ آپ تک پہنچانے میں کامیاب ہوا۔ اس کے منظر عام پر لانے کی دیرینہ تمنا خواب کی تعبیر کی صبح نوید عید بن کر نمودار ہوئی۔ پہلی مرتبہ اپنی دستارِ فضیلت کے موقع پر بجائے کارڈ کے اسی کتاب کو بطورِ سوغات دعوت نامہ کے شکل میں پیش کرنے کا شرف حاصل کیا تھا۔

نکات اشعار اور نکہتِ کلام کا باندازۂ کنایۂ عشق، الجھے ہوئے مشک بار عنبریں زلفوں کو میں نے دندانِ مشاطۂ سخن سنجی سے سنوار کر شانۂ کاکل کو زینتِ فردوسِ عشق سے جب مزین کر دیا ہے، تو اب محبوب کے جمال کی ضیا وتصویر اس طرح بلسانِ اعلیٰ حضرت مسکرا کر ترجمان ہوگئی:

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضاؔ
صبح عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

میں نے اس مجموعۂ فردوسِ کلام گلدستۂ محبت یعنی 'سراج بخشش' کا سرمایہ اور چشمۂ خیال سیدنا اعلیٰ حضرت مجددِ اعظم دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں

فاضل بریلوی نوراللہ مرقدہٗ کے کلام بلاغت نظام کو بنانے کی سعادت حاصل کی ہے۔ یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ اعلیٰ حضرت کے کلام کی پاکیزگی، جگر سوزیِ عشق اور اس کی فصاحت وبلاغت اور منظّم ندرت تلفظات اور مرصع نکہت کلمات اور مہذب کنایات واشارات اور ستھرے پیارے تشبیہات واستعارات اور قرآنی نعتوں کی تجلیات بینات، احادیث کے جلوؤں میں سخن تعریفات، گویا ہر کوزۂ مصرعۂ اشعار جس میں مواجِ بحر بے کنار ومعرفت نے دنیائے عشق ومحبت میں دھوم مچا دیا ہے۔ آپ کے ہم عصر علما، دانشوران واہلِ قلم اور تاجورانِ شعر وسخن نے آپ کی روح سخنوری پر والہانہ داد تحسین کا اظہار جہاں صفحات نقوش سے کیا ہے، وہیں وجد وکیف دائمی مہر ثبت فرمائی ہے۔ بارگاہِ رسالت میں آپ کے مصرعہ واشعار کی مقبولیت کی بین دلیل یہ بھی ہے کہ صرف عوام وخواص پر ہی منحصر نہیں ہے، بلکہ معارف ومحاسن کی جامعیت ومعنویت سے بھرا مصرعۂ بند ہائے درود وسلام ہو یا مختلف زبان و بحر عربی، فارسی، اردو، ہندی میں کہی گئی نعت و مناقب قصائد ہوں، انہیں بار بار متواتر مسلسل جس قدر پڑھے جا رہے ہیں، اس قدر چاشنی بڑھتی جا رہی ہے اور اشعار میں مضمر معنویت تابناک وروشن اور ہر عقدۂ نہاں عیاں ہو کر دلوں کو مست نیر کرتے ہیں۔ مشائخ عظام اپنی خانقاہوں میں زیادہ تر آپ کے ہی کلام محفلوں میں پڑھتے پڑھاتے ہیں اور ان کی لذتوں سے اور

ان کے اسرار ومعارف سے خود مستفیض ہو کر حلقہ بگوشوں کو فیضیاب کرتے ہیں۔

یہی حال تاجدارِ اہلسنّت حضور مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام عرفانی، بلاغت بخشش فیضانی کا ہے، جس کا شہرہ ہر زبانِ سخن سنج اور ہر لب مترنم خوشنوا حلاوت بخش ترُنج پر ہے۔ صفوفِ محققین فنون وعلوم اور شعرائے مدبرین ومفکرین آپ کے کلام کی عظمت ورفعت میں قلم فرسائی فرما کر اپنی عظمت کو بلند کیا اور کرتے جا رہے ہیں۔ آپ کی سخنوریٔ کرامت وفراست واشارات و کنایات کی بلندی کا اندازہ ان دو مصرعوں سے ظاہر ہے:

شہرہ لب عیسیٰ کا جس بات میں ہے مولیٰ
تم جان مسیحا ہو ٹھوکر سے ادا کرنا

کسی نے کیا اچھا کہا ہے:

علی کا گھر بھی کیا گھر ہے کہ جس گھر کا ہر اک بچہ
جہاں پیدا ہوا شیر خدا معلوم ہوتا ہے

مذکورہ بالا شعر کی ضیا وتاثیر میں یہ بات خورشید عالمقات سے زیادہ روشن ہے کہ اعلیٰ حضرت کے آبا واجداد کے بلند رتبے علمی منارے شعر وسخن کی رفعت تو مسلّم ہے۔ مگر آپ کے گھرانے اور خاندان صحبت سے مستفیض حلقہ بگوش محبت وعقیدت میں ایک سے ایک عالم دین ہدیۂ نعت پیش کرنے میں

اپنی مثال آپ ہیں۔جیسے سیدنا شہزادۂ اعلیٰ حضرت کلاں حجۃ الاسلام وغیرہ اسی طرح استادِ زمن حضرت علامہ حسن رضا خاں برادرِ عزیز سرکارِ اعلیٰ حضرت کی شاعری کو ایک طرۂ امتیاز حاصل ہے۔ بڑے بڑے طرحی مشاعروں میں اکثر لوگ طرح مصرعہ آپ کے دیوان سے منتخب کرتے ہیں۔آپ کے اشعار کو خود اعلیٰ حضرت نے پسند فرمایا ہے۔اس وقت آپ کا کلام الفاظ وکلمات کی تنظیم ونظم کی سلاست اور پے در پے اُترتے چڑھتے جملوں کی نیرنگیوں اور دقت وندرت کی بنیاد پر مقبول ہر خواص و عام ہے۔ذوقِ نعت پڑھیے اور جھومتے جائیے۔ وجودِ آفتاب کے لیے اس کی آمد خود دلیل ہے۔شعر کے دو مصرعے ملاحظہ ہوں:

دکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی
کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا

اور یہی رنگ و بو، مستی و کیف، حدیقہ وبہاراں، عشاق کے دلوں میں آگ لگا دینے والی طوطیِ خوشنوا کو مرغِ بسمل بنا دینے والی، مردہ دلوں میں آبِ حیات ڈالنے والی، طالب صادق سے مطلوب حقیقی کو ملا دینے والی شاعری، بصورت عکس جمالِ حدائق بخشش بادۂ ناب سے رندوں کو مخمور کر دینے والی صنائع ومعنوی، بدائع لفظی اور زحافات رکن و بحرِ مثمن سالم یا مسدس استعارات وتشبیہات کے علوم شاعری کا سہل انداز وطریقہ سکھانے والی اور

بلبل سحر گاہی ومست بو کو گلشنِ عشق ومحبت میں بے خود کر دینے والی اور شعروسخن کی شیرینیت دم بے خود کر دینے والی نکہت، امام اہلسنّت مجددِ اعظم دین وملت کے مرید خاص حضرت علامہ جمیل قادری بریلوی کی شاعری میں ہے۔جس کی خوبیاں خود اشعار کی دلکشی اور ان کی نظامت ولطافت سے ظاہر ہے۔جس کی عکاسی وپاکیزگی کا ترجمان آپ کا یہ شعر ہے:

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تیری شان وشوکت کیا کہنا
ہر شئے پہ لکھا ہے نام تیرا تیرے ذکر کی رفعت کیا کہنا

اسی طرح گلستانِ رضا کے ایک شگفتہ پھول جانشین حضور مفتی اعظم تاج الشریعہ حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری میاں قبلہ مدظلہٗ العالی کی عربی، فارسی، اردو شاعری کا عالم ہے۔جس کی چاشنی وحلاوت حلقہ بگوشوں کے قلوب کو مجلّٰی ومصفّٰی کرتی ہے اور جس کی معنویت دنیائے اہلِ قلم وادب میں لوہا منواتی ہے۔ اشعار کی بندش ونظم سے وقت کے بڑے بڑے دانشوروں میں استعجاب ڈال دیا ہے۔ دربار میں گداگری کا سلیقہ، دامن درِ حضور پھیلانے کا طریقہ، مدینۂ پاک کے جلوؤں کی بہرِ رُخ خوبیاں، تاجدارِ رسالت، ختم الرسل کی قدر ومنزلت کے آداب آپ کے اشعار سے جھلکتے ہیں۔ آپ کے اشعار میں نعت کی چمک دمک اور نظم مناقب کے معلوماتی جلوے اس

طرح نمایاں ہیں، جس کا اندازہ اس شعر سے ملاحظہ فرمائیں:

سنبھل جا اے دلِ مضطر مدینہ آنے والا ہے
لُٹا اے چشم تر گوہر مدینہ آنے والا ہے

انہیں گلستاں وبوستاں کے نوع بہ نوع پھولوں سے اور مجموعۂ مشک و عنبر وعود سخن سے معطر ذہن وفکر تخیل وادراک ایک استاذ المکرّم محبوب العلماء حضرت علامہ مفتی محبوب رضا روشن القادری پوکھریری کا بھی ہے۔آپ کے کلام میں اعلیٰ حضرت کے اشعار کے جلوے اور پاکیزہ خیال کی ندرت و نظامت، علمی تشریحات وتشبیہات کے چمکتے کہکشاں، پاسِ شریعت وطریقت کی طہارت واشارت اور قرآن وحدیث کی زندہ تابندہ جلوؤں کی تصویر کشی اتم درجہ پائی جاتی ہے۔آپ کی برجستگی حیرت میں ڈال دیتی ہے اور جب اشعار کہنے لگتے ہیں تو مختصر وقت میں معانی وبیان سے بھرپور طویل کلام کہہ دیتے ہیں۔ اسی لیے لوگ آپ کو اشعر الشعرا بھی کہتے ہیں۔آپ کی کہی ہوئی نعتوں کا ایک شعر ملاحظہ فرما کر اندازہ لگائیں:

یہ سبحان الذی اسریٰ کا سر پر تاج شاہانہ
دنیٰ کی منزلوں میں عرش پر رازِ نہاں تم ہو

جہاں آپ نے بے شمار نعتیہ کلام کہے ہیں، وہیں صحابۂ کرام، تابعین،

امام اعظم، غوث اعظم، خواجہ غریب نواز، سرکار اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم اس طرح سینکڑوں بزرگوں کی منقبت آپ نے پھول گلی مسجد میں منعقد محافل کے لیے کہی ہے۔اسی طرح راقم التحریر فقیر سید محمد ہاشمی رضوی کے ابا جان حضور سراجِ ملت سے والہانہ محبت رکھنے کا اظہار آپ نے بصورتِ تہنیت اپنے آئینۂ دل سے صفحات فردوسِ عقیدت پر اُتار کر عقیدت مندان ومریدین ومتوسلین و معتقدین حضور سراجِ ملت کے لیے وجد وکیف وحال وقال میں جھومتے رہنے اور تصورِ شیخ متصور کر کے عدم موجودگی میں بھی صدر بزم وشمع محفل کے جلوۂ خیال پر فدا ہونے کا سرمایہ عنایت فرمایا۔آپ نے ممدوح کی مدح میں جو شعر بھی قلم زد فرمایا ہے، وہ صفاتِ عالیہ کمالات موصوف کا حقیقی ترجمان ہے۔ حضور والدی سراجِ ملت صرف پیر یا فضل وکرامت، علم وعمل کے پیکر ہی نہیں، بلکہ وقت کے ایک عظیم خطیب اور قوم کے سچے قائد بھی ہیں۔آپ کے خونِ سیادت میں رنگِ حسنی وحسینی بھی ہے اور ہمت وشجاعت کے قلب سلیم میں امام احمد رضا کے مسلک کی ضیا اور تقلیدی کیفیات اسلاف وامام اہلسنّت کے تصلب فی الدین کی موجیں مارتا ہوا سمندر بے کنار بھی ہے۔ جہاں جلوۂ حبِّ نبی کائنات اور رسولِ کونین کی ضیاءِ عشق سے آپ کا سینہ لبریز وفیض گنجینہ ہے، وہیں دشمنانِ خدا اور رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اشداء علی

الکفار کی تصویر بھی ہیں اور کھلی ہوئی تلوار بھی۔ آپ کے دورۂ تبلیغ کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہے۔ شہر ممبئی مہاراشٹر، گجرات، راجستھان، یوپی، مدھیہ پردیش، بہار، بنگال، کرناٹک و دیگر صوبہ جات ہند آپ کا مشتاق ہے۔ ویسے ہی آپ کی مقبولیت ماریشش میں ہے۔ روز و شب کے مشاغل آپ کے قوم و ملت کی اصلاح و ترویجِ مسلک اعلیٰ حضرت ہیں، غرضیکہ مذکورہ معمولات و اوصاف کو محبت کی ڈالی میں رنگا رنگ گلہائے عقیدت سے سجا کر مفتی صاحب بشکل تہنیت فرمائی ہے۔ انہیں کہی ہوئی تہنیتوں میں سے صرف ایک تہنیت کو اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولیٰ ربِّ قدیر جل جلالہ بصدقے پیارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر والدہ مرحومہ علیہا الرحمہ کے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمیـــن

بجاہ حبیبہ سید المرسلین

طالب دعا

فقیر سید محمد منہاج رضا ہاشمی رضوی

ناظم دارالعلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی ممبئی ۳

مورخہ ۱۰؍رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ م ۳۰؍جولائی ۲۰۱۲ء

فہرست

نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	اَاللّٰه هُوْ، اَللّٰه هُوْ، اَللّٰه هُوْ	۲۰	۱۵	نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا	۳۷
۲	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه	۲۴	۱۶	طوبیٰ میں جو سب سے اونچی	۳۸
۳	اللّٰه اللّٰه اللّٰه	۲۶	۱۷	زہے عزت و اعتلائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۳۹
۴	وہی رب ہے جس نے تجھ کو	۲۷	۱۸	سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول	۳۹
۵	مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِماً اَبَداً	۲۸	۱۹	ہے کلام الٰہی میں شمس الضحیٰ	۴۰
۶	سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی	۳۰	۲۰	عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں	۴۱
۷	چمک تجھ سے پاتے ہیں	۳۱	۲۱	پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی	۴۱
۸	سنتے ہیں کہ محشر میں صرف انکی	۳۲	۲۲	وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں	۴۲
۹	صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا	۳۲	۲۳	ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے	۴۳
۱۰	لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نظر مثل تو نہ شد	۳۳	۲۴	ہے لب عیسیٰ پہ جاں بخشی نرالی ہاتھ میں	۴۴
۱۱	واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا	۳۴	۲۵	وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمان نقص	۴۴
۱۲	ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماویٰ ہے ہمارا	۳۵	۲۶	رُخ دن ہے یا مہر سماں یہ بھی نہیں	۴۵
۱۳	لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا	۳۶	۲۷	وصفِ رخ ان کا کیا کرتے ہیں	۴۶
۱۴	بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا	۳۶	۲۸	چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو	۴۷

۲۹	حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو	۴۸	۴۶	بکارِ خویش حیرانم اغثنی یا رسول اللہ	۶۳
۳۰	کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے	۴۹	۴۷	نبی سرورِ ہر رسول و ولی ہے	۶۴
۳۱	دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے	۵۰	۴۸	وہ سرورِ کشورِ رسالت	۶۵
۳۲	عرشِ حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی	۵۰	۴۹	لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے	۷۳
۳۳	پیش حق مژدہ شفاعت کا	۵۱	۵۰	پل سے اُتارو راہ گذر کو خبر نہ ہو	۷۴
۳۴	کیا مہکتے ہیں مہکنے والے	۵۲	۵۱	مومن وہ ہے جو ان کی عزت پہ مرے	۷۴
۳۵	کس کے جلوے کی جھلک ہے یہ اُجالا	۵۳	۵۲	مژدہ باد اے عاصیو! شافع شہ ابرار ہیں	۷۵
۳۶	سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے	۵۴	۵۳	سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے	۷۵
۳۷	عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان	۵۴	۵۴	اہلِ صراط روح امیں کو خبر کریں	۷۷
۳۸	اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نورِ باری	۵۵	۵۵	سچی بات سکھاتے یہ ہیں	۷۷
۳۹	دشمن احمد پہ شدت کیجیے	۵۶	۵۶	تو شمع رسالت ہے (کلام مفتی اعظم)	۷۸
۴۰	شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے	۵۷	۵۷	وصف کیا لکھے کوئی اس مہبطِ انوار کا	۷۹
۴۱	بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے	۵۸	۵۸	پیام لے کے جو آئی صبا مدینے سے	۸۰
۴۲	زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں	۶۰	۵۹	مقبول دعا کرنا منظور ثنا کرنا	۸۱
۴۳	نظر اک چمن سے دو چار ہے نہ چمن	۶۱	۶۰	بخت خفتہ نے مجھے روضے پہ جانے نہ دیا	۸۲
۴۴	ذرّے جھڑ کر تری پیزاروں کے	۶۲	۶۱	دو جہاں میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں	۸۳
۴۵	سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا	۶۳	۶۲	کچھ ایسا کر دے میرے کردگار آنکھوں میں	۸۴

۶۳	حبیب خدا کا نظارا کروں میں	۸۴	۸۰	شہِ عرشِ اعلیٰ سلامٌ علیکم	۹۸
۶۴	رسل انہیں کا تو مژدہ سنانے آئے ہیں	۸۵	۸۱	یا رسول اللہ آ کر دیکھ لو	۹۹
۶۵	فوجِ غم کی برابر چڑھائی ہے	۸۶	۸۲	یا رب مرے دل میں ہے	۱۰۰
۶۶	کوئی کیا جانے جو تم ہو	۸۷	۸۳	کر لو مقبول یا رسول اللہ	۱۰۱
۶۷	تیری آمد ہے موت آئی ہے	۸۷	۸۴	محمد مصطفیٰ جب حشر میں	۱۰۲
۶۸	کرم جو آپ کا اے سید ابرار ہو جائے	۸۸	۸۵	نہ چھیڑو ذکر جنت اب مدینہ یاد آیا ہے	۱۰۳
۶۹	دم اضطراب مجھ کو (کلام حسن رضا)	۸۹	۸۶	عاشقوں وِرد کرو صلِّ علیٰ آج کی رات	۱۰۴
۷۰	مرادیں مل رہی ہیں شاد شاد	۹۰	۸۷	جہاں بانی عطا کر دیں (کلام تاج الشریعہ)	۱۰۴
۷۱	عاصیوں کو در تمہارا مل گیا	۹۰	۸۸	مصطفائے ذاتِ یکتا آپ ہیں	۱۰۶
۷۲	تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا	۹۱	۸۹	داغ فرقت طیبہ قلب مضمحل جاتا	۱۰۷
۷۳	دردِ دل کر عطا مجھے یا رب	۹۲	۹۰	ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن	۱۰۷
۷۴	پرنور ہے زمانہ صبح شب ولادت	۹۳	۹۱	ترے دامن کرم میں جسے نیند آ گئی ہے	۱۰۸
۷۵	دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو	۹۴	۹۲	تم چلو ہم چلیں سب مدینے چلیں	۱۰۹
۷۶	دل درد سے بسمل کی طرح	۹۴	۹۳	بس اتنی تمنا ہے (محبوب ملت)	۱۰۹
۷۷	عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ	۹۵	۹۴	بولہوس سن سیم و زر کی بندگی	۱۱۰
۷۸	سلطانِ جہاں محبوبِ خدا	۹۶	۹۵	فرشتے جس کے زائر ہیں	۱۱۲
۷۹	آنکھوں کا تارا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۹۷	۹۶	فرقتِ طیبہ کی وحشت	۱۱۳

٩٧	نورنوری کا ہمیں (کلام نظمی میاں)	١١٥	١١٤	منقبت خلیفۂ اوّل	١٣٠
٩٨	قطعات (نظمی میاں)	١١٥	١١٥	منقبت خلیفۂ اوّل	١٣٠
٩٩	ارضِ جنت کون چاہے ارضِ طیبہ	١١٦	١١٦	منقبت خلیفۂ دوم	١٣١
١٠٠	کعبہ کے در کے سامنے	١١٦	١١٧	منقبت خلیفۂ سوم	١٣٢
١٠١	جب بھی کوئی پوچھتا ہے اہلسنّت کی سند	١١٧	١١٨	منقبت خلیفۂ سوم	١٣٢
١٠٢	اندھے شیشوں کو اجالے	١١٨	١١٩	منقبت خلیفۂ چہارم	١٣٣
١٠٣	بسی ہے جب سے وہ تصویر یار	١١٨	١٢٠	منقبت سیدنا امیر حمزہ	١٣٣
١٠٤	اللہ بھی طالب ہے ترا (شیر بیشہ اہلسنت)	١١٩	١٢١	منقبت سیدنا امیر حمزہ	١٣٥
١٠٥	وہ کمال حسن حضور ہے	١٢٠	١٢٢	منقبت سیدنا امام حسین	١٣٥
١٠٦	مسیحائی میں یکتا ہو مدار دو جہاں تم ہو	١٢١	١٢٣	منقبت سرکار سیدنا اویس قرنی	١٣٧
١٠٧	صبح طیبہ میں ہوئی بٹتی ہے نعمت نور کی	١٢٢	١٢٤	منقبت سرکار سیدنا اویس قرنی	١٣٨
١٠٨	اجالا جس کا ہے دو جہاں میں	١٢٣	١٢٥	منقبت سیدنا امام جعفر	١٣٩
١٠٩	یہاں تم ہو وہاں تم ہو مکین لامکاں تم ہو	١٢٥	١٢٦	منقبت سیدنا امام جعفر	١٣٩
١١٠	ہماری زندگی کے بانی روح رواں تم ہو	١٢٦	١٢٧	ہے ستھرا کیا خصال بوحنیفہ	١٤٠
١١١	وہ اٹھی دیکھ لو گرد سواری	١٢٧	١٢٨	منقبت امام اعظم ابوحنیفہ	١٤٢
١١٢	طیبہ کو ہم بھی جائیں گے	١٢٨	١٢٩	واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا	١٤٢
١١٣	باغِ جنت کے ہیں	١٢٩	١٣٠	طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث	١٤٣

١٣١	تورے دیکھن کو ترسے جیَرا	١٤٥	١٤٨	منقبت سیدنا ابوالحسین احمدی نوری	١٦٠
١٣٢	ترا جلوہ نورِ خدا غوث اعظم	١٤٦	١٤٩	مرکز رازِ حقیقت آستانہ بوالحسین	١٦١
١٣٣	کھلا میرے دل کی کلی غوث اعظم	١٤٧	١٥٠	ذوالفقارِ نبی جب علی کو ملی	١٦٢
١٣٤	خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ	١٤٨	١٥١	خدا کے فضل سے برکاتیت ہے	١٦٣
١٣٥	غوث اعظم کی جس پر نظر پڑ گئی	١٥٠	١٥٢	احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی	١٦٤
١٣٦	جان ودل سے تم پہ میری جان قرباں	١٥١	١٥٣	آبروئے موموناں احمد رضا خاں قادری	١٦٥
١٣٧	پیروں کے آپ پیر ہیں	١٥٢	١٥٤	چہرۂ زیبا ترا احمد رضا	١٦٦
١٣٨	مٹا دو ہر پریشانی مرے محبوب سبحانی	١٥٣	١٥٥	منقبت حضور حجۃ الاسلام	١٦٧
١٣٩	منقبت سیدنا امام بخاری	١٥٣	١٥٦	مفتی عظم دین خیر الوریٰ	١٦٨
١٤٠	خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا	١٥٤	١٥٧	منقبت حضور مفتی اعظم	١٦٨
١٤١	ادھر بھی ہو لطف وکرم میرے خواجہ	١٥٤	١٥٨	جان مریداں شمع ہدایت مفتی اعظم	١٦٩
١٤٢	اجمیر چلو اجمیر چلو دربار لگا ہے خواجہ کا	١٥٥	١٥٩	چل دیئے تم آنکھ میں اشکوں کا دریا چھوڑ کر	١٧٠
١٤٣	کیسے کاٹوں رتیا صابر	١٥٦	١٦٠	منقبت سید حسین اشرفی میاں	١٧١
١٤٤	منقبت حضرت صابر پاک	١٥٧	١٦١	منقبت حضور ملک العلماء	١٧١
١٤٥	منقبت سیدنا مخدوم اشرف سمنانی	١٥٨	١٦٢	خلد بریں نگر ظفر الدین قادری	١٧٢
١٤٦	منقبت سیدنا مخدوم علی مہائمی	١٥٩	١٦٣	نورِ چشم مصطفےٰ تھے سید آل مصطفےٰ	١٧٣
١٤٧	منقبت سیدنا بہاؤالدین بابا	١٥٩	١٦٤	منقبت حضور سید العلماء	١٧٤

١٦٥	ہے نورانی نسب شجرہ ترا سید ابوالہاشم	١٧٥	١٧٣	پھول گلی میں	١٨٣
١٦٦	مسلکِ احمد رضا	١٧٦	١٧٤	قطعات	١٨٤
١٦٧	اور پھولے پھلے یہ رضا کا چمن	١٧٧	١٧٥	کعبے کے بدر الدجیٰ	١٨٤
١٦٨	تہنیت حضرت سراجِ ملت	١٧٨	١٧٦	مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام	١٨٦
١٦٩	سہرا	١٧٩	١٧٧	اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام	١٨٨
١٧٠	مینارِ نور بن کے جو تیار ہو گیا	١٨١	١٧٨	تم پر لاکھوں سلام	١٨٩
١٧١	استادہ ہے کس شان سے مینارِ رضا	١٨١	١٧٩	یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو	١٩١
١٧٢	پھول گلی کی مسجد میں	١٨٢	١٨٠	یاالٰہی رحم فرما مصطفےٰ کے واسطے	١٩٢

زندگی بھر مفت اسلامی SMS مسلکِ اعلیٰ حضرت کی روشنی میں حاصل کرنے کے لیے اپنے موبائل میں ALAHAZRATSMS ٹائپ کریں اور 9219592195 پر SEND کر دیں۔

انٹرنیٹ پر دینی معلومات میں اضافے کے لیے
www.sunnitableegijamaat.com کا وِزٹ کریں۔

ذکر

اَللّٰـہ ھُوْ، اَللّٰـہ ھُوْ، اَللّٰـہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ
تُو کسی جا نہیں اور ہر جا ہے تُو
تُو منزہ مکاں سے مبرہ ز سو
علم و قدرت سے ہر جا ہے تُو کوبکو
تیرے جلوے ہیں ہر ہر جگہ اے عفو
اَللّٰـہ ھُوْ، اَللّٰـہ ھُوْ، اَللّٰـہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ
قلب کو اس کی رویت کی ہے آرزو
جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سبحانہٗ
عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو
اَللّٰـہ ھُوْ، اَللّٰـہ ھُوْ، اَللّٰـہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ
سارے عالم کو ہے تیری ہی جستجو
جن وانس و ملک کو تیری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے سوبسو
بن میں وحشی لگاتے ہیں ضربات ہو

اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰہ ھُوْ

طائرانِ جناں میں تیری گفتگو
گیت تیرے ہی گاتے ہیں وہ خوش گلو
کوئی کہتا ہے حق کوئی کہتا ہے ھو
اور سب کہتے ہیں لا شــریک لَــہٗ

اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰہ ھُوْ،

عفو فرما خطائیں میری اے عفو
شوق توفیق نیکی کا دے مجھ کو تو
جاری دل کر کہ ہر دم رہے ذکر ھو
عادتِ بد، بدل اور کر نیک خو

اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰہ ھُوْ

بد ہوں مولیٰ میرے مجھ کو کردے نکو
رختِ اعمال ہے چاک فرما رفو
تیری رحمت کی امید ہے اے عفو
کہ ہے ارشادِ قرآں لَا تَــقْــنَــطُــوْا

اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰہ ھُوْ،اَللّٰہ ھُوْ،اَللّٰہ ھُوْ

عرش و فرش و زمان و جہت اے خدا
جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ تیرا
ذرے ذرے کی آنکھوں میں تو ہی ضیا
قطرے قطرے کی تو ہی تو ہے آبرو

اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰہ ھُوْ

نغمہ سنجانِ گلشن میں چرچا تیرا
چہچہے ذکرِ حق کے ہیں صبح ومسا
اپنی اپنی چہک اپنی اپنی صدا
سب کا مطلب ہے واحد کہ واحد ہے تو

اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰہ ھُوْ

جو ہے غافل ترے ذکر سے ذوالجلال
اس کی غفلت ہے اس پر وبال و نکال
قعرِ غفلت سے ہم کو خدایا نکال
ہم ہیں ذاکر ترے اور مذکور تو

اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰہ ھُوْ

ٹھنڈی ٹھنڈی نسیمیں چلیں میرے رب
فتنوں کی دھول سے پاک ہو اب عرب
ایسا برسا بہادے جو خاشاک سب
تری رحمت کے بادل گھرے چار سو

اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰہ ھُوْ

رحم فرما خدایا حرم پاک ہو
تو نے تقدیس بخشی ہے جس خاک کو
دفع فرما وہاں پر ہے بے باک جو
اور گرا بجلیاں قہر کی بر عدو

اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰہ ھُوْ

خوابِ نوری میں آئیں جو نورِ خدا
بقعۂ نور ہو اپنا ظلمت کدا
جگمگا اُٹھے دل چہرہ ہو پر ضیا
نوریوں کی طرح شغل ہو ذکر ھو

اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰــہ ھُوْ،اَللّٰہ ھُوْ

☆☆☆☆

لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰــہ   لَا مَشْھُوْدَ اِلَّا اللّٰــہ
لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہ   لَامَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰــہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

ہے موجود حقیقی وہ   ہے مشہود حقیقی وہ
ہے مقصود حقیقی وہ   معبود حق وحقیقی وہ

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَقْ   رنگ باطل اس سے فق
قلب مُبطِل سن کر شق   قلب مسلم کی رونق

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

بُن کو بنایا ہے اس نے   بن کو جمایا ہے اس نے
بن کو لگایا ہے اس نے   باغ کھلایا ہے اس نے

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

وہ ہے منزہ شرکت سے   پاک سکون وحرکت سے
کام ہیں اس کے حکمت سے   کرتا ہے سب قدرت سے

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

سوتا پیتا کھاتا نہیں   اس کا رشتہ ناتا نہیں

اس کے پِتا اور ماتا نہیں　　اس کے جورو جاتا نہیں

لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

میں ہوں بندہ وہ مولیٰ　　کون ہے اپنا اس کے سوا
میں ہوں اس کا وہ ہے میرا　　جس نے بنایا اور پالا

لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

جز میں وہ ہے کل میں وہ　　رنگ و بوئے گل میں وہ
افغانِ بلبل میں وہ　　نغمات قُل قل میں وہ

لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

بلبل طوطی پروانہ　　ہر اک اس کا دیوانہ
قمری کس کا مستانہ　　کون چکور کا جانانہ

لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

جلوے اس کے ہیں ہر جا　　ذات ہے اس کی جا سے ورا
قدرت سے وہ ان میں ہوا　　ذات میں ہے وہ سب سے جدا

لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

اپنے کرم سے رب کریم　　ہم پہ کیا احسان عظیم
بھیجا ہم میں بفضل عمیم　　بحر کرم کا دُرِّ یتیم

لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

مولیٰ دل کا زنگ چھڑا　　قلبِ نوری پائے جلا
دل کو کردے آئینہ　　جس میں چمکے یہ کلمہ

لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰه

☆☆☆☆

اَللّٰــــه اَللّٰــــه اَللّٰــهُ　　مَـــالِــیْ رَبٌّ اِلَّا هُــوَ
یَفْنٰی الْکُلُّ وَیَبْقٰی هُوْ　　لَیْــسَ الْبَــاقِیْ اِلَّا هُوْ
مَنْ کَانَ دُعَاهُ اَنْ یَّاهُوْ　　ذَاکَ حَمِیْدٌ عُقْبَاهُ
مَنْ کَانَ لِرَبِّیْ دُنْیَاهُ　　عَاشَ سَعِیْداً اُخْرَاهُ
مَنْ کُنْتَ اِلٰهِیْ مَوْلَاهُ　　کُلُّ النَّاسِ تَوَلَّاهُ
مَنْ مَّاتَ یَقُوْلُ اَللّٰهُ　　ذَاکَ الْخَالِدُ مَحْیَاهُ
رُسُلُ اللّٰهِ تَلَقَّاهُ　　اَبْشِرْ عَبْدُ بِحُسْنَاهُ
اَلرِّضْوَانُ لَهُ نُزُلٌ　　جَنَّةُ خُلْدٍ مَّاوَاهُ
تَخْشَی النَّاسَ بِلَا جَدْوٰی　　هَلَّا رَبَّکَ تَخْشَاهُ
تَنْسٰی رَبَّکَ یَافَانِیْ　　دُمْ اِنْ شِئْتَ بِذِکْرَاهُ
تَرْجُوالنَّاسَ لِجَدْوَاهُمْ　　اِنَّ الْجَدْوٰی جَدْوَاهُ
هَلْ غَیْرُکَ یَخْشٰی رِبِّیْ　　غَیْرُکَ رَبِّیْ یَخْشَاهُ

فَسِوَاهُ رَبٌّ بِالْاِسْمِ　　وَاِلٰـهُ الْحَقِّ یَرْعَاهُ
وَالْکُلُّ مَظَاهِرُ مَشْهُوْدٍ　　لَا مَشْهُوْدَ اِلَّا هُوْ
فَرْدٌ حَقَّ اِلَاهَتُهُ　　لَامَعْبُوْدَ اِلَّا هُوْ
وَانْهَلَّ صَلَاةُ اللّٰهِ عَلٰی　　مَنْ لَّیْسَ شَفِیْعاً اِلَّا هُوْ
مَنْ بِالدِّیْنِ اَحْیَانَا　　حَیَّ اللّٰهُ مُحَیَّاهُ
عَمَّ الْکَوْنَ بِرَحْمَتِهٖ　　کُلُّ الرُّحْمٰی رُحْمَاهُ
جَآءَ جَمِیْلُ الرَّحْمَانِ　　فَاشْکُرْ تَزِدْ دُنْعُمَاهُ
اِنَّ النِّعْمَةَ اَحْمَدُنَا ﷺ　　یَاطَالِبَ نِعْمَةِ مَوْلَاهُ
بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فَابْتَهِجُوْا　　فَهُوَا الْفَضْلُ وَبُشْرَاهُ
بِاللّٰهِ تَاَیَّدَ نَاصِرُنَا　　لَایُخْذَلُ مَنْ قَدْ رَجَّاهُ
اَدْرِکْ عَبْدَکَ جِیْلَانِیْ　　مَنْ غَیْرُکَ یَدْفَعُ بَلْوَاهُ
وَیَزُوْرُ سَلَامُ الرَّحْمٰنِ　　خَیْرَ نَبِیٍّ نَبَّاهُ
هٰذَا اَخْتَرُ اَدْنَاکُمْ　　رَبِّیْ اَحْسَنَ مَثْوَاهُ

☆☆☆☆

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا　　ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا

تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا　　تمہیں دافع بلایا تمہیں شافع خطایا
کوئی تم سا کون آیا

وہ کنواری پاک مریم وہ نَفَخْتُ فِیْهِ کا دم　　ہے عجب نشان اعظم مگر آمنہ کا جایا
وہی سب سے افضل آیا

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے　　سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

فَاِذَافَرَغْتَ فَانْصَبْ یہ ملا ہے تجھ کو منصب　　جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقت بخشش آیا
کرو قسمت عطایا

ارے اے خدا کے بندو! کوئی میرے دل کو ڈھونڈو　　میرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا
نہ کوئی گیا نہ آیا

ہمیں اے رضا ترے دل کا پتہ چلا بمشکل　　درِ روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا
یہ نہ پوچھ کیسا پایا

☆☆☆☆

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِماً اَبَداً　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ　　مَزَجْتَ دَمْعاً جَرٰی مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمِ
اَمْ هَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَآءِ کَاظِمَةٍ　　اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمِ

فَمَا لِعَيْنَيْكَ اِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا — وَمَا لِقَلْبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ
اَيَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ — مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمِ
لَوْلَاالْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعاً عَلىٰ طَلَلٍ — وَّلَآ اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ
فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ — بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ
نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِى — وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاِلَمِ
عَدَتْكَ حَالِىْ وَلَا سِرِّىْ بِمُسْتَتَرٍ — عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَآئِىْ بِمُنْحَسِمِ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ — وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ
هُوَالْحَبِيْبُ الَّذِىْ تُرْجىٰ شَفَاعَتُهٗ — لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ
وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ — غَرْفاً مِّنَ الْبَحْرِ اَوْرَشْفاً مِّنَ الدِّيَمِ
كَالزَّهْرِ فِىْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِىْ شَرَف — وَّالْبَحْرِ فِىْ كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِىْ هِمَمِ
كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِىْ صَدَف — مِنْ مَّعْدِنَىْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ
مَا سَامَنِى الدَّهْرُ ضَيْماًوَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ — اِلَّا وَنِلْتُ جَوَاراً مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ
وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِّنْ يَّدِه — اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدىٰ مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ
كَمْ اَبْرَاَتْ وَصِباً بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ — وَاَطْلَقَتْ اَرِباً مِّنْ رِّبْقَةِاللَّمَمِ
يَااَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِىْ مَنْ اَلُوْذُبِهٖ — سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ
فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا — وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

يَارَبِّ وَاجْعَلْ رَجَآئِىْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ — لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِىْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ
وَاْذَنْ لِّسُحْبِ صَلوٰةٍ مِنْكَ دَآئِمَةٍ — عَلىٰ النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ
وَالْآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ — اَهْلِ التُّقىٰ وَالنُّقىٰ وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ
ثُمَّ الرِّضَاعَنْ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ — وَعَنْ عَلِىٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِالْكَرَمِ
يَارَبِّ بِالْمُصْطَفىٰ بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا — وَاغْفِرْلَنَا مَامَضىٰ يَاوَاسِعَ الْكَرَمِ

مَارَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبَا
وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِى الْعِيْسَ بِالنَّغَمِ

☆☆☆☆

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی — سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی — دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا — نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں — شمع وہ لیکر آیا ہمارا نبی
جس کے تلوؤں کا دھوون ہے آبِ حیات — ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل — اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل — ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی — چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے — دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے — پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی
سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے — ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
سارے اونچوں میں اونچا سمجھئے جسے — ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی
سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کیے — اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی
غمزدوں کو رضؔا مژدہ دیجے کہ ہے — بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

☆☆☆☆

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے — مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت — بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے
مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے — غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ — مری چشمِ عالم سے چھپ جانے والے
میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو — کہ رستے میں ہیں جابجا تھانے والے
حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا — ارے سر کا موقع ہے او جانے والے
ترا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں — ہے منکر عجب کھانے غرانے والے
رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا — پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے
رِضؔا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا — کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

☆☆☆☆

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے — گر ان کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے
مچلا ہے کہ رحمت نے امید بندھائی ہے — کیا بات تری مجرم کیا بات بنائی ہے
سب نے صفِ محشر میں للکار دیا ہم کو — اے بیکسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے
یوں تو سب انہیں کا ہے پر دل کی اگر پوچھو — یہ ٹوٹے ہوئے دل ہی خاص ان کی کمائی ہے
اے دل یہ سلگنا کیا جلنا ہے تو جل بھی اٹھ — دم گھٹنے لگا ظالم کیا دھونی رمائی ہے
مجرم کو نہ شرماؤ احباب کفن ڈھک دو — منھ دیکھ کے کیا ہوگا پردے میں بھلائی ہے
اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے — جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے
طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد — ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے
مطلع میں یہ شک کیا تھا واللہ رضؔا واللہ — صرف ان کی رسائی ہے صرف ان کی رسائی ہے

☆☆☆☆

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا — صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا — مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا
بارہویں کے چاند کا مجرہ ہے سجدہ نور کا — بارہ برجوں سے جھکا اک اک ستارا نور کا
آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا — ماہِ سنت مہرِ طلعت لے لے بدلا نور کا
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا — نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا — سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا   تم کو دیکھا ہوگیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں   کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا   تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

اے رضا یہ احمدِ نوری کا فیض نور ہے   ہوگئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

☆☆☆☆

لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

اَلْبَحْرُ عَلیٰ وَالْمَوْجُ طغیٰ من بیکس وطوفاں ہوشربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا

یَا شَمْسُ نَظَرْتِ اِلیٰ لَیْلِیْ چوں بطیبہ رسی عرض بکنی
توری جوت کی جھل جھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

لَکَ بَدْرٌ فِی الْوَجْہِ الْاَجْمَلْ خط ہالۂ مہ زلف ابر اجل
تورے چندن چندر پرو کنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا

اَنَا فِیْ عَطَشٍ وَّسَخَاکَ اَتَمْ اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

یَاقَافِلَتِیْ زِیْدِیْ اَجَلَکْ رحمے بر حسرتِ تشنہ لبک
مورا جیرا لرجے درک درک طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

وَاھاً لِسُوَیْعَاتٍ ذَھَبَتْ آں عہد حضور بار گہت
جب یاد آوت موہے کہ نہ پرت درداوہ مدینہ کا جانا

اَلْقَلْبُ شَجٍ وَّالْھَمُّ شُجُوْن دل زار چناں جاں زیر چنوں
پت اپنی بپت میں کا سے کہوں مورا کون ہے تیرے سوا جانا

اَلرُّوْحُ فِدَاکَ فَزِدْ حَرْقًا یک شعلہ دگر برزن عشقا
مورا تن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامۂ خامِ نوائے رضا نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا
ارشادِ احبا ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

☆☆☆☆

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا   ”نہیں“ سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا   تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّہ تیرا

فیض ہے یا شہِ تسنیم نرالا تیرا   آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا

تیرے صدقے مجھے اک بوند بہت ہے تیری   جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں   خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

آسماں خوان، زمیں خوان زمانہ مہمان   صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب   یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں   کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوہ تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف   تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

دل عبث خوف سے پتّا سا اڑا جاتا ہے   پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسہ تیرا

ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی   مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی   اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکما تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال   جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

تیرے صدقے مجھے اک بوند بہت ہے تیری   جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

حرم و طیبہ و بغداد جدھر کیجئے نگاہ   جوت پڑتی ہے تیری نور ہے چھنتا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اس کو شفیع   جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

☆☆☆☆

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماویٰ ہے ہمارا   خاکی تو وہ آدم جدِ اعلیٰ ہے ہمارا

اللہ ہمیں خاک کرے اپنی طلب میں   یہ خاکی تو سرکار سے تمغا ہے ہمارا

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سیدِ عالم   اس خاک پہ قرباں دلِ شیدا ہے ہمارا

خم ہوگئی پشت فلک اس طعن زمیں سے   سن ہم پہ مدینہ ہے یہ رتبہ ہے ہمارا

اس نے لقبِ خاک شہنشاہ سے پایا   جو حیدرِ کرار کہ مولیٰ ہے ہمارا

اے مدعیو! خاک کو تم خاک نہ سمجھو   اس خاک میں مدفوں شہ بطحا ہے ہمارا

ہم خاک اڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی   آباد رضاؔ جس پہ مدینہ ہے ہمارا

☆☆☆☆

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا   شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

جان دے دو وعدۂ دیدار پر   نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں   مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

یاد رہ جائیں گی یہ بے باکیاں   نفس تُو تو رام ہو ہی جائے گا

سائلو دامن سخی کا تھام لو   کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

غم تو ان کو بھول کر لپٹا ہے یوں   جیسے اپنا کام ہو ہی جائے گا

مفلسو ان کی گلی میں جا پڑو   باغِ خلد اکرام ہو ہی جائے گا

عاقلو ان کی نظر سیدھی رہے   بوروں کا بھی کام ہو ہی جائے گا

اب تو لائی ہے شفاعت عفو پر   بڑھتے بڑھتے عام ہو ہی جائے گا

اے رضاؔ ہر کام کا اک وقت ہے   دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

☆☆☆☆

بندہ ملنے کو قریب حضرتِ قادر گیا   لمعۂ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم   تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

بڑھ چلی تیری ضیا اندھیر عالم سے گھٹا   کھل گیا گیسو ترا رحمت کا بادل گھر گیا

تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا   تیرے صدقے سے نجی اللہ کا بجرا تر گیا
تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا   تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا
مومن ان کا کیا ہوا اللہ اس کا ہوگیا   کافران سے کیا پھرا اللہ ہی سے پھر گیا
رحمۃ للعالمیں آفت میں ہوں کیسی کروں   میرے مولیٰ میں تو اس دل سے بلا میں گھر گیا
واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مرے   یوں نہ فرمائیں تیرے شاہد کہ وہ فاجر گیا
عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا   فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب وطاہر گیا
اللہ اللہ یہ علوّ خاص عبدیت رِضا   بندہ ملنے کو قریبِ حضرت قادر گیا
ٹھوکریں کھاتے پھروگے ان کے در پر پڑ رہو   قافلہ تو اے رِضا اوّل گیا آخر گیا

☆☆☆☆

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا   ساتھ ہی منشی رحمت کا قلم دان گیا
لے خبر جلد کے غیروں کی طرف دھیان گیا   میرے مولیٰ میرے آقا تیرے قربان گیا
آہ وہ آنکھ کہ ناکام تمنا ہی رہی   ہائے وہ دل جو ترے در سے پرارمان گیا
دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا   سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا
انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام   للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا
اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی   نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا
آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے   پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اُف رے منکر یہ بڑھا جوشِ تعصب آخر   بھیڑ میں ہاتھ سے کمبخت کے ایمان گیا
جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے   تم نہیں چلتے رِضا سارا تو سامان گیا

☆☆☆☆

طوبیٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ
مانگوں نعت نبی لکھنے کو روحِ قدس سے ایسی شاخ

مولیٰ گلبن رحمت زہرہ سبطین اس کی کلیاں پھول
صدیق و فاروق و عثماں حیدر ہر ایک اس کی شاخ

اپنے ان باغوں کا صدقہ وہ رحمت کا پانی دیں
جس سے نخلِ دل میں ہو پیدا پیارے تیری ولا کا شاخ

یادِ رخ میں آہیں کر کے بن میں میں رویا آئی بہار
جھومیں نسیمیں نیساں برسا کلیاں چٹکیں مہکی شاخ

ظاہر و باطن اول و آخر زیب فروع و زین اصول
باغ رسالت میں ہے تو ہی گل غنچہ جڑ پتی شاخ

آلِ احمد خذ بیدی یا سیّدِ حمزہ کن مددی
وقت خزان عمر رِضا ہو برگ ہدیٰ سے نہ عاری شاخ

☆☆☆☆

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ   کہ ہے عرشِ حق زیر پائے محمد ﷺ
مکاں عرش ان کا فلک فرش ان کا   ملک خادمان سرائے محمد ﷺ
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم   خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ
محمد برائے جناب الٰہی!   جناب الٰہی برائے محمد ﷺ
دم نزع جاری ہو میری زباں پر   محمد محمد خدائے محمد ﷺ
عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا   گروں کا سہارا عصائے محمد ﷺ
خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے   جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمد ﷺ
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا   بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا   دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ
رضا پل سے اب وجد کرتے گزریے   کہ ہیں رب سلّم صدائے محمد ﷺ

☆☆☆☆

سر تا بقدم ہے تنِ سلطانِ زمن پھول   لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول
صدقے میں تیرے باغ تو کیا لائے ہیں بن پھول   اس غنچۂ دل کو بھی تو ایما ہو کہ بن پھول
تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا   تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہِ محن پھول
واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ   مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول
دل بستہ و خوں گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت   کیوں غنچہ کہوں ہے میرے آقا کا دہن پھول

دندان و لب و زلف و رخِ شہ کے فدائی   ہیں درعدن لعل یمن مشک ختن پھول
دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخن پا کا   اتنا بھی مہ نو پہ نہ اے چرخ کہن پھول
گرمی قیامت ہے کہ کانٹے ہیں زباں پر   بلبل کو بھی اے ساقی صہبا و لبن پھول
دل غم تجھے گھیرے ہیں خدا تجھ کو وہ چمکائے   سورج ترے خرمن کو بنے تیری کرن پھول
کیا بات رِضا اس چمنستان کرم کی   زہرہ ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

☆☆☆☆

ہے کلام الٰہی میں شمس الضحیٰ تیرے چہرۂ نور فضا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم

تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تیری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

تیرا مسندِ راز ہے عرشِ بریں تیرا محرم راز ہے روحِ امیں
تو ہی سرور ہر دو جہاں ہے شہا تیرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف و عطا ہے تجھی پہ بھروسہ تجھی سے دعا
مجھے جلوۂ پاک رسول دکھا تجھے اپنے ہی عزّ و علا کی قسم

مرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے امید ہے تجھ سے رجا
تو رحیم ہے ان کا کرم ہے گوا وہ کریم ہے تیری عطا کی قسم
یہی کہتی ہے بلبلیں باغ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصف شاہ ہدیٰ مجھے شوخی طبعِ رضا کی قسم

☆☆☆☆

عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں
جا بجا پرتو فگن ہیں آسماں پر ایڑیاں
دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ و اختر ایڑیاں
ان کا منگتا پاؤں سے ٹھکرا دے وہ دنیا کا تاج
جس کی خاطر مر گئے منعم رگڑ کر ایڑیاں
دو قمر دو پنجہ خور دو ستارے دس ہلال
ان کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں
ہائے اس پتھر سے اس سینہ کی قسمت پھوڑیئے
بے تکلف جس کے دل میں یوں کریں گھر ایڑیاں
تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کرے
رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں
ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں
اے رضا طوفانِ محشر کے طلاطم سے نہ ڈر
شاد ہو ہیں کشتیِ اُمت کے لنگر ایڑیاں

☆☆☆☆

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائیں کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

اب تو نہ روک اے غنی عادت سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمۂ تر کھلائے کیوں
سنگ درِ حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں
یادِ حضور کی قسم غفلت عیش ہے ستم
خوب ہیں قید غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں
دیکھ کے حضرت غنی پھیل پڑے فقیر بھی
چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آ نہ جائے کیوں
جان ہے عشقِ مصطفیٰ روز فزوں کریں خدا
جس کو ہو درد کا مزا نازِ دوا اٹھائے کیوں
گردِ ملال اگر دھلے دل کی کلی اگر کھلے
برق سے آنکھ کیوں جلے رونے پہ مسکرائے کیوں
ہے تو رضا نِرا ستم جرم پہ گر لجائے ہم
کوئی بجائے سوزِ غم سازِ طرب بجائے کیوں

☆☆☆☆

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں
در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں
آہ کل عیش تو کیے ہم نے
آج وہ بے قرار پھرتے ہیں
ہر چراغِ مزار پر قدسی
کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں
اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
جان ہے جان کیا نظر آئے
کیوں عدو گردِ غار پھرتے ہیں
پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں
ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں
پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

☆☆☆☆

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیئے ہیں
ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں
ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں
آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں
دولہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو
مشکل میں ہے براتی پر خار وادیئے ہیں
واللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں
ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

☆☆☆☆

ہے لب عیسیٰ پہ جاں بخشی نرالی ہاتھ میں
سنگریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں
بے نواؤں کی نگاہیں ہیں کہاں تحریر دست
رہ گئیں جو پا کے جود لا یزالی ہاتھ میں
جود شاہِ کوثر اپنے پیاسوں کا جویا ہے آپ
کیا عجب اڑ کر جو آپ آئے پیالی ہاتھ میں
مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں
سایہ افگن سر پہ ہو پرچم الٰہی جھوم کر
جب لواء الحمد لے امت کا والی ہاتھ میں
ہر خط کف ہے یہاں اے دست بیضائے کلیم
موجزن دریائے نور بے مثالی ہاتھ میں
دستگیر ہر دو عالم کر دیا سبطین کو
اے میں قرباں جانِ جاں انگشت کیا لی ہاتھ میں
آنکھ محوِ جلوۂ دیدار دل پر جوشِ وجد
لب پہ شکر بخشش ساقی پیالی ہاتھ میں
حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لوں رضا
لوٹ جاؤں پا کے وہ دامان عالی ہاتھ میں

☆☆☆☆

وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانی دل و جاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک نہیں کہ وہ ہاں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہوں وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے دَر نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

کرے مصطفیٰ کی اہانتیں کھلے بندو اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی، ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

وہی نورِ حق وہی ظلِ رب، ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی مِلک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروروں جہاں نہیں

کروں مدح اہلِ دوَل رِضا پڑے اس بلا میں مری بلا میں
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

☆☆☆☆

رُخ دن ہے یا مہرِ سماں یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشکِ ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بلبل نے گل ان کو کہا قمری نے سروِ جاں فزا
حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزقِ خدا کھایا کیا فرمانِ حق ٹالا کیا
شکرِ کرم ترسِ سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہے بلبلِ رنگیں رِضا یا طوطیِ نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے تیرا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

☆☆☆☆

وصفِ رُخ ان کا کیا کرتے ہیں شرحِ والشمس الضحیٰ کرتے ہیں
ان کی ہم مدح وثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں

تو ہے خورشیدِ رسالت پیارے چھپ گئے تیری ضیا میں تارے
انبیا اور ہیں سب مہ پارے تجھ سے ہی نور لیا کرتے ہیں

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہے جاری
جوش پر آتی ہے جب غم خواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاجوری تیرے ہی دم کی ہے سب جلوہ گری
ملک و جن و بشر حور و پری جان سب تجھ پر فدا کرتے ہیں

ٹوٹ پڑتی ہیں بلائیں جن پر جن کو ملتا نہیں کوئی یاور
ہر طرف سے وہ پر ارماں پھر کر ان کے دامن میں چھپا کرتے ہیں

لب پہ آجاتا ہے جب نامِ جناب منہ میں گھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جاں بے تاب اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

اپنے دل کا ہے انہیں سے آرام سونپے ہیں اپنے انہیں کو سب کام
لو لگی ہے کہ اب اس در کے غلام چارۂ دردِ رِضا کرتے ہیں

☆☆☆☆

چمنِ طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو حور بڑھ کر شکنِ ناز پہ وارے گیسو

کی جو بالوں سے تیرے روضے کی جاروب کشی شب کو شبنم نے تبرک کو ہے دھارے گیسو
ہم سیہ کاروں پہ یارب تپشِ محشر میں سایہ افگن ہو تیرے پیارے کے پیارے گیسو
سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو
کعبۂ جاں کو پہنایا ہے غلافِ مشکیں اُڑ کے آئے ہیں جو ابرو کے تمہارے گیسو
سلسلہ پا کے شفاعت کا جھکے پڑتے ہیں سجدۂ شکر کے کرتے ہیں اشارے گیسو
دیکھو قرآں میں شبِ قدر ہے تا مطلعِ فجر یعنی نزدیک ہے عارض کے وہ پیارے گیسو
بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو
شانِ رحمت ہے کہ شانہ نہ جدا ہو دم بھر سینہ چاکوں پہ کچھ اس درجہ ہیں پیارے گیسو
شانہ ہے پنجۂ قدرت تیرے بالوں کے لیے کیسے ہاتھوں نے شہا تیرے سنوارے گیسو
تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رِضا صبحِ عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

☆☆☆☆

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
رکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت اب مدینہ کو چلو صبحِ دل آرا دیکھو
آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں آؤ جودِ شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو
زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو
دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بے تابوں کی ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

مثلِ پروانہ پھرا کرتے ہیں جس شمع کے گرد ۔۔۔ اپنی اس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ ۔۔۔ قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
جمعۂ مکہ تھا عید اہلِ عبادت کے لیے ۔۔۔ مجرمو آؤ یہاں عید دوشنبہ دیکھو
ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں ۔۔۔ ادب و شوق کا یاں باہم الجھنا دیکھو
رقصِ بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں ۔۔۔ دل خوننابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو
غور سے سن تو رِضاؔ کعبہ سے آتی ہے صدا ۔۔۔ میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

☆☆☆☆

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ ۔۔۔ قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ واہ
خامۂ قدرت کا حسنِ دست کاری واہ واہ ۔۔۔ کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ
انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر ۔۔۔ ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ
نور کی خیرات لینے دوڑتے ہیں مہر و ماہ ۔۔۔ اٹھتی ہے کس شان سے گردِ سواری واہ واہ
کیا مدینہ سے صبا آئی کہ پھولوں میں ہے آج ۔۔۔ کچھ نئی بو بھینی بھینی پیاری پیاری واہ واہ
اس طرف روضہ کا نور اس سمت منبر کی بہار ۔۔۔ بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ
صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے ۔۔۔ ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ
پارۂ دل بھی نہ نکلا دل سے تحفے میں رِضاؔ ۔۔۔ ان سگانِ کو سے اتنی جان پیاری واہ واہ

☆☆☆☆

دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے ۔۔۔ بے کسی لوٹ لے خدا نہ کرے
اس میں روضہ کا سجدہ ہو کہ طواف ۔۔۔ ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا نہ کرے
یہ وہی ہیں کہ بخش دیتے ہیں ۔۔۔ کون ان جرموں پہ سزا نہ کرے
سب طبیبوں نے دیدیا ہے جواب ۔۔۔ آہ عیسیٰ اگر دوا نہ کرے
دل کہاں لے چلا حرم سے مجھے ۔۔۔ ارے تیرا برا خدا نہ کرے
دل میں روشن شمع ہے عشق حضور ۔۔۔ کاش جوشِ ہوس ہوا نہ کرے
حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے ۔۔۔ منکر آج ان سے التجا نہ کرے
جب تیری خو ہے سب کا جی رکھنا ۔۔۔ وہی اچھا جو دل برا نہ کرے
دل سے اک ذوقِ مے کا طالب ہوں ۔۔۔ کون کہتا ہے اتقا نہ کرے
لے رِضاؔ سب چلے مدینے کو ۔۔۔ میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے

☆☆☆☆

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی ۔۔۔ دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی
قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے ۔۔۔ جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی
لا و ربِّ العرش جس کو جو ملا ان سے ملا ۔۔۔ بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی
وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا ۔۔۔ ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی
سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک ۔۔۔ اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو ۔۔۔ ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی
نجدی اس نے تجھ کو مہلت دی کہ اس عالم میں ہے ۔۔۔ کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی
ہم بھکاری وہ کریم اُن کا خدا اُن سے فزوں ۔۔۔ اور 'نا' کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی
اہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور ۔۔۔ نجم ہیں اور ناؤ ہیں عترت رسول اللہ کی
خاکِ ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا ۔۔۔ جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی
اے رِضاؔ خود صاحبِ قرآں ہے مداحِ رسول ۔۔۔ تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

☆☆☆☆

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

دل نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہم سے پیاسوں کے لیے دریا بہاتے جائیں گے

گل کھلے گا آج یہ ان کی نسیمِ فیض سے
خون روتے جائیں گے ہم مسکراتے جائیں گے

ہاں چلو حسرت زدوں سنتے ہیں وہ دن آج ہے
تھی خبر جس کی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائیں گے

آج عیدِ عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ
ابروئے پیوستہ کا عالم دکھا جائیں گے

کچھ خبر بھی ہے فقیروں آج وہ دن ہے کہ وہ
نعمتِ خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف
خرمنِ عصیاں پر اب بجلی گراتے جائیں گے

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولیٰ کی دھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رِضاؔ
دَم میں جب تک دَم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

☆☆☆☆

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے ۔۔۔ بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے
جگمگا اُٹھی میری گور کی خاک ۔۔۔ تیرے قربان چمکنے والے
مہ بے داغ کے صدقے جاؤں ۔۔۔ یوں دمکتے ہیں دمکنے والے
گلِ طیبہ کی ثنا گاتے ہیں ۔۔۔ نخل طوبیٰ پہ چہکنے والے
عاصیو! تھام لو دامن ان کا ۔۔۔ وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

سنیو! ان سے مدد مانگے جاؤ　　پڑے بکتے رہیں بکنے والے
موت کہتی ہے کہ جلوہ ہے قریب　　اک ذرا سولیں بلکنے والے
کفِ دریائے کرم میں ہے رضا　　پانچ فوارے چھلکنے والے
کیوں رِضا آج گلی سونی ہے　　اٹھ میرے دھوم مچانے والے

☆☆☆☆

کس کے جلوے کی جھلک ہے یہ اجالا کیا ہے　　ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ تکتا کیا ہے
مانگ من مانگتی منہ مانگی مرادیں لے گا　　نہ یہاں 'نا' ہے نہ یہ منگتا سے یہ کہنا کیا ہے
ہم ہیں ان کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے　　اس سے بڑھ کر تیری سمت اور وسیلہ کیا ہے
ان کی امت میں بنایا انہیں رحمت بھیجا　　یوں نہ فرما کہ ترا رحم میں دعویٰ کیا ہے
صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب　　بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے
سامنا قہر کا ہے دفترِ اعمال ہے پیش　　ڈر رہا ہے کہ خدا حکم سناتا کیا ہے
آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہِ رسل　　بندہ بے کس ہے شہا رحم میں وقفہ کیا ہے
سن کے یہ عرض میری بحرِ کرم جوش میں آئے　　یوں ملائک کو ہو ارشاد ٹھہرنا کیا ہے
ان کی آواز پہ کر اٹھوں میں بے ساختہ شور　　اور تڑپ کر یہ کہوں اب مجھے پرواہ کیا
لو وہ آیا میرا حامی میرا غمخوارِ اُمم　　آ گئی جاں تن بے جاں میں یہ آنا کیا ہے
بندہ آزاد شدہ ہے یہ ہمارے در کا　　کیسا لیتے ہو حساب اس پہ تمہارا کیا ہے

چھوڑ کر مجھ کو فرشتے کہیں محکوم ہیں ہم　　حکم والا کی نہ تعمیل ہو زہرہ کیا ہے
صدقے اس رحم کے اس سایۂ دامن پہ نثار　　اپنے بندے کو مصیبت سے بچایا کیا ہے
اے رِضا جانِ عنادل تیرے نغموں کے نثار　　بلبلِ باغِ مدینہ تیرا کہنا کیا ہے

☆☆☆☆

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے　　باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے
حرماں نصیب ہوں تجھے امید گہ کہوں　　جانِ مراد و کانِ تمنا کہوں تجھے
گلزارِ قدس کا گلِ رنگیں ادا کہوں　　درمانِ دردِ بلبلِ شیدا کہوں تجھے
صبحِ وطن پہ شامِ غریباں کو دوں شرف　　بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے
للہ رے تیرے جسمِ منور کی تابشیں　　اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے
مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا　　یعنی شفیعِ روزِ جزا کا کہوں تجھے
اس مردہ دل کو مژدہ حیاتِ ابد کا دوں　　تاب و توان جانِ مسیحا کہوں تجھے
تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری　　حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثناخواں کی خامشی　　چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رِضا نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا　　خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

☆☆☆☆

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے　　جانِ مراد اب کدھر ہائے تیرا مکان ہے

بزمِ ثنائے زلف میں میری عروسِ فکر کو　　ساری بہارِ ہشت خلد چھوٹا سا عطردان ہے
عرش پہ جا کے مرغِ عقل تھک کے گرا غش آ گیا　　اور ابھی منزلوں پرے پہلا ہی آستان ہے
عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام　　کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے
اک تیرے رخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی　　انس کا انس اسی سے ہے جان کی وہ ہی جان ہے
وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو　　جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے
تجھ سا سیاہ کار کون ان سا شفیع ہے کہاں　　پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ ترا گمان ہے
پیشِ نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بیقرار　　روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے
بارِ جلال اٹھا لیا گرچہ کلیجہ شق ہوا　　یوں تو یہ ماہِ سبز رنگ نظروں میں دھان پان ہے
خوف نہ رکھ رِضا ذرا تو تو ہے عبدِ مصطفٰے　　تیرے لیے امان ہے تیرے لیے امان ہے

☆☆☆☆

اُٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے
نہیں وہ میٹھی نگاہ والا خدا کی رحمت ہے جلوہ فرما
غضب سے ان کے خدا بچائے جلالِ باری عتاب میں ہے
جلی جلی بو سے اس کی پیدا ہے سوزشِ عشقِ چشمِ والا
کبابِ آہو میں بھی نہ پایا مزہ جو دل کے کباب میں ہے

انہیں کی بو مایۂ سمن میں انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ہے
کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتا دو آ کر مرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے
خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آ کر شفیعِ محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے
کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے
کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رِضا سے حساب لینا رِضا بھی کوئی حساب میں ہے

☆☆☆☆

دشمنِ احمد پہ شدت کیجیے　　ملحدوں کی کیا مروت کیجیے
ذکر ان کا چھیڑیے ہر بات میں　　چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجیے
مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں　　ذکرِ آیاتِ ولادت کیجیے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل　　یارسول اللہ کی کثرت کیجیے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام　　جانِ کافر پر قیامت کیجیے

اذن کب کا مل چکا اب تو حضور
ہم غریبوں کی شفاعت کیجیے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجیے

بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے
التجا و استعانت کیجیے

یارسول اللہ دہائی آپ کی
گوشمال اہل بدعت کیجیے

غوث اعظم آپ سے فریاد ہے
زندہ پھر یہ پاک ملت کیجیے

میرے آقا حضرت اچھے میاں
یاد اپنی اس کی عادت کیجیے

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رِضا
یاد اس کی اپنی عادت کیجیے

☆☆☆☆

شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے
جس پر نثار جان فلاح وظفر کی ہے

گرمی ہے تپ ہے درد ہے کلفت سفر کی ہے
ناشکر یہ تو دیکھ عزیمت کدھر کی ہے

کس خاک پاک کی تو بنی خاک پا شفا
تجھ کو قسم جناب مسیحا کے سر کی ہے

لٹتے ہیں مارے جاتے ہیں یوں ہی سنا کیے
ہر بار دی وہ امن کہ غیرت حضر کی ہے

ماہِ مدینہ اپنی تجلی عطا کرے
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دو پہر کی ہے

من زار تربتی وجبت له شفاعتی
ان پر درود جن سے نویدِ اِن بُشر کی ہے

کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا
پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نہضت کدھر کی ہے

مولیٰ علی نے واری تیری نیند پر نماز
وہ بھی نمازِ عصر جو اعلیٰ خطر کی ہے

صدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے
اور حفظ جاں تو جان فروضِ غرر کی ہے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

بد ہیں مگر انہیں کہ ہیں باغی نہیں ہیں ہم
نجدی نہ آئے اس کو یہ منزل خطر کی ہے

حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو!
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

سب خشک تر سلام کو حاضر ہیں السلام
یہ جلوہ گاہ مالک ہر خشک و تر کی ہے

آنسو بہا کے بہ گئے کالے گنہ کے ڈھیر
ہاتھی ڈباؤ جھیل یہاں چشم تر کی ہے

جنت میں آکے نار میں جاتا کوئی نہیں
شکر خدا نوید نجات وظفر کی ہے

بے مانگے دینے والے کی نعمت میں غرق ہیں
مانگے سے جو ملے کسے فہم اس قدر کی ہے

آ کچھ سنا دے عشق کے بولوں میں اے رِضا
مشتاق طبع لذت سوز جگر کی ہے

☆☆☆☆

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے

کھبتی ہوئی نظر میں ادا کس سحر کی ہے
چبھتی ہوئی جگر میں صدا کس گجر کی ہے

ڈالیں ہری ہری ہیں تو بالیں بھری بھری
کشت امل پری ہے یہ بارش کدھر کی ہے

ہم گرد کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ
ہم پر نثار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

معراج کا سما ہے کہاں پہنچے زائرو!
کرسی سے اونچی کرسی اسی پاک گھر کی ہے

عشاقِ روضہ سجدہ میں سوئے حرم جھکے
اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے

ستر ہزار صبح ہیں، ستر ہزار شام
یوں بندگیِ زلف ورُخ آٹھوں پہر کی ہے

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہدو!
مکہ نہیں کہ جانچ جہاں خیر و شر کی ہے

کعبہ ہے بیشک انجمن آرا دلہن مگر
ساری بہار دلہنوں دولہا کے گھر کی ہے

سرکار ہم گنواروں میں طرزِ ادب کہاں
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

شربت نہ دے نہ دے تو کرے بات لطف سے
یہ شہد ہو تو پھر کسے پرواہ شکر کی ہے

منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول وعرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

سنکی وہ دیکھ بادِ شفاعت کہ دے ہوا
یہ آبرو رِضا ترے دامانِ تر کی ہے

☆☆☆☆

زمین وزماں تمہارے لیے مکین ومکاں تمہارے لیے
چنین وچناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے

دہن میں زباں تمہارے لیے بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے اٹھے بھی وہاں تمہارے لیے

کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لیے

اصالتِ کل امامتِ کل سیادتِ کل امارتِ کل
حکومتِ کل ولایتِ کل خدا کے یہاں تمہارے لیے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین وفلک سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لیے

یہ شمس وقمر یہ شام وسحر یہ برگ وشجر یہ باغ وثمر
یہ تیغ وسپر یہ تاج وکمر یہ حکم رواں تمہارے لیے

نہ جن و بشر کہ آٹھ پہر ملائکہ در پہ بستہ کمر
نہ جبہ وسر کہ قلب وجگر ہیں سجدہ کناں تمہارے لیے

جناں میں چمن چمن میں سمن سمن میں پھبن پھبن میں دلہن
سزائے محن پہ ایسے مِنن یہ امن واماں تمہارے لیے

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں نہ بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لیے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لیے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہو بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رِضا کی زباں تمہارے لیے

☆☆☆☆

نظر اک چمن سے دوچار ہے نہ چمن چمن بھی نثار ہے
عجب اس کے گل کی بہار ہے کہ بہار بلبل زار ہے

نہ دلِ بشر ہی فگار ہے کہ ملک بھی اس کا شکار ہے
یہ جہاں کو ہژدہ ہزار ہے جسے دیکھو اس کا ہزار ہے

وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک کہ بسا ہے عرش سے فرش تک
وہ ہے پیاری پیاری وہاں چمک کہ وہاں کی شب بھی نہار ہے

کوئی اور پھول کہاں کھلے نہ جگہ ہے جوشش حسن سے
نہ بہار اور پہ رخ کرے کہ جھپک پلک کی تو خار ہے

وہی جلوہ شہر بشہر ہے وہی اصل عالم و دہر ہے
وہی بہر ہے وہی لہر ہے وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے

وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا وہ نہ ہوں تو باغ ہو سب فنا
وہ ہے جان جان سے ہے بقا وہی بن ہے بن سے ہی بار ہے

یہ ادب جھکا لو سر ولا کہ میں نام لوں گل و باغ کا
گل تر محمد مصطفٰے چمن ان کا پاک دیار ہے

وہ جسے وہابیہ نے دیا ہے لقب شہید و ذبیح کا
وہ شہید لیلی نجد تھا وہ ذبیح تیغ خیار ہے

وہ رِضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

☆☆☆☆

ذرّے جھڑ کر تری پیزاروں کے   تاج سر بنتے ہیں سیاروں کے
ہم سے چوروں پہ جو فرمائیں کرم   خلعت زر بنیں پشتاروں کے
میرے آقا کا وہ در ہے جس پر   ماتھے گھس جاتے ہیں سرداروں کے
میرے عیسیٰ ترے صدقے جاؤں   طور بے طور ہیں بیماروں کے
مجرمو! چشم تبسم رکھو   پھول بن جاتے ہیں انگاروں کے
جان و دل تیرے قدم پر وارے   کیا نصیبے ہیں تیرے یاروں کے
صدق و عدل وکرم و ہمت میں   چار سو شہرے ہیں ان چاروں کے
بہرِ تسلیم علی میداں میں   سر جھکے رہتے ہیں تلواروں کے

کیسے آقاؤ کا بندہ ہوں رِضا   بول بالے میری سرکاروں کے

☆☆☆☆

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا   دل تھا ساجد نجدیا پھر تجھ کو کیا
بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے   یارسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا
یا غرض سے چھٹ کے محض ذکر کو   نامِ پاک ان کا جپا پھر تجھ کو کیا
بے خودی میں سجدۂ در یا طواف   جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا
ان کے نام پاک پر دل جان و مال   نجدیا سب تجدیا پھر تجھ کو کیا
یا عبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے   اپنا بندہ کرلیا پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب   تو نہ ان کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا
نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی   یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا
دیو تجھ سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں   ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے ہم کو کیا غرض   ہم ہیں عبدِ مصطفٰے پھر تجھ کو کیا
تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں   خلد میں پہنچا رِضا پھر تجھ کو کیا

☆☆☆☆

بکار خویش حیرانم اغثنی یارسول اللہ   پریشانم پریشانم اغثنی یارسول اللہ
ندارم جز تو ملجائے ندانم جز تو ماوائے   توئی خود ساز و سامانم اغثنی یارسول اللہ

شہا بیکس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن   مریض درد عصیانم اغثنی یارسول اللہ
اگر رانی وگر خوانی غلامم انت سلطانی   دگر چیزے نمی دانم اغثنی یارسول اللہ
بکہف رحمتم پرور زقطمیرم منہ کم تر   سگِ درگاہِ سلطانم اغثنی یارسول اللہ
پدر رانفرتے آید پسر راوحشت افزاید   تو گیری زیر دامانم اغثنی یارسول اللہ
گرفتارم رہائی دہ مسیحا مومیائی دہ   شکستم رنگ سامانم اغثنی یارسول اللہ
رضایت سائل بے پر توئی سلطان لا تنہر   شہا بہرے ازیں خوانم اغثنی یارسول اللہ

☆☆☆☆

نبی سرور ہر رسول و ولی ہے   نبی راز دار مع اللہ لی ہے
وہ نامی کہ نامِ خدا نام تیرا   رؤف و رحیم و علیم و علی ہے
ہے بے تاب جس کے لئے عرش اعظم   وہ اس رہر و لامکاں کی گلی ہے
نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری   فدا ہو کے تجھ پر یہ عزت ملی ہے
طلاطم ہے کشتی یہ طوفان غم کا   یہ کیسی ہوائے مخالف چلی ہے
نہ کیوں کر کہوں یاحبیبی اغثنی   اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے
ترے چاروں ہمدم ہیں یک جان یک دل   ابوبکر و فاروق عثماں علی ہے
خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے   دو عالم میں جو کچھ خفی وجلی ہے
شفاعت کرے حشر میں جو رضا کی   سوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

☆☆☆☆

قصیدۂ معراجیہ (مکمل)

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لیے تھے

بہار ہے شادیاں مبارک چمن کو آبادیاں مبارک
ملک فلک اپنی اپنی لَے میں یہ گھر عنادل کا بولتے تھے

وہاں فلک پر یہاں زمیں میں رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں
اُدھر سے انوار ہنستے آتے اِدھر سے نفحات اُٹھ رہے تھے

یہ چھوٹ پڑتی تھی ان کے رخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چھٹکی
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئینے تھے

نئی دلہن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے کمر کے اک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

نظر میں دولھا کے پیارے جلوے حیا سے محراب سر جھکائے
سیاہ پردے کے منھ پر آنچل تجلّیِ ذاتِ بحت کے تھے

خوشی کے بادل امنڈ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمۂ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آرہے تھے

یہ جھوما میزابِ زر کا جھومر کہ آرہا کان پر ڈھلک کر
پھوہار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے

دلہن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلافِ مشکیں جو اُڑ رہا تھا غزال نافے بسا رہے تھے

پہاڑیوں کا وہ حسن تزئیں وہ اونچی چوٹی وہ ناز و تمکیں
صبا سے سبزہ میں لہریں آتیں دوپٹے دھانی چنے ہوئے تھے

نہا کے نہروں نے وہ چمکتا لباس آبِ رواں کا پہنا
کہ موجیں چھڑیاں تھیں دھار لچکا حُبابِ تاباں کے تھل ٹکے تھے

پرانا پُر داغ ملگجا تھا اٹھا دیا فرش چاندنی کا
ہجومِ تارِ نگہ سے کوسوں قدم قدم فرش بادلے تھے

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اس رہ گذر کو پائیں
ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے

خدا ہی دے صبر جان پرغم دکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالم
جب ان کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولھا بنا رہے تھے

اُتار کر ان کے رخ کا صدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے

بچا جو تلووں کا ان کے دھوون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنھوں نے دولھا کی پائی اترن وہ پھول گلزار نور کے تھے

خبر یہ تحویل مہر کی تھی کہ رُت سہانی گھڑی پھرے گی
وہاں کی پوشاک زیبِ تن کی یہاں کا جوڑا بڑھا چکے تھے

تجلیِ حق کا سہرا سر پر صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور
دو رویہ قدسی پرے جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

ابھی نہ آئے تھے پشت زیں تک کہ سر ہوئی مغفرت کی شلّک
صدا شفاعت نے دی مبارک گناہ مستانہ جھومتے تھے

عجب نہ تھا رخش کا چمکنا غزالِ دم خوردہ سا بھڑکنا
شعائیں بکے اُڑا رہی تھیں تڑپتے آنکھوں پہ صاعقے تھے

ہجوم امید ہے گھٹاؤ مرادیں دے کر انھیں ہٹاؤ
ادب کی باگیں لئے بڑھاؤ ملائکہ میں یہ غُلغُلے تھے

اٹھی جو گردِ رہ منور وہ نور برسا کہ راستے بھر
گھرے تھے بادل بھرے تھے جل تھل امنڈ کے جنگل اُبل رہے تھے

ستم کیا کیسی مت کٹی تھی قمر وہ خاک ان کے رہ گذر کی
اٹھا نہ لایا کہ ملتے ملتے یہ داغ سب دیکھنا مٹے تھے

براق کے نقشِ سُم کے صدقے وہ گل کھلائے کہ سارے رستے
مہکتے گلبن لہکتے گلشن ہرے بھرے لہلہا رہے تھے

نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر عیاں ہوں معنیِ اوّل آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت پہلے کر گئے تھے

یہ ان کی آمد کا دبدبہ تھا نکھار ہر شَے کا ہو رہا تھا
نجوم و افلاک جام و مینا اجالتے تھے کھنگالتے تھے

نقاب الٹے وہ مہرِ انور جلالِ رخسار گرمیوں پر!
فلک کو ہیبت سے تپ چڑھی تھی تپکتے انجم کے آبلے تھے

یہ جوششِ نور کا اثر تھا کہ آبِ گوہر کمر کمر تھا
صفائے رہ سے پھسل پھسل کر ستارے قدموں پہ لوٹتے تھے

بڑھا یہ لہرا کے بحرِ وحدت کہ دھل گیا نامِ ریگِ کثرت
فلک کے ٹیلوں کی کیا حقیقت یہ عرش و کرسی دو بلبلے تھے

وہ ظلّ رحمت وہ رخ کے جلوے کہ تارے چھپتے نہ کھلنے پاتے
سنہری زربفت اودی اطلس یہ تھان سب دھوپ چھاؤں کے تھے

چلاوہ سرو چماں خراماں نہ رک سکا سدرہ سے بھی داماں
پلک جھپکتی رہی وہ کب کے سب این وآں سے گزر چکے تھے

جھلک سی اک قدسیوں پر آئی ہوابھی دامن کی پھر نہ پائی
سواری دولہا کی دور پہنچی برات میں ہوش ہی گئے تھے

تھکے تھے روح الامیں کے بازو چھٹاوہ دامن کہاں وہ پہلو
رکاب چھوٹی امید ٹوٹی نگاہِ حسرت کے ولولے تھے

روش کی گرمی کو جس نے سوچا دماغ سے اک بھبو کا پھوٹا
خِرد کے جنگل میں پھول چمکا دہر دہر پیڑ جل رہے تھے

جِلو میں جو مرغ عقل اڑے تھے عجب برے حالوں گرتے پڑتے
وہ سدرہ پر ہی رہے تھے تھک کر چڑھا تھا دم تیور آگئے تھے

قوی تھے مرغان وہم کہ پر اڑے تو اڑنے کو اور دم بھر
اُٹھائی سینے کی ایسی ٹھوکر کہ خون اندیشہ تھوکتے تھے

سنا یہ اتنے میں عرش حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے
وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاج شرف ترے تھے

یہ سن کے بے خود پکار اٹھا نثار جاؤں کہاں ہیں آقا
پھر ان کے تلووں کا پاؤں بوسہ یہ میری آنکھوں کے دن پھرے تھے

جھکا تھا مجرے کو عرشِ اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزمِ بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے

ضیائیں کچھ عرش پر یہ آئیں کہ ساری قندیلیں جھلملائیں
حضور خورشید کیا چمکتے چراغ منہ اپنا دیکھتے تھے

یہی سماں تھا کہ پیک رحمت خبر یہ لایا کہ چلئے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

بڑھ اے محمد، قریں ہو احمد، قریب آ سرور ممجد
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوش لَنْ تَرانِیْ کہیں تقاضے وصال کے تھے

خرد سے کہدو کہ سر جھکالے گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے

سراغ این و متیٰ کہاں تھا نشان کیف و الیٰ کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگ منزل نہ مرحلے تھے

ادھر سے پیہم تقاضے آنا ادھر تھا مشکل قدم بڑھانا
جلال و ہیبت کا سامنا تھا جمال و رحمت ابھارتے تھے

بڑھے تو لیکن جھجھکتے ڈرتے حیا سے جھکتے ادب سے رُکتے
جو قرب انہیں کی روش پہ رکھتے تو لاکھوں منزل کے فاصلے تھے

پر ان کا بڑھنا تو نام کا تھا حقیقۃً فعل تھا ادھر کا
تنزلوں میں ترقی افزا دنٰی تدلّٰی کے سلسلے تھے

ہوا نہ آخر کہ ایک بجرا تموّجِ بحرِ ھو میں اُبھرا
دنٰی کی گودی میں ان کو لیکر فنا کے لنگر اٹھا دیئے تھے

کسے ملے گھاٹ کا کنارہ کدھر سے گزرا کہاں اُتارا
بھرا جو مثل نظر طرارہ وہ اپنی آنکھوں سے خود چھپے تھے

اُٹھے جو قصر دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے

وہ باغ کچھ ایسا رنگ لایا کہ غنچہ و گل کا فرق اٹھایا
گرہ میں کلیوں کی باغ پھولے گلوں کے تکمے لگے ہوئے تھے

محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوط واصل
کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے

حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

زبانیں سوکھی دکھا کہ موجیں تڑپ رہی تھی کہ پانی پائیں
بھنور کو یہ ضعف تشنگی تھا کہ حلقے آنکھوں میں پڑ گئے تھے

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے

کمان امکاں کے جھوٹے نقطو تم اول آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

اِدھر سے تھیں نذرِ شہ نمازیں اُدھر سے انعامِ خُسروی میں
سلام و رحمت کے ہار گُندھ کر گلوئے پر نور میں پڑے تھے

زبان کو انتظارِ گفتن تو گوش کو حسرت شنیدن
یہاں جو کہنا تھا کہہ لیا تھا جو بات سُننی تھی سُن چکے تھے

وہ برُجِ بطحا کا ماہ پارہ بہشت کی سیر کو سدھارا
چمک پہ تھا خلد کا ستارہ کہ اس قمر کے قدم گئے تھے

سُرورِ مَقْدَم کی روشنی تھی کہ تابشوں سے مہِ عرب کی
جناں کے گلشن تھے جھاڑ فرشی جو پھول تھے سب کنول بنے تھے

طرب کی نازش کہ ہاں لچکیے ادب وہ بندش کہ ہل نہ سکیے
یہ جوش ضدین تھا کہ پودے کشاکشِ ارّہ کے تلے تھے

خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروڑوں منزل میں جلوہ کرکے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آلئے تھے

نبی رحمت شفیع امت رِضا پہ لِلّٰـــــہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبولِ سرکار ہے تمنا
نہ شاعری کی ہوس نہ پروا ردی تھی کیا کیسے قافیے تھے

☆☆☆☆

لحد میں عشقِ رخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

جناں بنے گی محبان چاریار کی قبر
جو اپنے سینے میں یہ چارباغ لے کے چلے

ترے سحاب سخن سے نہ نم کہ نم سے بھی کم
بلیغ بہر بلاغت بلاغ لے کے چلے

جہاں میں کوئی بھی کافر سا کافر ایسا ہے
کہ اپنے رب پہ سفاہت کا داغ کے لے چلے

پڑی ہے اندھے کو عادت کے شوربے ہی سے کھائے
بٹیر ہاتھ نہ آئی تو زاغ لے کے چلے

جو دین کووں کو دے بیٹھے ان کو یکساں ہے
کلاغ لے کے چلے یا الاغ لے کے چلے

رِضا کسی سگ طیبہ کے پاؤں بھی چومے
تم اور آہ کے اتنا دماغ لے کے چلے

☆☆☆☆

پل سے اُتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

کانٹا مرے جگر سے غم روزگار کا
یوں کھینچ لیجیے کہ جگر کو خبر نہ ہو

فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

کہتی تھی یہ براق سے اس کی سُبک روی
یوں جائیے کہ گردِ سفر کو خبر نہ ہو

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردار دو جہاں
اے مرتضٰی عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

ایسا گمادے اُن کی ولا میں خدا ہمیں
ڈھونڈا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

اے شوق دل یہ سجدہ گر اُن کو روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجئے کہ سر کو خبر نہ ہو

اے خارِ طیبہ دیکھ کے دامن نہ بھیگ جائے
یوں دل میں آ کہ دیدۂ تر کو خبر نہ ہو

ان کے سوا رِضا کوئی حامی نہیں جہاں
گزرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

☆☆☆☆

مومن وہ ہے جو ان کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

بہکا ہے کہاں مجنوں لے ڈالی بنوں کی خاک
دم بھر نہ کیا خیمہ لیلٰی نے پرے دل سے

آتا ہے درِ والا یوں ذوق طواف آنا
دل جان سے صدقے ہو سر گرد پھرے دل سے

اے ابر کرم فریاد فریاد جلا ڈالا
اس سوزشِ غم کو ہے ضد میرے ہرے دل سے

کیا جانیں یمِ غم میں دل ڈوب گیا کیسا
کس تہ کو گئے ارماں اب تک نہ ترے دل سے

کرتا تو ہے یاد ان کی غفلت کو ذرا روکے
لِلّٰہ رِضا دل سے ہاں دل سے ارے دل سے

☆☆☆☆

مژدہ باد اے عاصیو! شافع شہ ابرار ہے
تہنیت اے مجرمو! ذات خدا غفار ہے

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں
بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

جن کو سوئے آسماں پھیلا کہ جل تھل بھر دیے
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے

گورے گورے پاؤں چمکا دو خدا کے واسطے
نور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے

تیرے ہی دامن پہ ہر عاصی کی پڑتی ہے نظر
ایک جان بے خطا پر دو جہاں کا بار ہے

جوشِ طوفاں بحر بے پایاں ہوا ناسازگار
نوح کے مولٰی کرم کر دے تو بیڑا پار ہے

حیرتیں ہیں آئینہ دارِ وفورِ وصفِ گل
اُن کے بلبل کی خموشی بھی لب اظہار ہے

گونج گونج اٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستاں
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وا منقار ہے

☆☆☆

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والوں جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دَم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

سونا پاس ہے سُونا بن ہے سونا زہر ہے اُٹھ پیارے
تو کہتا ہے میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے

بادل گرجے بجلی چمکے دھک سے کلیجہ ہو جائے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

ساتھی ساتھی کہہ کے پکاروں ساتھی ہو تو جواب آئے
پھر جھنجھلا کر سر دے پٹکوں چل رے مولٰی والی ہے

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو
دیکھو مجھ بیکس پر سب نے کیسی آفت ڈالی ہے

شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کُش
اس مردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا
ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

مولٰی تیرے عفو و کرم ہوں میرے گواہ صفائی کے
ورنہ رِضا سے چور پہ تیری ڈِگری تو اقبالی ہے

☆☆☆☆

اہلِ صراط روح امیں کو خبر کریں　　جاتی ہے اُمتِ نبوی فرش پر کریں
ان فتنہ ہائے حشر سے کہہ دو حذر کریں　　نازوں کے پالے آتے ہیں رہ سے گزر کریں
بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ کے　　ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے رخ کدھر کریں
سرکار ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں　　آقا حضور اپنے کرم پر نظر کریں
ان کی حرم کے خار کشیدہ ہیں کس لیے　　آنکھوں میں آئیں سر پہ رہیں دل میں گھر کریں
جالوں میں جال پڑ گئے للہ وقت ہے　　مشکل کشائی آپ کے ناخن اگر کریں
منزل کڑی ہے شانِ تبسم کرم کریں　　تاروں کے چھاؤں نور کے تڑکے سفر کریں
کلکِ رضاؔ ہے خنجرِ خونخوار برق بار　　اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

☆☆☆☆

سچی بات سکھاتے یہ ہیں　　سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں
ڈوبی ناویں تراتے یہ ہیں　　ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں
ٹوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں　　چھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں
جلتی جانیں بجھاتے یہ ہیں　　روتی آنکھیں ہنساتے یہ ہیں
قصرِ دنیٰ تک کس کی رسائی　　جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں
اس کی بخشش ان کا صدقہ　　دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں
ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے　　مالکِ کُل کہلاتے یہ ہیں

اِنَّـــا اَعْـــطَيْـــنٰـكَ الْـكَـــوْثَـــر　　ساری کثرت پاتے یہ ہیں
رب ہے معطی یہ ہیں قاسم　　رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
ماتم گھر میں ایک نظر میں　　شادی شادی رچاتے یہ ہیں
اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں　　کون بنائے بناتے یہ ہیں
لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن　　کون بچائے بچاتے یہ ہیں
نزع روح میں آسانی دے　　کلمہ یاد دلاتے یہ ہیں
مرقد میں بندوں کو تھپک کر　　میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے　　لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
ماں جب اکلوتے کو چھوڑے　　آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں
اپنے بھرم سے ہم ہلکوں کو　　پلّہ بھاری بناتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا　　پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
سلّم سلّمِ کی ڈھارس سے　　پل پر ہم کو چلاتے یہ ہیں
کہہ دو رِضاؔ سے خوش ہو خوش رہ　　مژدہ رِضا کا سناتے یہ ہیں

☆☆☆☆

تو شمعِ رسالت ہے عالم تیرا پروانہ　　تو ماہِ نبوت ہے اے جلوۂ جانانہ
جو ساقیِ کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے　　ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

سرشار مجھے کر دے اک جامِ لبالب سے　　تا حشر رہے ساقی آباد یہ میخانہ
اس در کی حضوری ہی عصیاں کی دوا ٹھہری　　ہے زہرِ معاصی کا طیبہ ہی شفاخانہ
کھاتے ہیں ترے در کا پیتے ہیں ترے در کا　　پانی ہے تیرا پانی دانہ ہے ترا دانہ
دل اپنا چمک اٹھے ایمان کی طلعت سے　　کر آنکھ بھی نورانی اے جلوۂ جانانہ
تم آئے چھٹی بازی رونق ہوئی پھر تازی　　کعبہ ہوا پھر کعبہ کر ڈالا تھا بت خانہ
ہر پھول میں بو تیری ہر شمع میں ضو تیری　　بلبل ہے تیرا بلبل پروانہ ہے پروانہ
سنگِ درِ جاناں پر کرتا ہوں جبیں سائی　　سجدہ نہ سمجھ نجدی سر دیتا ہوں نذرانہ
گر پڑکے یہاں پہنچا مر مر کے اسے پایا　　چھوٹے نہ الٰہی اب سنگِ درِ جانانہ
سنگِ درِ جانہ ہے ٹھوکر نہ لگے اس کو　　لے ہوش پکڑ اب تو اے لغزشِ مستانہ
وہ کہتے نہ کہتے کچھ وہ کرتے نہ کرتے کچھ　　اے کاش وہ سن لیتے مجھ سے مرا افسانہ
آباد اسے فرما ویراں ہے دلِ نوری　　جلوے تیرے بس جائیں آباد ہو ویرانہ
سرکار کے جلووں سے روشن ہے دلِ نوری　　تا حشر رہے روشن نوری کا یہ کاشانہ

☆☆☆☆

وصف کیا لکھے کوئی اس مہبطِ انوار کا　　مہر و مہ میں جلوہ ہے جس چاند سے رخسار کا
عرشِ اعظم پر پھریرا ہے شہِ ابرار کا　　بجتا ہے کونین میں ڈنکا میرے سرکار کا
دو جہاں میں بٹتا ہے باڑہ اسی سرکار کا　　دونوں عالم پاتے ہیں صدقہ اسی دربار کا

جاری ہے آٹھوں پہر لنگر سخی دربار کا　　فیض پر ہر دم ہے دریا احمدِ مختار کا
دل ہے کس کا جان کس کی سب کے مالک ہیں وہی　　دونوں عالم پر ہے قبضہ احمدِ مختار کا
فق ہو چہرہ مہر و مہ کا ایسے منہ کے سامنے　　جس کو قسمت سے ملے بوسہ تیری پیزار کا
میں ترے رحمت کے قرباں اے مرے امن و اماں　　کوئی بھی پرساں نہیں ہے مجھ سے بدکردار کا
ہیں معاصی حد سے باہر پھر بھی زاہد غم نہیں　　رحمتِ عالم کی امت بندہ ہوں غفار کا
تو ہے رحمت بابِ رحمت تیرا دروازہ ہوا　　سایۂ فضلِ خدا سایہ تیری دیوار کا
کعبہ و اقصیٰ و عرش و خلد ہیں نوریؔ مگر　　ہے نرالا سب سے عالم جلوہ گاہِ یار کا

☆☆☆☆

پیام لے کے جو آئی صبا مدینے سے　　مریضِ عشق کی لائی دوا مدینے سے
سنو تو غور سے آئی صدا مدینے سے　　قریں ہے رحمت و فضلِ خدا مدینے سے
ملے ہمارے بھی دل کو جلا مدینے سے　　کہ مہر و ماہ نے پائی ضیا مدینے سے
جو آیا لے کے گیا کون لوٹا خالی ہاتھ　　بتا دے کوئی سنا ہو جو ”لا“ مدینے سے
چمن کے پھول کھلے مردہ دل بھی جی اٹھے　　نسیمِ خلد سے آئی ہے یا مدینے سے
مدینہ چشمۂ آبِ حیات ہے یارو　　چلو ہمیشہ کی لے لو بقا مدینے سے
ہمارے دل کو تو بھایا ہے طیبہ ہی زاہد　　تمہیں ہے مکہ تو ہوگا سوا مدینے سے
تم ایک آن میں آئے گئے تمہارے لیے　　دو گام بھی نہیں عرشِ علا مدینے سے

تمہارے قدموں پہ سر صدقے جاں فدا ہو جائے نہ لائے پھر مجھے میرا خدا مدینے سے
ترے حبیب کا پیارا چمن کیا برباد الٰہی نکلے یہ نجدی بلا مدینے سے
ترے نصیب کا نوریؔ ملے گا تجھ کو بھی لے آئے حصہ یہ شاہ و گدا مدینے سے

☆☆☆☆

مقبول دعا کرنا منظور ثنا کرنا مدحت کا صلہ دینا مقبول ثنا کرنا
دل ذکر شریف ان کا ہر صبح و مسا کرنا دن رات جپا کرنا ہر آن رٹا کرنا
سینہ پہ قدم رکھنا دل شاد مرا کرنا دردِ دلِ مضطر کی سرکار دوا کرنا
سنسار بھکاری ہے جگ داتا دیا کرنا ہے کام تمہارا ہی سرکار عطا کرنا
دن رات ہے طیبہ میں دولت کا لٹا کرنا منگتا کی دوا کرنا منگتا کا بھلا کرنا
دن رات خطاؤں پر ہم کو ہے خطا کرنا اور تم کو عطاؤں پر ہر دم ہے عطا کرنا
ہم اپنی خطاؤں پر نادم بھی نہیں ہوتے اور ان کو عطاؤں پر ہر بار عطا کرنا
ہے آٹھ پہر جاری لنگر میرے داتا کا ہر آن ہے سرکاری باڑے کا لٹا کرنا
واللہ وہ سن لیں گے اور دل کی دوا دیں گے بے کار نہ جائے گا فریاد و بکا کرنا
اعدا کو خدا والا جب تم نے بنا ڈالا دشوار ہے تم پر کیا مجھ بد کا بھلا کرنا
طیبہ میں بلا لینا اور اپنا بنا لینا قیدی غم فرقت کے سرکار رہا کرنا
ہم عرض کیے جائیں سرکار سنے جائیں کیا دور کرم سے ہے دن ایسا شہا کرنا

شہرہ لب عیسیٰ کا جس بات میں ہے مولیٰ تم جان مسیحا ہو ٹھوکر سے ادا کرنا
ہر داغ مٹا دینا اور دل کو شفا دینا آئینہ بنا دینا ایسی تو جلا کرنا
للہ ہمیں مولیٰ دامن کے تلے لے لو ہم کیسی بلا میں ہیں ہاں ردِّ بلا کرنا
دنیا بنے یا بگڑے دنیا رہے یا جائے تو دین بنا پیارے دنیا کا ہے کیا کرنا
کھایا پیا اور پہنا اچھوں سے رہا اچھا کچھ دین کا بھی کر لے دنیا کا ہے کیا کرنا
برباد نہ ہو مٹی اس خاک کے پتلے کی اللہ مجھے ان کی خاک کف پا کرنا
کیوں نقش کف پا کو دل سے نہ لگائیں وہ ہے آئینۂ دل کی نوریؔ کو جلا کرنا

☆☆☆☆

بخت خفتہ نے مجھے روضے پہ جانے نہ دیا چشم و دل سینے کلیجے سے لگانے نہ دیا
آہ قسمت مجھے دنیا کے غموں نے روکا ہائے تقدیر کہ طیبہ مجھے جانے نہ دیا
ہائے اس دل کی لگی کو میں بجھاؤں کیونکر فرط غم نے مجھے آنسو بھی بہانے نہ دیا
ہاتھ پکڑے ہوئے لے جاتے جو طیبہ مجھ کو ساتھ اتنا بھی تو میرے رفقا نے نہ دیا
سجدہ کرتا جو مجھے اس کی اجازت ہوتی کیا کروں اذن مجھے اس کا خدا نے نہ دیا
شربت دید نے اور آگ لگا دی دل میں تپش دل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا
اب کہاں جائیگا نقشہ تیرا میرے دل سے تہ میں رکھا ہے اسے دل میں گمانے نہ دیا
میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

میرے اعمال سیہ نے کیا جینا دوبھر زہر کھاتا تیرے ارشاد نے کھانے نہ دیا
اور چمکتی سی غزل کوئی پڑھوائے نوریؔ رنگ اپنا ابھی جمنے شعرا نے نہ دیا

☆☆☆☆

دو جہاں میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں مہر و مہ پتا ملتا نہیں
جو خدا دیتا ہے ملتا ہے اسی سرکار سے کچھ کسی کو حق سے اس در کے سوا ملتا نہیں
کوئی مانگے یا نہ مانگے ملنے کا در ہے یہی بے عطائے مصطفائی مدعا ملتا نہیں
بس یہی سرکار ہے جس سے ہمیشہ پائیں گے دینے والے دیتے ہیں کچھ دن سدا ملتا نہیں
دور ساحل موج حائل پار بیڑا کیجیے ناؤ ہے منجدھار میں اور ناخدا ملتا نہیں
وصل مولیٰ چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈ لو بے وسیلہ نجدیو! ہرگز خدا ملتا نہیں
دامن محبوب چھوڑے مانگے خود اللہ سے ایسے مردک کو خدا سے مدعا ملتا نہیں
نعمت کونین دیتے ہیں دو عالم کو یہی مانگ کر دیکھو تم ان سے دیکھو کیا ملتا نہیں
قاسم نعمت سے ہم مانگے تو نجدی یوں بکیں کیوں نبی سے مانگیے اللہ سے کیا ملتا نہیں
ہم تو ہم وہ انبیا کے بھی لیے ہیں واسطہ ان کو بھی جو ملتا ہے بے واسطہ ملتا نہیں
دل ستانی کرنے والے ہیں ہزاروں دل ربا دل نوازی کرنے والا دلربا ملتا نہیں
بے نوا کو بے صدا ملتا ہے اس سرکار سے دودھ بھی بیٹے کو ماں سے بے صدا ملتا نہیں
محی سنت حامی ملت مجدد دین کا پیکرِ رشد و ہدیٰ احمد رضا ملتا نہیں

کس طرح ہو حاضر در نوریؔ بے پر شہا ناکے روکے دشمنوں نے راستہ ملتا نہیں

☆☆☆☆

کچھ ایسا کر دے میرے کردگار آنکھوں میں ہمیشہ نقش رہے روئے یار آنکھوں میں
نہ کیسے یہ گل و غنچے ہوں خوار آنکھوں میں بسے ہوئے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں
وہ نور دے میرے پروردگار آنکھوں میں کہ جلوہ گر رہے رخ کی بہار آنکھوں میں
بصر کے ساتھ بصیرت بھی خوب روشن ہو لگاؤں خاک قدم بار بار آنکھوں میں
یہ دل تڑپ کے کہیں آنکھوں میں نہ آ جائے کہ پھر رہا ہے کسی کا مزار آنکھوں میں
تمہارے قدموں پہ موتی نثار ہونے کو ہیں بے شمار میری اشک بار آنکھوں میں
انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں
نظر میں کیسے سمائیں گے پھول جنت کے کہ بس چکے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں
ملے جو خاک قدم ان کی مجھ کو قسمت سے لگاؤں سرمہ نہ پھر زینہار آنکھوں میں
پیا ہے جامِ محبت جو آپ نے نوریؔ ہمیشہ اس کا رہے گا خمار آنکھوں میں

☆☆☆☆

حبیب خدا کا نظارا کروں میں دل و جان ان پر نثارا کروں میں
مجھے اپنی رحمت سے تو اپنا کر لے سوا تیرے سب سے کنارہ کروں میں
میں کیوں غیر کی ٹھوکریں کھانے جاؤں ترے در سے اپنا گزارا کروں میں

خدارا اب آؤ کے دَم ہے لبوں پر   دم واپسی تو نظارہ کروں میں
ترے نام پر سر کو قربان کرکے   ترے سر سے صدقہ اتارا کروں میں
یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں   ترے نام پر سب کو وارا کروں میں
مجھے ہاتھ آئے اگر تاجِ شاہی   تری کفش پا پر نثارا کروں میں
دمِ واپسی تک تیرے گیت گاؤں   محمد مُـمَجَّدُ پکارا کروں میں
تیرے در کے ہوتے کہاں جاؤں پیارے   کہاں اپنا دامن پسارا کروں میں
مرا دین و ایماں فرشتے جو پوچھیں   تمہاری ہی جانب اشارہ کروں میں
خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں   کہ بدمذہبوں کو سدھارا کروں میں
جو ہو قلب سونا تو یہ ہے سہا گا   تیری یاد سے دل نکھارا کروں میں
خدا ایک پر ہو تو اک پر محمد   اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں
خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوریؔ   مدینے کی گلیاں بہارا کروں میں

☆☆☆☆

رُسل انہیں کا تو مژدہ سنانے آئے ہیں   انہیں کے آنے کی خوشیاں منانے آئے ہیں
فرشتے آج جو دھومیں مچانے آئے ہیں   انہیں کے آنے کی شادی رچانے آئے ہیں
فلک کے حور و ملک گیت گانے آئے ہیں   کہ دو جہاں میں یہ ڈنکے بجانے آئے ہیں
یہ سیدھا راستہ حق کا بتانے آئے ہیں   یہ حق کے بندوں کو حق سے ملانے آئے ہیں

یہ قید و بندِ الم سے چھڑانے آئے ہیں   لو مژدہ ہو کہ رہائی دلانے آئے ہیں
چمک سے اپنی جہاں جگمگانے آئے ہیں   مہک سے اپنی یہ کوچے بسانے آئے ہیں
یہی تو سوتے ہوؤں کو جگانے آئے ہیں   یہی روتے ہوؤں کو ہنسانے آئے ہیں
انہیں خدا نے کیا اپنے مِلک کا مالک   انہیں کے قبضے میں رب کے خزانے آئے ہیں
جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اسے دیں گے   کریم ہیں یہ خزانے لٹانے آئے ہیں
سنو کے ’لا‘ نہ زبان کریم سے نوریؔ   یہ فیض و جود کے دریا بہانے آئے ہیں

☆☆☆☆

فوجِ غم کی برابر چڑھائی ہے   دافعِ غم تمہاری دہائی ہے
عمر کھیلوں میں ہم نے گنوائی ہے   عمر بھر کی یہی تو کمائی ہے
تم کو عالم کا مالک کیا اس نے   جس کی مملوک ساری خدائی ہے
جب خدا خود تمہارا ہوا تو پھر   کون سی چیز ہے جو پرائی ہے
انبیا کو رسائی ملی تم تک   بس تمہاری خدا تک رسائی ہے
میرا بیڑا کنارے لگے پیارے   نوح کی ناؤ کس نے ترائی ہے
کاش وہ حشر کے دن کہیں مجھ سے   نارِ دوزخ سے تجھ کو رہائی ہے
پیارے خوشبو تمہارے پسینے کی   خلد کے پھولوں سے بھی سوائی ہے

اس رِضا پر ہو مولیٰ رضائے حق   راہ جس نے تمہاری چلائی ہے
شوقِ دیدارِ نوری میں اے نوریؔ   روح کھینچ کر اب آنکھوں میں آئی ہے

☆☆☆☆

کوئی کیا جانے جو تم ہو خدا ہی جانے کیا تم ہو   خدا تو کہہ نہیں سکتے مگر شانِ خدا تم ہو
نبیوں میں ہو تم ایسے نبی الانبیاء تم ہو   حسینوں میں تم ایسے ہو کہ محبوبِ خدا تم ہو
تمہاری حمد فرمائی خدا نے اپنے قرآں میں   محمد اور ممجد، مصطفٰے و مجتبٰی تم ہو
خدا نے ذات کا اپنی تمہیں مظہر بنایا ہے   جو حق کو دیکھنا چاہیں تو اس کے آئینہ تم ہو
منور کر دیا ہے آپ کے جلوؤں نے عالم کو   مہ و خورشید کو بخشی ضیا نورِ خدا تم ہو
مٹا دی کفر کی ظلمت تمہارے روئے روشن سے   سویرا شرک کا تم نے کیا شمس الضحٰی تم ہو
گرفتارِ بلا حاضر ہوئے ہیں ٹوٹے دل لیکر   کہ ہر بے کل کی کل ٹوٹے دلوں کا آسرا تم ہو
خبر لیجئے خدارا میرے مولیٰ مجھ سے بیکس کی   کہ ہر بیکس کے کس بے بس کے بس روحی فدا تم ہو
چمک جائے دلِ نوریؔ تمہارے پاک جلوؤں سے   مٹا دو ظلمتیں دل کی مرے نور الہدیٰ تم ہو

☆☆☆☆

تیری آمد ہے موت آئی ہے   جانِ عیسیٰ تری دہائی ہے
کیوں وطن اپنا چھوڑ آئی ہے   کیوں سفر کی مصیبت اٹھائی ہے
سینکڑوں آفتوں میں پھنسنے کو   کیوں بدن میں یہ جان آئی ہے

ان کے جلوے ہیں میری آنکھوں میں   اچھی ساعت سے موت آئی ہے
تم کو دیکھا تو دم میں دم آیا   آپ آئے کہ جان آئی ہے
مر رہا تھا تم آئے جی اٹھا   موت کیا آئی جان آئی ہے
زندگی میں نے پائی مرمر کے   میں نے جی جی کے موت پائی ہے
مرتے ہی زندگی ملی مجھ کو   موت کے ساتھ جان آئی ہے
حسرت دید یار میں ہم نے   آج مرمر کے موت پائی ہے
کیا بگاڑا تھا تیرا کیوں بگڑا   زہر کی پیالی کیوں پلائی ہے
نوری ہرگز نہیں ہے تو ناری   موت اسلام تونے پائی ہے
واہ کیا بات آپ کی نوریؔ   کیا ہی اچھی غزل سنائی ہے

☆☆☆☆

کرم جو آپ کا اے سیدِ ابرار ہو جائے   تو ہر بدکار بندہ دم میں نیکوکار ہو جائے
جو مومن دیکھے تم کو محرمِ اسرار ہو جائے   جو کافر دیکھ لے تم کو تو وہ دیندار ہو جائے
جو سر رکھ دے تمہارے قدموں پہ سردار ہو جائے   جو تم سے سر کوئی پھیرے ذلیل و خوار ہو جائے
تلاطم کیسا ہی کچھ ہے مگر اے ناخدائے من   اشارہ آپ فرما دیں تو بیڑا پار ہو جائے
بھرم رہ جائے محشر میں نہ پلّہ ہلکا ہو اپنا   الٰہی میرے پلّے پر مرا غم خوار ہو جائے
اشارہ پائے تو ڈوبا ہوا سورج برآمد ہو   اٹھے انگلی تو مہ دو بلکہ دو دو چار ہو جائے

اگر آئے وہ جانِ نور میرے خانۂ دل میں مہ و خاور مرا گھر مطلعِ انوار ہو جائے
تمہارے حکم کا باندھا ہوا سورج پھرے الٹا جو تم چاہو کہ شب دن ہو ابھی سرکار ہو جائے
عنایت سے مرے سر پر اگر وہ کفش پا رکھ دیں یہ بندہ تاجداروں کا بھی تو سردار ہو جائے
تمہارے فیض سے لاٹھی مثالِ شمع روشن ہو جو تم لکڑی کو چاہو تیز تر تلوار ہو جائے
قوافی اور مضامیں اچھے اچھے ہیں ابھی باقی مگر بس بھی کر نوری نہ پڑھنا بار ہو جائے

☆☆☆☆

دمِ اضطراب مجھ کو جو خیال یار آئے میرے دل میں چین آئے تو اسے قرار آئے
تیری وحشتوں سے اے دل مجھے کیوں نہ عار آئے تو انہیں سے دور بھاگے جنہیں تجھ پہ پیار آئے
میرے دل کو دردِ الفت وہ سکون دے الٰہی مری بے قراریوں کو نہ کبھی قرار آئے
مجھے نزع چین بخشے مجھے موت زندگی دے وہ اگر مرے سرانے دمِ احتضار آئے
نہ حبیب کا محبّ کا کہیں ایسا پیار دیکھا وہ بنے خدا کا پیارا تمہیں جس سے پیار آئے
جو امیر بادشاہ ہیں اسی در کے سب گدا ہیں تمہیں شہریار آئے تمہیں تاجدار آئے
جو چمن بنائے بن کو جو جناں کرے چمن کو مرے باغ میں الٰہی کبھی وہ بہار آئے
ترے صدقے جائے شاہا یہ تیرا ذلیل منگتا ترے در پہ بھیک لینے سبھی شہریار آئے
تری رحمتوں سے کم ہیں مرے جرم اس سے زائد نہ مجھے حساب آئے نہ مجھے شمار آئے
تیرے صدقے تیرا صدقہ ہے وہ شاندار صدقہ وہ وقار لے کے جائے جو ذلیل و خوار آئے

ترے در کے ہیں بھکاری ملے خیر دم قدم کی ترا نام سن کے داتا ہم امیدوار آئے
حسنؔ ان کا نام لیکر تو پکار دیکھ غم میں کہ یہ نہیں جو غافل پس انتظار آئے

☆☆☆☆

مرادیں مل رہی ہے شاد شادان کا سوالی ہے لبوں پر التجا ہے ہاتھ میں روضے کی جالی ہے
تری صورت تری سیرت زمانے سے نرالی ہے تری ہر ہر ادا پیارے دلیل بے مثالی ہے
وہ ہیں اللہ والے جو تجھے والی کہیں اپنا کہ تو اللہ والا ہے ترا اللہ والی ہے
فقیرو بے نواؤ اپنی اپنی جھولیاں بھر لو کہ باڑا بٹ رہا ہے فیض پر سرکارِ عالی ہے
فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے ولی ہے
خدا شاہد کہ روزِ حشر کا کھٹکا نہیں رہتا مجھے جب یاد آتا ہے کہ میرا کون والی ہے
وہی والی وہی آقا وہی وارث وہی مولیٰ میں ان کے صدقے جاؤں اور میرا کون والی ہے
مرادوں سے تمہیں دامن بھرو گے نامرادوں کے غریبوں بے کسوں کا اور پیارے کون والی ہے
ہمیشہ تم کرم کرتے ہو بگڑے حال والوں پر بگڑ کر میری حالت نے میری بگڑی بنالی ہے
تمہارے در تمہارے آستاں سے میں کہاں جاؤں نہ مجھ سا کوئی بے کس ہے نہ تم سا کوئی والی ہے
حسنؔ کا درد دکھ موقوف فرما کر بحالی دو تمہارے ہاتھ میں دنیا کی موقوفی بحالی ہے

☆☆☆☆

عاصیوں کو دَر تمہارا مل گیا بے ٹھکانوں کو ٹھکا نہ مل گیا

فضلِ رب سے پھر کمی کس بات کی مل گیا سب کچھ جو طیبہ مل گیا
نا خدائی کے لئے آئے حضور ڈوبتو نکلو سہارا مل گیا
ان کے در نے سب سے مستغنی کیا بے طلب بے خواہش اتنا مل گیا
آنکھیں پرنم ہوگئیں سر جھک گیا جب ترا نقشِ کفِ پا مل گیا
خلد کیسا کیا چمن کس کا وطن مجھ کو صحرائے مدینہ مل گیا
ان کے طالب نے جو چاہا پالیا ان کے سائل نے جو مانگا مل گیا
تیرے در کے ٹکرے ہیں اور میں غریب مجھ کو روزی کا ٹھکانہ مل گیا
اے حسنؔ فردوس میں جائیں جناب ہم کو صحرائے مدینہ مل گیا

☆☆☆☆

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا
گنہگار پہ جب لطف آپ کا ہوگا کیا بغیر کیا بے کیا کیا ہوگا
دکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا
کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے کوئی اسیرِ غم ان کو پکارتا ہوگا
کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ نہیں تو دم میں غریبوں کا فیصلہ ہوگا
کوئی کہے گا دہائی ہے یارسول اللہ تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا
پکڑ کے ہاتھ کوئی حالِ دنیا سنائے گا تو رو کے قدموں سے کوئی لپٹ گیا ہوگا

یہ بے قرار کرے گی صدا غریبوں کی مقدس آنکھوں سے تار اشک کا بندھا ہوگا
ہزار جان فدا نرم نرم پاؤں سے پکار سن کے اسیروں کی دوڑتا ہوگا
عزیز بچے کو ماں جس طرح تلاش کرے خدا گواہ یہی حال آپ کا ہوگا
کہیں گے اور نبی اِذھبوا الیٰ غیری میرے حضور کے لب پر انا لہا ہوگا
غلام ان کی عنایت سے چین میں ہوں گے عدو حضور کا آفت میں مبتلا ہوگا
میں ان کے در کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے حسنؔ فقیر کا جنت میں بسترا ہوگا

☆☆☆☆

دردِ دل کر عطا مجھے یارب دے مرے درد کی دوا یارب
لاج رکھ لے گناہ گاروں کی نام رحمان ہے ترا یارب
عیب میرے نہ کھول محشر میں نام ستار ہے ترا یارب
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفار ہے ترا یارب
کردیا تونے قادری مجھ کو تری قدرت کے میں فدا یارب
ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ اس برے کو بھی کر بھلا یارب
میں نے بنتی ہوئی بگاڑی بات بات بگڑی ہوئی بنا یارب
اہلِ سنّت کی ہر جماعت پر ہر جگہ ہو تری عطا یارب
دشمنوں کے لیے ہدایت کی تجھ سے کرتا ہوں التجا یارب

تو حسن کو اُٹھا حسن کرکے
ہو مع الخیر خاتمہ یارب

☆☆☆☆

پُرنور ہے زمانہ صبحِ شب ولادت
پردہ اٹھا ہے کس کا صبحِ شب ولادت

جلوہ ہے حق کا جلوہ صبحِ شب ولادت
سایہ خدا کا سایہ صبح شب ولادت

فصل بہار آئی شکل نگار آئی
گلزار ہے زمانہ صبح شب ولادت

دل جگمگا رہے ہیں قسمت چمک اٹھی ہے
پھیلا نیا اُجالا صبح شب ولادت

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا
عالم نے رنگ بدلا صبح شب ولادت

روح الامیں نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اڑا پھریرا صبح شب ولادت

پڑھتے ہیں عرش والے سنتے ہیں فرش والے
سلطانِ نو کا خطبہ صبح شب ولادت

عالم کے دفتروں میں ترمیم ہو رہی ہے
بدلا ہے رنگِ دنیا صبح شب ولادت

پیارے ربیع الاوّل تیری جھلک کے صدقے
چمکا دیا نصیبہ صبح شب ولادت

عرشِ عظیم جھومے کعبہ زمین چومے
آتا ہے عرش والا صبح شب ولادت

آؤ فقیروں آؤ منہ مانگی آس پاؤ
بابِ کریم ہے وا صبح شب ولادت

مرجھائی کلیوں آؤ کملائے پھولوں آؤ
برسا کرم کا جھالا صبح شب ولادت

بانٹا ہے دو جہاں میں تو نے ضیا کا باڑہ
دے دے حسؔن کا حصہ صبح شب ولادت

☆☆☆☆

دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہے

آستانے پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو
اور اے جانِ جہاں تو بھی تماشائی ہو

اس کی قسمت پہ فدا تختِ شہی کی راحت
خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہے

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہے

آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے
کب وہ چاہیں گے مری حشر میں رسوائی ہو

یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے
ایسے یکتا کے لیے ایسی ہی یکتائی ہو

جب اٹھے دستِ اجل سے مری ہستی کا حجاب
کاش اس پردہ کے اندر تری زیبائی ہو

کبھی ایسا نہ ہوا ان کے کرم کے صدقے
ہاتھ کے پھیلنے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو

بند جب خوابِ اجل سے ہوں حسؔن کی آنکھیں
اس کی نظروں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو

☆☆☆☆

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینے پہ تسلی کو ترا ہاتھ دھرا ہو

کیوں اپنی گلی میں وہ روادارِ صدا ہو
جو بھیک لئے راہِ گدا دیکھ رہا ہو

گر وقتِ اجل سر تری چوکھٹ پہ جھکا ہو
جتنی ہو قضا ایک ہی سجدہ میں ادا ہو

فردوس کے باغوں سے ادھر مل نہیں سکتا
جو کوئی مدینہ کے بیاباں میں گما ہو

دیکھا انہیں محشر میں تو رحمت نے پکارا
آزاد ہے جو آپ کے دامن سے بندھا ہو

مٹی نہ ہو برباد پسِ مرگ الٰہی
جب خاک اڑے میری مدینہ کی ہوا ہو

منگتا تو ہے منگتا کوئی شاہوں میں دکھا دے
جس کو میرے سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو

ڈھونڈا ہی کریں صدرِ قیامت کے سپاہی
وہ کس کو ملے جو ترے دامن میں چھپا ہو

جب دینے کو بھیک آئے سرِ کوئے گدایاں
لب پر یہ دعا تھی میرے منگتا کا بھلا ہو

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت
ہے ترکِ ادب ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو

دے ڈالیے اپنے لبِ جاں بخش کا صدقہ
اے چارۂ دل دردِ حسؔن کی بھی دوا ہو

☆☆☆☆

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں بہارِ مدینہ

مبارک رہے عندلیبوں تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ

مری خاک یارب نہ برباد جائے
پسِ مرگ کردے غبارِ مدینہ

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی
شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ

جدھر دیکھیے باغِ جنت کھلا ہے
نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ

رہیں ان کے جلوے بسے ان کے جلوے
میرا دل بنے یادگارِ مدینہ

دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا
ہمیں اک نہیں ریزہ خوارِ مدینہ

مرادِ دلِ بلبلِ بے نوا دے
خدایا دکھا دے بہارِ مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیا کو
وہی ہیں حسؔن افتخارِ مدینہ

☆☆☆☆

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شے پہ لکھا ہے نام ترا ترے ذکر کی رفعت کیا کہنا

ہے سر پہ تاج نبوت کا جوڑا ہے تن پہ کرامت کا
سہرا ہے جبیں پہ شفاعت کا امت پہ ہے رحمت کیا کہنا

معراج ہوئی تا عرش گئے حق تم سے ملا تم حق سے ملے
سب راز فاوحیٰ دل پہ کھلے یہ عزت و حشمت کیا کہنا

حوروں نے کہا سبحان اللہ غلماں نے پکارا صلی اللہ
اور قدسی بولے اِلّا اللہ ہے عرش پہ دعوت کیا کہنا

قرآن کلامِ باری ہے اور تیری زباں سے جاری ہے
کیا تیری فصاحت پیاری ہے اور تیری بلاغت کیا کہنا

باتوں سے ٹپکتی لذت ہے آنکھوں سے برستی رحمت ہے
خطبے سے چمکتی ہیبت ہے اے شاہِ رسالت کیا کہنا

صدیق و عمر عثمان و علی اور ان کے سوا اصحاب نبی
قربان رہے آقا پہ سبھی کی خوب رفاقت کیا کہنا

صدیق ہیں جان صداقت کی فاروق ہیں شان عدالت کی
عثمان ہیں کان مروت کی حیدر کی ولایت کیا کہنا

دو پھول بتولی گلشن کے اک سبز ہوئے اک سرخ ہوئے
بغداد و عرب جن سے مہکے ان پھولوں کی نکہت کیا کہنا
گیسوئے کرم کھل جائیں اگر رحمت کی گھٹا برسے جم کر
پیاسے یہ کہیں خوش ہو ہو کر اے ابر رحمت کیا کہنا
شہرت ہے جمیلؔ اتنی تیری یہ سب ہے کرامت مرشد کی
کہتے ہیں تجھے مداح نبی سب اہلِ سنّت کیا کہنا

☆☆☆☆

آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ   دل کا اجالا نامِ محمد ﷺ
اللہ اکبر ربّ العلا نے   ہر شے پہ لکھا نامِ محمد ﷺ
ہیں یوں تو کثرت سے نام لیکن   سب سے ہے پیارا نام محمد ﷺ
دولت جو چاہو دونوں جہاں کی   کرلو وظیفہ نام محمد ﷺ
شیدا نہ کیوں ہو اس پر مسلماں   رب کو ہے پیارا نام محمد ﷺ
اللہ والا دم میں بنا دے   اللہ والا نامِ محمد ﷺ
صلِّ علٰی کا سہرا سجا کر   دولہا بنایا نامِ محمد ﷺ
نوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ   سب کا ہے آقا نام محمد ﷺ
سارے چمن میں لاکھوں گلوں میں   گل ہے ہزارا نامِ محمد ﷺ

پائیں مرادیں دونوں جہاں میں   جس نے پکارا نامِ محمد ﷺ
مومن کو کیوں ہو خطرہ کہیں پر   دل پر ہے کندہ نامِ محمد ﷺ
رکھو لحد میں جس دم عزیزو   مجھ کو سنانا نام محمد ﷺ
پڑھتی درودیں دوڑیں گی حوریں   لاشہ جو لے گا نامِ محمد ﷺ
روزِ قیامت میزان و پل پر   دے گا سہارا نامِ محمد ﷺ
پوچھے گا مولیٰ ہے کیا کیا   میں یہ کہوں گا نامِ محمد ﷺ
غم کی گھٹائیں چھائی ہیں سر پر   کر دے اشارا نام محمد ﷺ
رنج و الم میں ہے نام لیوا   کر دے اشارا نام محمد ﷺ
زخمی جگر پر مجروح دل پر   مرہم لگا جا نام محمد ﷺ
دل میں عداوت خر کے بھری ہے   نجدی نہ لے گا نام محمد ﷺ
اپنے رضاؔ کے قربان جاؤں   جس نے سکھایا نام محمد ﷺ
آنکھوں میں آکر دل میں سما کر   رنگت رچا جا نامِ محمد ﷺ
اپنے جمیلؔ رضوی کے دل میں   آ جا سما جا نامِ محمد ﷺ

☆☆☆☆

شہِ عرشِ اعلیٰ سلامٌ علیکم   حبیب خدایا سلامٌ علیکم
مرے ماہ طیبہ سلام علیکم   شہنشاہ بطحا سلامٌ علیکم

جو تشریف لائے وہ سلطان عالم   تو کعبہ پکارا سلامٌ علیکم
خبر جن کے آنے کی تھی مدتوں سے   ہوا جلوہ فرما سلامٌ علیکم
دو عالم کا آقا و مولیٰ بنا کر   تمہیں حق نے بھیجا سلامٌ علیکم
یہ آواز ہر سمت سے آ رہی ہے   شہ دین و دنیا سلامٌ علیکم
تمنا ہے اپنی مدینے پہنچ کر   کہوں پیش روضہ سلامٌ علیکم
دعا ہے کہ جب وقت ہو جان کنی کا   ہو لب پر وظیفہ سلامٌ علیکم
جمیلؔ اپنے آقا شفیع الامم پر   پڑھے جا ہمیشہ سلامٌ علیکم

☆☆☆☆

یا رسول اللہ آکر دیکھ لو   یا مدینے میں بلا کر دیکھ لو
سیکڑوں کے دل منور کر دیئے   اس طرف بھی آنکھ اٹھا کر دیکھ لو
کشتۂ دیدار زندہ ہو ابھی   جانِ عیسیٰ لب ہلا کر دیکھ لو
کلمہ پڑھتے جی اٹھیں مردے ابھی   جانِ عیسیٰ لب ہلا کر دیکھ لو
رنج و غم درد و الم کی میرے گرد   بھیڑ ہے سرکار آکر دیکھو لو
چھیڑ جاتے ہیں ہمیں منکر نکیر   گور میں تشریف لاکر دیکھ لو
یہ کبھی انکار کرتے ہی نہیں   بینواؤ آزما کر دیکھ لو
چاہے جو مانگو عطا فرمائیں گے   نا مرادو ہاتھ اٹھا کر دیکھ لو

سیر جنت دیکھنا چاہو اگر   روضۂ انور پہ آکر دیکھ لو
دو جہاں کی سرفرازی ہو نصیب   ان کے آگے سر جھکا کر دیکھ لو
طور پر جلوہ جو دیکھا تھا کلیم   آج یاں پردہ اٹھا کر دیکھ لو
ان کی رفعت کا پتہ ملتا نہیں   مہر و مہ چکر لگا کر دیکھ لو
اس جمیلؔ قادری کو بھی حضور   اپنے در کا سگ بنا کر دیکھ لو

☆☆☆☆

یارب مرے دل میں ہے تمنائے مدینہ   ان آنکھوں سے دکھلا مجھے صحرائے مدینہ
نکلے نہ کبھی دل سے تمنائے مدینہ   سر میں رہے یارب مرے سودائے مدینہ
ہر ذرّہ میں ہے نورِ تجلائے مدینہ   ہے مخزنِ اسرار سراپائے مدینہ
ایسا مری نظروں میں سما جائے مدینہ   جب آنکھ اٹھاؤں تو نظر آئے مدینہ
پھرتے ہیں یہاں ہند میں ہم بے سروساماں   طیبہ میں بلا لو ہمیں آقائے مدینہ
اس درجہ ہیں مشتاقِ زیارت مری آنکھیں   دل سے یہ نکلتی ہے صداہائے مدینہ
میں وجد کے عالم میں کروں چاک گریباں   آنکھوں کے مرے سامنے جب آئے مدینہ
یاد آتا ہے جب روضۂ پرنور کا گنبد   دل سے یہ نکلتی ہے صداہائے مدینہ
کیونکر نہ جھکیں خلق کے دل اس کی طرف کو   ہے عرشِ الٰہی بھی تو جویائے مدینہ
سر عرش کا خم ہے ترے روضہ کے مقابل   افلاک سے اونچے ہیں مکاں ہائے مدینہ

طیبہ کی زمیں جھاڑتے آتے ہیں ملائک   جبریل کے پر فرشِ معلائے مدینہ
قرآن قسم کھاتا نہ اس شہر کی ہرگز   گر ہوتا نہ وہ گل چمن آرائے مدینہ
سلطان دو عالم کی مرے دل میں ہے تربت   ہوتے ہیں یہ کعبہ سے سخن ہائے مدینہ
کیوں گور کا کھٹکا ہو قیامت کا ہو کیا غم   شیدائے مدینہ ہوں میں شیدائے مدینہ
کیوں طیبہ کو یثرب کہو ممنوع ہے قطعاً   موجود ہیں جب سیکڑوں اسمائے مدینہ
جاتے نہیں حج کر کے جو کعبے سے مدینہ   مردود و شیاطین ہیں اعدائے مدینہ
بلوا کے مدینہ میں جمیلؔ رضوی کو   سگ اپنا بنا لو اسے مولائے مدینہ

☆☆☆☆

کر لو مقبول یا رسول اللہ   یہ مری التجا رسول اللہ
بانیِ مجلس مبارک کو   دیجیے بہتر صِلہ رسول اللہ
جتنے سنّی شریک مجلس ہیں   سب پہ کر دو عطا رسول اللہ
ہر مصیبت میں کیجیے امداد   جب پکاریں کہ یا رسول اللہ
خلد میں اپنے ساتھ لے لینا   اپنے بندوں کو یا رسول اللہ
تیرے بندے لگائے بیٹھے ہیں   تیرا ہی آسرا رسول اللہ
پیر و مرشد مرے جناب رضا   اُن پہ سایہ ترا رسول اللہ
ان کی اولاد سب پھلے پھولے   حشر تک دائما رسول اللہ

ان کے اعدا پہ رکھ انہیں غالب   اور عزت بڑھا رسول اللہ
نیچری کاندھوی وہابی سے   سنیوں کو بچا رسول اللہ
سب مریضان اہل سنت کو   دے دو کامل شفا رسول اللہ
اہل سنت کے ناتوانوں کو   کر دو طاقت عطا رسول اللہ
اپنے بندے جمیلؔ رضوی کو   خاص بندہ بنا رسول اللہ

☆☆☆☆

محمد مصطفیٰ جب حشر میں تشریف لائیں گے
تو اپنے نام لیوؤں کو اشارے میں چھڑائیں گے
جو محشر میں پکاریں گے اغثنی یا رسول اللہ
تو ان کی دستگیری کے لیے سرکار آئیں گے
گنہگاروں کی بخشش کا رہے گا ان کے سر سہرا
شفاعت کا رسول اللہ کو دولہا بنائیں گے
گزر جائیں گے پل سے ربِّ سلّم کی صدا سن کر
وہ بیڑا پار خود اپنے غلاموں کا لگائیں گے
گنہ امت کے اڑ جائیں گے محشر میں ہوا ہو کر
نظر رحمت کی ہم پر ڈال کر جب مسکرائیں گے

اغثنی یا رسول اللہ محشر میں مدد کیجیے
ترے بے دست و پا کس طرح بارِ غم اٹھائیں گے
وہ جب آئیں گے محشر میں فترضیٰ کی سند لے کر
جو چاہیں گے وہی ہوگا جو مانگیں گے وہ پائیں گے
جو جلتے ہیں یہاں سن کر صدائے یا رسول اللہ
وہاں ان کو فرشتے نارِ دوزخ میں جلائیں گے
خدا چاہے تو پیش حق عدالت میں کھڑے ہو کر
جمیلؔ قادری نعت اپنے مولیٰ کی سنائیں گے

☆☆☆☆

نہ چھیڑو ذکرِ جنت اب مدینہ یاد آیا ہے   نبی کا سبز گنبد دل کی آنکھوں میں سمایا ہے
ملا کرتی ہیں منہ مانگی مرادیں ان کے روضہ پر   غلاموں نے ترے در سے جو مانگا ہے وہ پایا ہے
نظر آتا ہے اونچا آسمانوں سے ترا گنبد   بلند عرشِ معظم سے تری تربت کا پایا ہے
خدا کی سلطنت کے تم ہو دولہا یا رسول اللہ   تمہارے واسطے رب نے یہ سب عالم سجایا ہے
اجابت نے لیا بوسہ تمہارے پیارے ہونٹوں کا   دعا کے واسطے جس وقت تم نے لب ہلایا ہے
تمہاری ذات پر کیونکر بھروسہ ہو نہ عالم کو   گنہگاروں کو تم نے نارِ دوزخ سے بچایا ہے
کوئی پرسانِ حال اپنا نہیں ہے یا رسول اللہ   جو اپنا ہے تو تو ہے اور باقی سب پرایا ہے

ثنائے مصطفیٰ وہ بھی روایاتِ صحیحہ سے   جمیلؔ قادری کیا خوب تیرے پاس مایہ ہے

☆☆☆☆

عاشقو ورد کرو صلِّ علیٰ آج کی رات   میں پڑھوں شاہ کی کچھ مدح و ثنا آج کی رات
پھیلی عالم میں محمد کی ضیا آج کی رات   مہ و خورشید نے منھ ڈھانک لیا آج کی رات
مانگ لو مانگنا ہو جس کو دعا آج کی رات   وارد پاک اجابت کا ہوا آج کی رات
اس لیے نصب کیا سبز علم کعبہ پر   ہفت اقلیم کا مالک وہ ہوا آج کی رات
اہلِ توحید سے تکبیر کا وہ شور اُٹھا   کہ صنم خانوں میں کہرام مچا آج کی رات
سرنگوں ہو گئے بت روئے زمیں کے سارے   کعبۂ پاک بھی سجدے میں جھکا آج کی رات
آسماں ہوتا ہے قرباں یہ زمیں کے سارے   کی خدا نے تجھے دولت یہ عطا آج کی رات
جانور دیتے ہیں آپس میں مبارک بادی   اور شیاطیں میں ہے فریاد و بکا آج کی رات
آ رہے ہیں درِ اقدس پہ مرادیں لینے   ہاتھ پھیلائے ہوئے شاہ و گدا آج کی رات
اپنے محبوب کی اللہ نے امت میں کیا   سنیوں کے کرو شکر خدا آج کی رات
اے جمیلؔ رضوی وصف نبی کر اتنا   کہ رضا مند ہو احمد کی رضا آج کی رات

☆☆☆☆

جہاں بانی عطا کر دیں بھری جنت ہبہ کر دے
نبی مختارِ کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں

جہاں میں ان کی چلتی ہے وہ دَم میں کیا سے کیا کردیں
زمیں کو آسماں کردیں ثریا کو ثرا کردیں
فضا میں اُڑنے والے یوں نہ اترائیں ندا کردیں
وہ جب چاہیں جسے چاہیں اسے فرما رواں کردیں
مری مشکل کو یوں آساں میرے مشکل کشا کردیں
ہر اک موجِ بلا کو میرے مولیٰ ناخدا کردیں
منور میری آنکھوں کو میرے شمس الضحیٰ کردیں
غموں کی دھوپ میں وہ سایۂ زلف دوتا کردیں
جہاں میں عام پیغام شہِ احمد رضا کردے
پلٹ کر پیچھے دیکھیں پھر سے تجدید وفا کردیں
نبی سے جو ہو بیگانہ اسے دل سے جدا کردیں
پدر، مادر، برادر، مال وجاں ان پر فدا کردیں
کسی کو وہ ہنساتے ہیں کسی کو وہ رُلاتے ہیں
وہ یونہی آزماتے ہیں وہ اب تو فیصلہ کردیں
گلِ طیبہ میں مل جاؤں گلوں میں مل کے کھل جاؤں
حیاتِ جاودانی سے مجھے یوں آشنا کردیں

انہیں منظور ہے جب تک یہ دورِ آزمائش ہے
نہ چاہیں تو ابھی وہ ختم دور ابتلا کردیں
مجھے کیا فکر ہو اختؔر مرے یاور ہیں وہ یاور
بلاؤں کو جو میری خود گرفتارِ بلا کردیں

☆☆☆☆

مصطفائے ذات یکتا آپ ہیں   یک نے جس کو یک بنایا آپ ہیں
آپ جیسا کوئی ہوسکتا نہیں   اپنی ہر خوبی میں تنہا آپ ہیں
لامکاں تک جس کی پھیلی روشنی   وہ چراغ عالم آرا آپ ہیں
ہے نمک جس کا خمیرِ حسن میں   وہ ملیح حسن آرا آپ ہیں
آپ کی طلعت خدا کا آئینہ   جس میں چمکے حق کا جلوہ آپ ہیں
آپ کو رب نے کیا اپنا حبیب   ساری خلقت کا خلاصہ آپ ہیں
آپ کی خاطر بنائیں دوجہاں   اپنی خاطر جو بنایا آپ ہیں
آپ سے خود آپ کا سائل ہوں میں   جانِ جاں میری تمنا آپ ہیں
آپ کی طلعت کو دیکھا جان دی   قبر میں پہنچا تو دیکھا آپ ہیں
آب وگل میں نور کی پہلی کرن   جانِ آدم جانِ حوا آپ ہیں
آپ کی رویت ہے دیدارِ خدا   جلوہ گاہِ حق تعالیٰ آپ ہیں
جاں توئی جاناں قرارِ جاں توئی   جانِ جاں جانِ مسیحا آپ ہیں

بر درت آمد گدا بہر سلام   ہو بھلا اختؔر کا داتا آپ ہیں

☆☆☆☆

داغِ فرقتِ طیبہ قلب مضمحل جاتا   کاش گنبدِ خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا
میرا دم نکل جاتا ان کے آستانے پر   انکے آستانے کی خاک میں مَیں ملجاتا
میرے دل سے دھل جاتا داغِ فرقت طیبہ   طیبہ میں فنا ہوکر طیبہ میں ہی ملجاتا
موت لیکے آجاتی زندگی مدینے میں   موت سے گلے مل کر زندگی میں ملجاتا
خلدزارِ طیبہ کا اس طرح سفر ہوتا   پیچھے پیچھے سر جاتا آگے آگے دل جاتا
دل پہ جب کرن پڑتی ان کے سبز گنبد کی   اس کی سبز رنگت سے باغ بن کے کھل جاتا
فرقت مدینہ نے وہ دیئے مجھے صدمے   کوہ پر اگر پڑتے کوہ بھی تو ہل جاتا
دل مرا اچھا ہوتا ان کی رہ گزاروں میں   ان کے نقش پا سے یوں مل کے مستقل جاتا
میرے دل میں بس جاتا جلوہ زار طیبہ کا   داغِ فرقت طیبہ پھول بن کے کھل جاتا
ان کے در پہ اختؔر کی حسرتیں ہوئیں پوری   سائلِ درِ اقدس کیسے منفعل جاتا

☆☆☆☆

ہر نظر کانپ اُٹھے گی محشر کے دن خوف سے ہر کلیجہ دہل جائے گا
پر یہ نازان کے بندے کا دیکھیں گے سب تھام کر ان کا دامن مچل جائے گا
موج کترا کے ہم سے چلی جائے گی رخ مخالف ہوا کا بدل جائے گا
جب اشارہ کریں گے وہ ناخدا اپنا بیڑا بھنور سے نکل جائے گا

یوں تو جیتا ہوں حکم خدا سے مگر میرے دل کی ہے ان کو یقیناً خبر
حاصل زندگی ہوگا وہ دن میرا ان کے قدموں پہ جب دم نکل جائے گا
ربِّ سلِّم وہ فرمانے والے ملے کیوں ستاتے ہیں اے دل تجھے وسوسے
پل سے گزریں گے ہم وجد کرتے ہوئے کون کہتا ہے پاؤں پھسل جائے گا
اختؔر خستہ کیوں اتنا بے چین ہے تیرا آقا شہنشاہِ کونین ہے
لو لگا تو سہی شاہِ لولاک سے غم مسرت کے سانچے میں ڈھل جائے گا

☆☆☆☆

ترے دامن کرم میں جسے نیند آگئی ہے   جو فنا نہ ہوگی ایسی اسے زندگی ملی ہے
مجھے کیا پڑی کسی سے کروں عرض مدعا میں   مری لو تو بس انہیں کے در جود سے لگی ہے
دو جہان بھر کے داتا مجھے پھیر دیں گے خالی   مری توبہ اے خدایہ مرے نفس کی بدی ہے
میں مروں تو میرے مولیٰ یہ ملائکہ سے کہہ دیں   کوئی اس کو مت جگانا ابھی آنکھ لگ گئی ہے
میں گنہگار ہوں اور بڑے مرتبوں کی خواہش   تو مگر کریم ہے خو تری بندہ پروری ہے
تری یاد تھپکی دے کر مجھے اب شہا سلا دے   مجھے جاگتے ہوئے یوں بڑی دیر ہوگئی ہے
اے نسیم کوئے جاناں ذرا سوئے بدنصیباں   چلی آ کھلی ہے تجھ پہ جو ہماری بے کسی ہے
ترا دل شکستہ اختؔر اسی انتظار میں ہے   کہ ابھی نوید وصلت تیرے در سے آرہی ہے

☆☆☆☆

تم چلو ہم چلیں سب مدینے چلیں   جانب طیبہ سب کے سفینے چلیں
میکشو! آؤ آؤ مدینے چلیں   بادۂ خلد کے جام پینے چلیں
جی گئے وہ مدینے میں جو مرگئے   آؤ ہم بھی وہاں مر کے جینے چلیں
زندگی اب سر زندگی آگئی   آخری وقت اب ہم مدینے چلیں
طائرِ جاں مدینے کو جب اڑ گیا   زندگی سے کہا زندگی نے چلیں
بے تکلف شہ دوجہاں چل دیئے   سادگی سے کہا جب کسی نے چلیں
شوق طیبہ نے جس دم سہارا دیا   چل دیئے ہم کہاں بے کسی نے چلیں
راہ طیبہ میں جب ناتواں رہ گئے   دل کو کھینچا کہا بے کلی نے چلیں
خاک طیبہ میں اپنی جگہ ہوگئی   خوب مژدہ سنایا خوشی نے چلیں
اگلے پچھلے سبھی خلد میں چلدیئے   روز محشر کہا جب نبی نے چلیں
ان کی شان کرم کی کشش دیکھنا   کاسہ لیکر کہا خسروی نے چلیں
اخترؔ خستہ بھی خلد میں چل دیا   جب صدادی اسے مرشدی نے چلیں

☆☆☆☆

کلام از: مرید اعلیٰ حضرت محبوب ملت حضرت علامہ مفتی محبوب علی خاں علیہ الرحمہ

بس اتنی تمنا ہے سرکا رمدینے کے   آنکھوں میں بسیں میری انوار مدینے کے
فردوس کے سب غنچے کھِل کھِل کے یہ کہتے ہیں   اے کاش کہ بن جاتے ہم خار مدینے کے

زاہد کو مبارک ہوں جنت کے گل و غنچے   ہم کو تو خوش آئے ہیں یہ خار مدینے کے
وہ چہرۂ نورانی دکھلا دو خدارا اب   فرقت میں تڑپتے ہیں بیمار مدینے کے
بلوا کے مجھے در پر سگ اپنا بنا لیجیے   اتنی سی تمنا ہے سرکار مدینے کی
ہم پر بھی کرم کی ہو للہ نظر شاہا   بن جائیں ترے بندے زُوّار مدینے کے
صدیق و عمر عثماں حیدر کی رہوں ظِل میں   بغداد کا دولہا ہوں اور چار مدینے کے
مرجاؤں اگر یاں پر لیجائیں مجھے آکر   قُدّوسی چلے آئیں دو چار مدینے کے
محزوں ہے دلِ غمگیں زخمی ہے جگر میرا   مسرور کرو مجھ کو دلدار مدینے کے
ہو باغ جناں ان کی خوشبو سے تروتازہ   تربت سے تری اتریں جو ہار مدینے کے
تھوڑی سی جگہ دیجیے قدموں میں محبّؔ کو بھی   سرکار میں بلوا کے سرکار مدینے کے

☆☆☆☆

بولہوس سن سیم و زر کی بندگی اچھی نہیں
ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

سروری کیا چیز ہے ان کی گدائی کے حضور
ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

ان کی چوکھٹ چوم کر خود کہہ رہی ہے سروی
ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

سروری خود ہے بھکاری بندگانِ شاہ کی
ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

خاک طیبہ کی طلب میں خاک ہو یہ زندگی
خاک طیبہ اچھی اپنی زندگی اچھی نہیں

دشتِ طیبہ چھوڑ کر میں سیر جنت کو چلوں
رہنے دیجے شیخ جی دیوانگی اچھی نہیں

جو جنونِ خلد میں کوّوں کو دے بیٹھے دھرم
ایسے اندھے شیخ جی کی پیروی اچھی نہیں

عقل چوپایوں کو دے بیٹھے حکیم تھانوی
میں نہ کہتا تھا کہ صحبت دیو کی اچھی نہیں

یادِ جاناں میں معاذاللہ ہستی کی خبر
یادِ جاناں میں کسی سے آگہی اچھی نہیں

شام ہجرا میں ہمیں ہے جستجو اس مہر کی
چودھویں کے چاند تیری چاندنی اچھی نہیں

مفتی اعظم یکے از مردمانِ مصطفٰے
اس رضائے مصطفٰے سے دشمنی اچھی نہیں

شاخ گل پر ہی بنائیں گے عنادل آشیاں
برق سے کہدو کہ ہم سے ضد تیری اچھی نہیں

جو پیا کو بھائے اخترؔ وہ سہانا راگ ہے
جس سے ناخوش ہوں پیا وہ راگنی اچھی نہیں

☆☆☆☆

فرشتے جس کے زائر ہیں مدینے میں وہ تربت ہے
یہ وہ تربت ہے جس کو عرشِ اعظم پر فضیلت ہے

بھلا رشکِ مدینہ سے چمن کو کوئی نسبت ہے
مدینے کی فضا رشکِ بہارِ باغ جنت ہے

مدینہ گر سلامت ہے تو پھر سب کچھ سلامت ہے
خدا رکھے مدینے کو اسی کا دم غنیمت ہے

مدینہ ایسا گلشن ہے جو ہر گلشن کی زینت ہے
بہارِ باغِ جنت بھی مدینے کی بدولت ہے

گداگر ہے جو اس گھر کا وہی سلطان قسمت ہے
گدائی اس درِ والا کی رشکِ بادشاہت ہے

جو مستغنی ہوا ان سے مقدر اس کا خیبت ہے
خلیل اللہ کو ہنگامِ محشر ان کی حاجت ہے

الٰہی! وہ مدینہ کیسی بستی ہے دکھا دینا
جہاں رحمت برستی ہے جہاں رحمت ہی رحمت ہے
مدینہ چھوڑ کر جنت کی خوشبو مل نہیں سکتی
مدینے سے محبت ہے تو جنت کی ضمانت ہے
زمیں پر وہ محمد ہیں، وہ احمد آسمانوں میں
یہاں بھی ان کا چرچا ہے وہاں بھی ان کی مدحت ہے
یہاں بھی ان کی چلتی ہے وہاں بھی ان کی چلتی ہے
مدینہ راجدھانی ہے دو عالم پر حکومت ہے
غضب ہی کردیا اختؔر مدینے سے چلے آئے
یہ وہ جنت ہے جس کی عرش والوں کو بھی حسرت ہے
مدینہ چھوڑ کر اختؔر بھلا کیوں جائیں جنت کو
یہ جنت کیا ہر اک نعمت مدینے کی بدولت ہے

☆☆☆☆

فرقتِ طیبہ کی وحشت دل سے جائے خیر سے
میں مدینے کو چلوں وہ دن بھی آئے خیر سے
دل میں حسرت کوئی باقی رہ نہ جائے خیر سے
راہِ طیبہ میں مجھے یوں موت آئے خیر سے

میرے دن پھر جائیں یارب! شب وہ آئے خیر سے
دل میں جب ماہِ مدینہ گھر بنائے خیر سے
مر کے بھی دل سے نہ جائے الفتِ باغِ نبی
خلد میں بھی باغِ جاناں یاد آئے خیر سے
رنج وغم ہوں بے نشاں آئے بہارِ بے خزاں
میرے دل میں باغِ جاناں کی ہوائے خیر سے
شام تنہائی بنے رشک ہزاراں انجمن
یادِ جاناں دل میں یوں دھومیں مچائے خیر سے
فرقتِ طیبہ کے ہاتھوں جیتے جی مردہ ہوئے
موت یا رب ہم کو طیبہ میں جلائے خیر سے
ہو مجھے سیرِ گلستانِ مدینہ یوں نصیب
میں بہاروں میں چلوں خود کو گمائے خیر سے
نجدیوں کی چیرہ دستی یاالٰہی! تابکے
یہ بلائے نجدیہ طیبہ سے جائے خیر سے
جھانک لوں آنکھوں میں ان کی حسرتِ طیبہ لئے
زائرِ طیبہ ضیائے طیبہ لائے خیر سے

گوش برآواز ہوں قدسی بھی اس کے گیت پر
باغِ طیبہ میں جب اختؔر گنگنائے خیر سے

☆☆☆☆

نور نوری کا ہمیں نوری بناتا جائے گا — نوریوں کو نورِ طیبہ سے ملاتا جائے گا
ہم سجاتے جائیں ذکرِ نبی کی محفلیں — شیخِ نجدی زندگی بھر منہ کی کھاتا جائے گا
دیکھو خود کو بیچ کر اچھے میاں کے ہاتھ پر — ان کا روحانی کرم اچھا بناتا جائے گا
حشر میں میزان پر اعمال جب تلنے لگے — اک غلامِ مصطفیٰ بس مسکراتا جائے گا
عشقِ محبوبِ خدا ہے انتہائے بندگی — یہ وہ جذبہ ہے جو دوزخ سے بچاتا جائے گا
شیخ نجدی بزمِ برکاتی میں وہ آئے گا ضرور — یارسول اللہ سنے گا بلبلاتا جائے
قادریم نعرۂ یاغوث اعظم می زنم — حشر میں نظمؔی یہی نعرہ لگاتا جائے گا
قبر میں نظمؔی سے پوچھیں گے فرشتے جب سوال — وہ درودِ غوثیہ فرفر سناتا جائے گا

☆☆☆☆

قطعات

اعلیٰ حضرت کے قلم کی نوک کتنی تیز ہے — ذوالفقارِ حیدری کی جانشینی اس میں ہے
کاٹ کرتی ہے رسول اللہ کے دشمن کی یہ — بہرِ عشاقِ محمد دل نشینی اس میں ہے

☆☆☆☆

اصل ایماں عشقِ محبوبِ خدا ہے دوستو — ہیں ثبوت اس کا سراسر حضرت احمد رضا
عشقِ سرکارِ دوعالم کا یہی اعجاز ہے — خان زادہ سیدوں کا اعلیٰ حضرت بن گیا

☆☆☆☆

دشمنانِ مصطفیٰ سے برسرِ پیکار تھے — اعلیٰ حضرت ذوالفقارِ حیدری کی دھار تھے
قہرِ فاروقی تھے وہ بد دین اعدا کے لیے — اور عشقِ احمدی میں ثانیِ کرار تھے

☆☆☆☆

ارضِ جنت کون چاہے ارضِ طیبہ چھوڑ کر — ان کا روضہ دیکھ کر کعبے کا کعبہ دیکھ کر
رک گئے جبریل جب میقات سدرہ دیکھ کر — بڑھنے والے بڑھ گئے قربت کا لمحہ دیکھ کر
نجد یا پچھتائے تو ان شاء اللہ حشر میں — میرے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیکھ کر
حضرت جابر کا ایماں اور پختہ ہوگیا — سیکڑوں ہاتھوں میں برکت کا نوالہ دیکھ کر
مجھ کو جیتے جی زمیں پر لطفِ جنت مل گیا — انکی جنت دیکھ کر محرابِ سجدہ دیکھ کر
سید الشہداء لقب جن کو ملا سرکار سے — قدسیوں کو رشک آئے شانِ حمزہ دیکھ کر
نعت گوئی نظمؔی نے سیکھی حسانِ ہند سے — نعت کہتے تھے بریلی میں جو طیبہ دیکھ کر

☆☆☆☆

کعبہ کے در کے سامنے مانگی ہے یہ دعا فقط — ہاتھوں میں حشر تک رہے دامنِ مصطفیٰ فقط
اپنے کرم سے اے خدا عشقِ رسول کر عطا — آخری دم زباں پہ ہو صلی علیٰ صدا فقط

طیبہ کی سیر کو چلیں قدموں میں ان کی جان دیں　　دفن ہوں ان کے شہر میں ہے یہی التجا فقط
منکر نکیر قبر میں ہم سے سوال جب کریں　　ایسے میں وِرد ہم رکھیں آپ کے نام کا فقط
دنیا کی ساری نعمتیں میری نظر میں ہیچ ہوں　　رکھنے کو سر پہ گر ملے نعلین مصطفیٰ فقط
نزع کے وقت جب میری سانسوں میں انتشار ہو　　میری نظر کے سامنے گنبد ہو وہ ہرا فقط
صلِّ علی نبینا صلِّ علی محمدٍ　　حشر کے روز ہر زباں پر ہو یہی صدا فقط
نعت رسول پاک ہے نظمی مقصدِ حیات　　قبر میں بھی لبوں پہ ہو سرکار کی ثنا فقط

☆☆☆☆

جب بھی کوئی پوچھتا ہے اہلسنّت کی سند　　پیش کر دیتے ہیں ہم تو اعلیٰ حضرت کی سند
کیوں نہ سمجھیں ہم مسلماں خود کو عالی مرتبت　　ہم کو قرآں نے عطا کی خیرامت کی سند
نفسی نفسی حشر میں ہوگا رسولوں کا جواب　　مصطفیٰ کے ہاتھ میں ہوگی شفاعت کی سند
پل کے پل میں لامکاں کی سیر کر کے آ گئے　　سورۂ والنجم ہے آقا کی رفعت کی سند
نقش کر لو نام احمد اپنے دل پر سنیو!　　ہاں یہی نارِ دوزخ سے حفاظت کی سند
اس لیے پڑھتے ہیں ہم سنّی کھڑے ہو کر سلام　　ہے یہی سرکار طیبہ سے محبت کی سند
غوثِ اعظم مظہرِ شانِ نبی جانِ علی　　ان کو طیبہ سے ہوئی حاصل نیابت کی سند
جس کا چہرہ کھل اٹھے احمد رضا کے نام پر　　گویا اس کو مل گئی جیتے جی جنت کی سند
اس لئے نظمی پڑھا کرتا ہے نعتِ مصطفیٰ　　مثل حسّاں اس کو بھی مل جائے قربت کی سند

☆☆☆☆

اندھے شیشوں کو اجالے جو عطا کرتے ہیں　　ہم انہیں معدنِ انوار کہا کرتے ہیں
ہم وہ عاصی ہیں، عطاؤں پہ خطا کرتے ہیں　　وہ وہ حاتم ہیں، خطاؤں پہ عطا کرتے ہیں
نجدی کہتا ہے انہیں اپنا سا اک عام بشر　　ہم انہیں احمد مختار کہا کرتے ہیں
جن کا کلمہ پڑھیں توہین کریں ان کی ہی　　زندگی ایسی بھی کچھ لوگ جیا کرتے ہیں
آقا خود دیتے ہیں ہم جیسے غلاموں کو جواب　　اٹھتے بیٹھے جو درود ان پہ پڑھا کرتے ہیں
سو جا سو جا کہ جو سوتی ہے نویلی دولہن　　قبر میں مجھ کو فرشتے یہ ندا کرتے ہیں
جسم بے سایہ کا سایہ تھے جناب حسنین　　خانداں یوں ہی نواسوں سے چلا کرتے ہیں
لکھے جائے تیرے محبوب کی نعتیں یارب　　سب ہی نظمی کے لیے ایسی دعا کرتے ہیں

☆☆☆☆

بسی ہے جب سے وہ تصویر یار آنکھوں میں　　سمٹ سی آئی ہے فصل بہار آنکھوں میں
زمینِ طیبہ کی مٹی بنے مرا سرمہ　　رہے ہمیشہ نبی کا دیار آنکھوں میں
مری نگاہیں سرعرش جا کے ٹھہریں گی　　ملوں جو نعل نبی اک بار آنکھوں میں
میں بھر کے آیا ہوں آنکھوں میں گنبد خضریٰ　　رہے گا حشر تلک وہ خمار آنکھوں میں
وہ لامکاں کے مسافر بنے شب اسریٰ　　خدا کے جلوے سمائے ہزار آنکھوں میں
اے حاجیو! ذرا رکنا میں چوم لوں تم کو　　تمہارے قدموں کا مَل لوں غبار آنکھوں میں
تیرے قلم کو رضا کی رضا ملی نظمی　　تبھی زباں میں اثر ہے نکھار آنکھوں میں

☆☆☆☆

کلام از: خلیفۂ اعلیٰ حضرت عبید الرضا حضور شیر بیشہ اہلسنت علیہ الرحمہ

اللہ بھی طالب ہے ترا جن و بشر بھی　　ہے عرش ترا خلد بھی اللہ کا گھر بھی
جس وقت گواہی کی ہوئی ان کو ضرورت　　بت بول اٹھے پڑھنے لگے کلمہ شجر بھی
جس وقت ہوئی بزم جہاں میں تری آمد　　سجدے کو ترے جھک گیا اللہ کا گھر بھی
چہرہ ہے ترا آئینۂ حسنِ الٰہی　　دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی
کیا وصف ترے چہرۂ انور کا ادا ہو　　تلوے ہیں ترے غیرت خور رشک قمر بھی
حق نے تمھیں قادر کیا اور غیب کا عالم　　بندوں کی مدد کرتے ہو رکھتے ہو خبر بھی
ہے تیرا تصور تو مسلمانوں کا ایماں　　اور قلب میں نجدی کے بسا گاؤ بھی خر بھی
بجتے ہیں ترے ڈنکے فلک عرش بریں پر　　معمور ترے ذکر سے ہیں بحر بھی بر بھی
سرداروں کے سر خم ہوں درِ پاک پہ تیرے　　ساجد تری سرکار میں ہیں دل بھی جگر بھی
ذرہ ترے کوچہ کا اگر جلوہ نما ہو　　ٹل جائے گا سورج بھی مقابل سے قمر بھی
مملوک خدا کا ہے خدائی کا ہے مالک　　قبضے میں ترے ارض و سما خشک بھی تر بھی
بھر دے مری جھولی کو نواسوں کا تصدق　　سگ ہوں ترا محتاج ترا دست نگر بھی
سگ ہوں میں عبید رضوی غوث و رضا کا　　آگے سے مرے بھاگتے ہیں شیرِ ببر بھی

☆☆☆☆

نوٹ: نماز جیسی اہم عبادت اور فرض کو لاؤڈ اسپیکر کی اقتدا میں پڑھ کر برباد نہ کریں۔

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص ذری نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ بجھی نہیں
مرے حال سے وہ ہیں باخبر کوئی بات ان سے چھپی نہیں
مجھے اور نار کا خوف ہو، نہیں جی نہیں، نہیں جی نہیں
وہ نظر ہے کیسی نظر کہ جو رخ مصطفیٰ پہ جمی نہیں
وہ زبان کیسی زبان ہے کہ جو وقف ذکر نبی نہیں
وہی رمز کل، وہی راز کل، وہی سرِّ کل وہی نور کل
وہی جانِ کل وہی شانِ کل کہ حبیب ان سا کوئی نہیں
جو خدا نے رتبہ انہیں دیا کسی اور کو نہیں مل سکا
کسی اور نے یہ نہیں کہا، میرے بعد کوئی نبی نہیں
بلغ العلی بکماله کشف الدجیٰ بجماله
حسنت جمیع خصاله کوئی آیا ان سا نبی نہیں
وہی ہیں محمد مصطفیٰ جنہیں رب نے اپنے لئے چنا
وہ کمال حسن عطا کیا کہ کہیں بھی کوئی کجی نہیں
وہی تاجدارِ حرم ہوئے وہی غم گسارِ عجم ہوئے
وہی رہنمائے امم ہوئے کہ مثالِ مصطفوی نہیں

یہ رضا کی روح کا فیض ہے کہ قلم کو میری زباں ملی
سبھی کہہ رہے ہیں یہ برملا کہ ہماری پیاس بجھی نہیں

ہے غلام نظمی حضور کا ہوا کیوں اسیرِ غم و بلا
مری آنکھ آپ کو چھوڑ کر کسی اور پر تو جمی نہیں

☆☆☆☆

مسیحائی میں یکتا ہو مدارِ دوجہاں تم ہو
ہمارے درد کے درماں طبیب انس وجاں تم ہو

خطا کرنے میں مَیں اوّل عطا کرنے میں تم اعلیٰ
میں عاجز ہوں معاصی سے کہاں میں اور کہاں تم ہو

سرِ محشر شفاعت پر تمہارا ہی اجارہ ہے
حضورِ رب تعالیٰ میں شفیع مرسلاں تم ہو

کریم اتنے کرم کرنے میں کوئی بھی نہیں تم سا
رحیم ایسے سراسر رحمت ہر دوجہاں تم ہو

بھرم شمس و قمر کا ہے تمہارے نور سے قائم
ہدایت کے افق پر یاں سے واں تک ضوفشاں تم ہو

تمہاری ہی حمایت کا رسولوں نے کیا وعدہ
تمہی ہو اوّل و آخر یہاں تم ہو وہاں تم ہو

ظہورِ کبریائی کے لیے پیدا کیا رب نے
تمہی ہو سرِّ وحدت اور رمزِ کن مکاں تم ہو

ہمارے پیر نے ہم کو سکھایا ہے یہی نظمی
ہمارے باپ ماں سے بڑھ کے ہو تم جانِ جاں تم ہو

☆☆☆☆

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتی ہے نعمت نور کی
فرش سے تا عرش چلتی ہے ضیافت نور کی

حشر کے دن ہوگی جب صبح شفاعت نور کی
آنکھیں خیرہ ہوگی جب دیکھیں گی طلعت نور کی

لامکاں میں طالب و مطلوب کا کیا امتیاز
قاب قوسین اصل میں ہے شان رفعت نور کی

گنبد خضریٰ کو آنکھوں سے چھوئیں دل میں رکھیں
روح کے اندر سما جائے زیارت نور کی

وہ مقدس پاؤں جن سے موم ہو پتھر کا دل
لوحِ دل پر نقش کرلیں ہم بھی صورت نور کی

بو ہریرہ ایک پیالہ دودھ پر حیران تھے
پیٹ ستّر نے بھرا ایسی تھی برکت نور کی

خان زادہ سیدوں کا اعلیٰ حضرت بن گیا
کیوں کہ اس نے زندگی بھر کی تھی خدمت نور کی

مفتی اعظم کو حاصل ہوگیا نوری لقب
نور کی سرکار سے پالی جو بیعت نور کی

اعلیٰ حضرت نے لکھا تھا اک قصیدہ نور کا
اور نظمی لکھ رہا ہے نوری مدحت نور کی

☆☆☆☆

اُجالا جس کا ہے دوجہاں میں وہ میرے آقا کی روشنی ہے
انہیں کے قدموں کی برکتوں سے یہ زندگی آج زندگی ہے

انہیں کا چرچا ہے آسماں پر زمیں پہ بھی ذکر ہے انہیں کا
ہر ایک گل میں ہر اک کلی میں مہک انہیں کی بسی ہوئی ہے

وہی مزمل وہی مدثر وہی ہیں شاہد وہی مبشر
وہی ہیں قاسم وہی ہیں حاتم انہیں کو کثرت عطا ہوئی ہے

وہ مصطفیٰ ہیں وہ مجتبیٰ ہیں وہ ظل رب نور کبریا ہیں
حبیب وہ ہیں قریب وہ ہیں انہیں سے بزم جہاں سجی ہے

جمیل وہ ہیں شکیل وہ ہیں وکیل وہ ہیں کفیل وہ ہیں
جلیل وہ ہیں خلیل وہ ہیں ہر اک ادا ان کی نت نئی ہے

وہی ہیں رافع وہی ہیں دافع وہی ہیں نافع وہی ہیں شافع
وہی ہیں سامع وہی ہیں جامع انہیں کے حصے کی افسری ہے

مبین وہ ہیں متین وہ ہیں امین وہ ہیں مکین وہ ہیں
سراپا تفسیر نور وہ ہیں انھیں سے عالم میں روشنی ہے

وہی ہیں ماجد وہی ہیں ساجد وہی ہیں عابد وہی ہیں زاہد
جو ان کے اوصاف کا ہے منکر وہ دوزخی ہے جہنمی ہے

بلیغ وہ ہیں بلاغتوں کا ہے قافیہ تنگ ان کے آگے
فصیح وہ ہیں فصاحتوں کو انہیں کے در سے زباں ملی ہے

درود پڑھنا سلام پڑھنا ہر ایک پل ان کا نام پڑھنا
جو عرض کرنا ہو ان سے کرنا سکھایا رب نے ہمیں یہی ہے

کہاں ہے دنیا میں شہر ایسا مدینے جیسا مدینے جیسا
ہے فخر جنت زمیں کا ٹکڑا جہاں مزار نبی بنی ہے

حساب کا دن کٹھن تو ہوگا مگر ہمیں ان کا آسرا ہے
وہ آہی جائیں گے بخشوانے شفاعت ان کو عطا ہوئی ہے

وہی ہیں احمد وہی محمد وہی ہیں محمود وہ ہیں حامد
حمید وہ ہیں سعید وہ ہیں انہیں سے نظمی کی لو لگی ہے

☆☆☆☆

یہاں تم ہو وہاں تم ہو مکین لامکاں تم ہو
امیر دو جہاں تم ہو رئیس مرسلاں تم ہو

ہے سبحان الذی اسریٰ کا سر پر تاج شاہانہ
دنیٰ کی منزلوں میں عرش پر راز نہاں تم ہو

تخیل سے سوا ہے منزل اوحیٰ الیٰ عبدہ
کہ کنز راز سربستہ کے کشاف عیاں تم ہو

کہیں تو ربِّ ارنی، لن ترانی کی تجلی ہے
کہیں مازاغ کے جلوؤں میں روشن بےگماں تم ہو

الم نشرح لک صدرک کا سرِّ مضمر و باطن
کہ شان علم القرآن کا روشن بیاں تم ہو

تمہیں ہو زخم کے مرہم تمہیں ہو دافع ہر غم
سکونِ قلب مضطر راحت آزردگاں تم ہو

تمہاری شان میں ہے علمک مالم تکن تعلم
تمہیں ہو غیب داں بفضلہٖ نور الزماں تم ہو

مٹی تاریکیٔ دنیا تمہارے روئے زیبا سے
ہمارے صحن دل کی روشنی کے کہکشاں تم ہو

تمہارے رُخ کے جلوؤں سے مہ و خورشید روشن ہیں
وجود عالم امکاں کے نور کن فکاں تم ہو

سبھی خبر مقدم بنکے دنیا میں نبی آئے
مؤخر مبتدا و مدعائے ہر اذاں تم ہو

خدارا عافیت کے پھول برسا دو غلاموں پر
پریشاں حال امت کیلئے امن و اماں تم ہو

ہے گرداب بلا میں کشتیٔ امت میرے آقا
لگا دو بر سر ساحل معین امتحاں تم ہو

نظر کے سامنے دنیا و مافیہا کی ہر شی ہے
کہ علم غیب کے واللہ بحر بیکراں تم ہو

وہابی دیوبندی کے گھٹانے سے گھٹے گا کب
ورفعنا لک ذکرک میں رفعت کی زباں تم کو

امام احمد رضا کے عشق کے صدقے عقیدہ ہے
ہمارے درد کے درماں طبیب انس و جاں تم ہو

مریضان محبت کے لبوں پہ ہے یہی جاری
ہمارے درد کے درماں طبیب انس و جاں تم ہو

وہ بغداد و نجف اجمیر ہو یا پھر بریلی ہو
بہر سو جلوہ گر پیشِ نگاہ عاشقاں تم ہو

فضا کیفِ سراجی حال نظمی دم ہے توصیفی
مجلی بزم کے واللہ سراج عارفاں تم ہو

کرم ہے مرشدی مفتی اعظم کا یہ سب روشن
کتاب عشق حسان و رضا کے ترجماں تم ہو

☆☆☆☆

ہماری زندگی کے یا نبی روح رواں تم ہو
ہماری لذتِ ایماں کی دنیا میں نہاں تم ہو

تمہارے ہی پسینے کی چمن میں ساری خوشبو ہے
بہار جانفزا اور زینت باغ جناں تم ہو

تمہیں مسند نشین عرش ہو محبوب یزداں ہو
شب معراج کے دولہا شفیع عاصیاں تم ہو

مریض عشق کی جانب مسیحا اک نظر کردو
ہمارے درد کے درماں طبیب انس و جاں تم ہو

جمالِ گنبد خضریٰ کے جلووں کا بھی کیا کہنا
عیاں تم ہو، نہاں تم ہو، یہاں تم ہو، وہاں تم ہو

زمین روضۂ اطہر ہے افضل عرش اعظم سے
ہے نسبت کا یہ عالم پھر تو کیا جانیں کہاں تم ہو

تمہارے کوچے میں جبریل بھی آہستہ چلتے ہیں
کہ محبوبِ خدا عرشِ بریں کے میہماں تم ہو

تمہیں مہر رسالت باعث تخلیق کا عالم ہو
خدائی بھر کے دولہا سیدِ پیغمبراں تم ہو

جو اپنا سا بتاتے ہیں وہ بوجہلی وہابی ہیں
مگر صدیق کی آنکھوں میں بدرِ آسماں تم ہو

ہمارے غوث نے خواجہ نے اور مفتی اعظم نے
سکھایا ہے ہمیں کہ سرورِ کون و مکاں تم ہو

سلیقہ ہاشمی جو کچھ ملا ہے نعت گوئی کا
وہ سب احمد رضا کا فیض ہے کہ مدح خواں تم ہو

☆☆☆☆

وہ اٹھی دیکھ لو گردِ سواری
عیاں ہونے لگی انوار باری

نقیبوں کی صدائیں آ رہی ہیں
کسی کی جان کو تڑپا رہی ہے

مؤدب ہاتھ باندھے آگے آگے
چلے آتے ہیں کہتے آگے آگے

فدا جن کے شرف پر سب نبی ہیں
یہی ہیں وہ یہی ہیں وہ یہی ہیں

یہی والی ہیں سارے بیکسوں کے
یہی فریا درس ہیں بے بسوں کے

یہی ٹوٹے دلوں کو جوڑتے ہیں
یہی بندِ الم کو توڑتے ہیں

اسیروں کے یہی عقدہ کشا ہیں
غریبوں کے یہی حاجت رواں ہیں

انہی سے ٹھیک ہے سامان عالم
انہی پر ہے تصدق جان عالم

یہی مظلوم کی سنتے ہیں فریاد
یہی کرتے ہیں ہر ناشاد کو شاد

انہی پر دونوں عالم مر رہے ہیں
انہی پر جان صدقہ کر رہے ہیں

انہی سے کرتی ہے فریاد چڑیاں
انہی سے چاہتی ہیں داد چڑیاں

انہی کو پیڑ سجدے کر رہے ہیں
انہی کے پاؤ پر سر دھر رہے ہیں

انہی کی کرتے ہیں اشجار تعظیم
انہی کو کرتے ہیں احجار تسلیم

انہی کو کرتے ہیں سب یاد غم میں
یہی دکھ درد کھو دیتے ہیں دم میں

یہی کرتے ہیں ہر مشکل میں امداد
یہی سنتے ہیں ہر بیکس کی فریاد

انھیں پر دم خیالِ عاصیاں ہے
انھیں پر آج بارِ دوجہاں ہے

کسے قدرت نہیں معلوم ان کی
مچی ہے دوجہاں میں دھوم ان کی

یہی ہیں جو عطا فرمائیں دولت
کریں خود جو کی روٹی پر قناعت

فزوں رتبہ ہے صبح و شام ان کا
محمد مصطفےٰ ہے نام ان کا

مزین سر پہ ہے تاج شفاعت
عیاں ہے جس سے معراج شفاعت

سواری میں ہجوم عاشقاں ہے
کوئی چپ ہے کوئی محوِ فغاں ہے

کوئی دامن سے لپٹا رو رہا ہے
کوئی ہر کام محوِ التجا ہے

کوئی کہتا ہے حق کی شان ہے یہ
کوئی کہتا ہے میری جان ہے یہ

ادھر بھی اک نظر او تاج والے
کوئی کب تک دل مضطر سنبھالے

زمہجوری بر آمد جانِ عالم
تَرَحَّمْ یَانَبِیَ اللّٰہِ تَرَحَّمْ

نہ آخر رحمةً لّلعالمینی
زمحروماں چرا فارغ نشینی

بدہ دستے زپا افتادگاں را
بکن دل داریٔ دل دارگاں را

بہت نزدیک آ پہنچا وہ پیارا
فدا ہے جان و دل جن پر ہمارا

اٹھیں تعظیم کو یارانِ محفل
ہوا جلوہ نما وہ جانِ محفل

☆☆☆☆

طیبہ کو ہم بھی جائیں گے آج نہیں تو کل سہی
اپنی مرادیں پائیں گے آج نہیں تو کل سہی

خاک مدینہ جو ملے سرمہ سمجھ کے دوستو!
آنکھوں میں ہم لگائیں گے آج نہیں تو کل سہی

بگڑے ہوئے نصیب کو دم بھر میں جو سنوار دے
در پہ ان ہی کے جائیں گے آج نہیں تو کل سہی

دیدار کا جوشوق ہے دل کو امید ذوق ہے
جلوہ تو وہ دیکھائیں گے آج نہیں تو کل سہی

راہ طلب میں چل پڑے ہونٹوں پہ لیکے نام پاکِ
منزلِ عشق پائیں گے آج نہیں تو کل سہی

طوفانِ غم میں گھر کے ہم گھبرائیں کس لئے محبّ
یہ دن گذر ہی جائیں گے آج نہیں تو کل سہی

☆☆☆☆

باغِ جنت کے ہیں بہر مدح خوانِ اہلبیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلبیت

کس زباں سے ہو بیانِ عزوشانِ اہلبیت
مدح گوئے مصطفٰے ہے مدح خوانِ اہلبیت

مصطفٰے عزت بڑھانے کے لیے تعظیم دیں
ہے بلند اقبال تیرا دودمانِ اہلبیت

ان کے گھر میں بے اجازت جبرئیل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدروشانِ اہلبیت

خاک پر عباس وعثمان علمبردار ہیں
بے کسی اب کون اٹھائے گا نشانِ اہلبیت

فاطمہ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے
حشر کا ہنگامہ برپا ہے میانِ اہلبیت

باغ جنت چھوڑ کر آئے ہیں محبوب خدا
اے زہے قسمت تمہارے کشتگانِ اہلبیت

کوئی کیوں پوچھے کسی کو کیا غرض اے بے کسی
آج کیسا ہے مریض نیم جانِ اہلبیت

گھر لٹانا جان دینا کوئی ان سے سیکھ جائے
جانِ عالم ہو فدا اے خاندانِ اہلبیت

سر شہیدانِ محبت کے ہیں نیزوں پر بلند
اور اونچی کی خدا نے قدروشانِ اہلبیت

اپنا سودا بیچ کر بازار سونا کر گئے
کون سی بستی بسائی تاجرانِ اہلبیت

بے ادب گستاخ فرقہ کو سنادے اے حسنؔ
یوں بیاں کرتے ہیں سنّی داستانِ اہلبیت

☆☆☆☆

منقبت درشان امیر المومنین خلیفۂ اوّل سرکار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا
ہے یارِ غار محبوب خدا صدیق اکبر کا

الٰہی رحم فرما خادم صدیق اکبر ہوں
تیری رحمت کے صدقے واسطہ صدیق اکبر کا

رسل اور انبیا کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبر کا

گدا صدیق اکبر کا خدا سے فضل پاتا ہے
خدا کے فضل سے میں ہوں گدا صدیق اکبر کا

نبی کا اور خدا کا مدح گو صدیق اکبر ہے
نبی صدیق اکبر کا خدا صدیق اکبر کا

ہوئے فاروق وعثمان وعلی جب داخل بیعت
بنا فخر سلاسل سلسلہ صدیق اکبر کا

مقام خواب راحت چین سے آرام کرنے کو
بنا پہلوئے محبوب خدا صدیق اکبر کا

علی ہیں اس کے دشمن اور وہ دشمن علی کا ہے
جو دشمن عقل کا دشمن ہوا صدیق اکبر کا

لٹایا راہِ حق میں گھر کئی بار اس محبت سے
کہ لٹ لٹ کر حسنؔ گھر بن گیا صدیق اکبر کا

☆☆☆☆

شہید عشق روئے مصطفٰے صدیق اکبر ہیں
اسیر کامل بدر الدجیٰ صدیق اکبر ہیں

شب اسریٰ کے دیدو ہم کلامی کے تفقہ میں
مصدق منزل قرب دنیٰ صدیق اکبر ہیں

نبی نے اس طرح بخشا تھا جام کیف الا اللہ
کہ مخمورِ رہِ عشق ہدیٰ صدیق اکبر ہیں

بلاشک ہیں نبی کی سلطنت کے یہ وزیر اعظم
کہ یار غار محبوب خدا صدیق اکبر ہیں

امیر المومنین واشرفِ اصحابِ پیغمبر
مہ چرخِ صفا وارتقا صدیق اکبر ہیں

گوارا جان دینا کرلیا حرکت نہ کی لیکن
وہ یارِ غار محبوب خدا صدیق اکبر ہیں

ملی قربت جنہیں آرامگاہِ ساقیٔ کوثر
وہ سردار وزیر دوسرا صدیق اکبر ہیں

سراجی کارواں سے بس یہی آواز آتی ہے
ہمارے دردِ دل کا آسرا صدیق اکبر ہیں

انہیں کے طرزِ عنواں پر محبت ناز کرتی ہے
کہ روشن بادشاہِ اولیا صدیق اکبر ہیں

☆☆☆☆

منقبت درشان امیر المومنین خلیفۂ دوم سرکار سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

نہیں خوش بخت محتاجان عالم میں کوئی ہم سا
ملا تقدیر سے حاجت روا فاروق اعظم سا

ترا رشتہ بنا شیرازۂ جمیعتِ خاطر
پڑھا تھا دفترِ دین کتاب اللہ بر ہم سا

مراد آئی مرادیں ملنے کی پیاری گھڑی آئی
ملا حاجت روا ہم کو درِ سلطان عالم سا

ترے جودوکرم کا کوئی اندازہ کرے کیونکر
ترا اک اک گدا فیض وسخاوت میں ہے حاتم سا

تمہارے در سے جھولی بھر مرادیں لیکر اٹھیں گے
نہ کوئی بادشاہ تم سا نہ کوئی بے نوا ہم سا

فدا اے اُم کلثوم ہم تری تقدیر یاور کے
علی بابا ہوا دولہا ہوا فاروق اکرم سا

غضب میں دشمنوں کی جان ہے تیغ سرافگن سے
خروج ورفض کے گھر میں نہ کیوں برپا ہو ماتم سا

شیاطیں مضمحل ہیں تیرے نام پاک کے ڈر سے
نکل جائے نہ کیوں رفاض بداطوار کا دم سا

منائیں عید جو ذی الحجہ میں تیری شہادت کی
الٰہی روز ماہ وسن انہیں گزرے محرم سا

حسنؔ درعالم پستی سر رفعت اگر داری
بیا فرقِ ارادت بر درِ فاروق اعظم سا

☆☆☆☆

منقبت درِشان امیر المومنین خلیفۂ سوم سرکار سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

اللہ سے کیا پیار ہے عثمان غنی کا
محبوبِ خدا یار ہے عثمان غنی کا

رنگین وہ رخسار ہے عثمان غنی کا
بلبل گل گلزار ہے عثمان غنی کا

گرمی پہ یہ بازار ہے عثمان غنی کا
اللہ خریدار ہے عثمان غنی کا

سرکار عطا پاش ہے عثمان غنی کا
دربار وہ دُر بار ہے عثمان غنی کا

جس آئینہ میں نور الٰہی نظر آئے
وہ آئینہ رخسار ہے عثمان غنی کا

سرکار سے پائیں گے مرادوں پہ مرادیں
دربار یہ دُربار ہے عثمان غنی کا

بیمار ہے جس کو نہیں آزاد محبت
اچھا ہے جو بیمار ہے عثمان غنی کا

اللہ غنی حد نہیں انعام وعطا کی
وہ فیض پہ دربار ہے عثمان غنی کا

رک جائیں مرے کام حسنؔ ہو نہیں سکتا
فیضان مددگار ہے عثمان غنی کا

☆☆☆☆

رفیقِ رحمۃُ الّلعٰلمِیں عثماں غنی تم ہو
بِفَضْلِ اللہ امیر المومنیں عثماں غنی تم ہو

ابوبکر وعمر کے بعد دنیائے امامت میں
خلافت کے ولی مسند نشیں عثماں غنی تم ہو

ملے دو نور، نورِ حق سے ذوالنورین کر ڈالا
رفیق جانِ جاں خلد بریں عثماں غنی تم ہو

علی نے بعد دو خطبہ دیا جن کی خلافت کا
وہ ذوالنورینِ ختم المرسلیں عثماں غنی تم ہو

ملک کو شرم آتی ہے حیائے بے مثالی پر
انیسِ جمعِ قرآنِ مبیں عثماں غنی تم ہو

بہایا جس نے دریائے سخاوت دین کی خاطر   وہ روحِ بحرِ عرفان ویقیں عثماں غنی تم ہو
صدا روشن یہ آتی ہے احد کی پاک چوٹی سے   شہیدِ رازِ عشق شاہ دیں عثماں غنی تم ہو

☆☆☆☆

منقبت درشان خلیفۂ چہارم مولائے کائنات سرکار سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم

دور ہو رنج وبلا مولیٰ علی مشکل کشا   مردِ حق خیبر کشا مولیٰ علی مشکل کشا
پھر زمانے کو دکھادو شیرِ حق کی تابشیں   بہرِ محبوب خدا مولیٰ علی مشکل کشا
ظالموں کے ظلم کا پھر زور ہے اسلام پر   المدد شیرِ خدا مولیٰ علی مشکل کشا
تم ہو باب علم شہر رحمۃ اللعالمین   رازدارِ مصطفیٰ مولیٰ علی مشکل کشا
واسطہ حسنین کا خاتونِ جنت کا تمہیں   ہو عدو میں زلزلہ مولیٰ علی مشکل کشا
گھر رہے ہیں اب مسلماں نرغۂ اغیار میں   اٹھئے سن کر مدعا مولیٰ علی مشکل کشا
کیا چھلک اُٹھا ہے جامِ بادۂ عشق نبی   ہے سراجی فیض کیا مولیٰ علی مشکل کشا
تارۂ اقبال سب کا حشر تک روشن رہے   ہو ہاشمی طوطی نوا مولیٰ علی مشکل کشا

☆☆☆☆

منقبت درِشان سید الشہداء سرکار سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

اُحد کو جنت بنا رہے ہیں شہیدِ اعظم امیر حمزہ
ریاضِ رحمت دکھا رہے ہیں شہیدِ اعظم امیر حمزہ

نبی رحمت شفیعِ امت پہ جان قربان کرکے اپنی
نبی کو شاہد بنا رہے ہیں شہیدِ اعظم امیر حمزہ
تمہاری عظمت کا پوچھنا کیا کہ خاک پاک احد تمہیں کو
لہو سے رنگیں بنا رہے ہیں شہیدِ اعظم امیر حمزہ
ادھر ہیں شاہِ نبی اعظم ادھر ہیں جبریل روح اعظم
وہ خونی منظر دکھا رہے ہیں شہیدِ اعظم امیر حمزہ
شہید لاکھوں ہوئے ہیں لیکن بھری ہے دردوں سے تیری دنیا
نبی بھی آنسو بہا رہے ہیں شہیدِ اعظم امیر حمزہ
تمہاری تربت پہ جان قرباں عجب ہے بے چارگی کا منظر
سعودی تم کو ستا رہے ہیں شہیدِ اعظم امیر حمزہ
مکین خلد بریں تمہاری ہے اونچی شہدا میں شان عالی
نبی ہمیں یہ سنا رہے ہیں شہیدِ اعظم امیر حمزہ
وہابی نجدی سعودیوں پر خدا کی ہوں لعنتیں مسلسل
جو عظمتوں کو گھٹا رہے ہیں شہیدِ اعظم امیر حمزہ
نبی کی عظمت تمہارے دل میں تمہاری الفت نبی کے دل میں
یہ طرز وعنواں بتا رہے ہیں شہیدِ اعظم امیر حمزہ

امام احمد رضا نے ہم کو عطا کیا ہے جو طرزِ الفت
وہ آنکھیں اپنی بچھا رہے ہیں شہیدِ اعظم امیر حمزہ
کرم نوازی ہو ہاشمی پر دگر رفیقانِ حاضریں پر
کلام روشن سنا رہے ہیں شہیدِ اعظم امیر حمزہ

☆☆☆☆

لطفِ ریاضِ جنت حضرت امیر حمزہ   خلدِ بریں کی زینت حضرت امیر حمزہ
جبلِ احد کے ذرے آنسو بہا بہا کر   کرتے ہیں مل کے مدحت حضرت امیر حمزہ
عم نبی اعظم شیدائے عشقِ سرور   بدرِ سمائے عزت حضرت امیر حمزہ
وہ سیدِ شہیداں صدرِ سریرِ عرفاں   ہیں جلوہ گاہِ رحمت حضرت امیر حمزہ
نورِ خدا کی عظمت کا ہاتھ میں تھا پرچم   جب پائی تھی شہادت حضرت امیر حمزہ
وادی سنا رہی ہے کوہِ احد کی ان کو   ہے کیسی شان عظمت حضرت امیر حمزہ
برجستگی تمہاری روشن رہے سلامت   اور ہاشمی کی مدحت حضرت امیر حمزہ

☆☆☆☆

منقبت درشان امام عالیمقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

حسین کے نام پاک پر آج نوری میلہ جو سج رہا ہے
یہ نور احمد کا ہے تصدق ہر ایک نوری بنا ہوا ہے

ہے نور ہی نور خاندان نبی کا ہر ایک بچہ بچہ
طہارتِ اہلبیت کی تو قرآن تصدیق کر رہا ہے
تحفظِ دیں کا پاس ان کو شہید ہونے کی آس ان کو
حسین والے یہ جانتے ہیں خدا کا وعدہ بہت بڑا ہے
نبی کا یہ لاڈلا نواسا کھڑا ہے میداں میں بھوکھا پیاسا
وہ جس کا کوثر پہ ہے اجارہ اسی کا سوکھا ہوا گلا ہے
بھتیجے بیٹے ہیں گرتے جاتے جگر کے ٹکڑے ہیں کٹتے جاتے
حسین آگے ہیں بڑھتے جاتے رواں جناں کو یہ قافلہ ہے
یزیدیوں کے پرے ہٹائے فرات پر وہ امام آئے
مگر یہ پانی پئیں تو کیسے خیال زینب کا آگیا ہے
ہماری ساری نمازیں قرباں اس ایک سجدے کی عظمتوں پر
وہ سجدہ جو فاطمہ کے بیٹے نے کربلا میں ادا کیا ہے
خدا کے رستے میں گھر لٹانا ہمیشہ حق کا ہی ساتھ دینا
یہ وہ سبق ہے حسین نے جو گلا کٹا کے ہمیں دیا ہے
حسین کا نام اور ماتم نہیں یہ اہل سنن کا شیوہ
شہید مرتے نہیں ہیں نظمی قرآن اعلان کر رہا ہے

☆☆☆☆

منقبت درِشان عاشق رسول خیرالتابعین سرکار سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ

جنونِ عشق نبی کی راہیں ہمیں بتادو اویس قرنی
مئے محبت کا جام بھر کر ہمیں پلادو اویس قرنی

ریاضِ جنت کی روشنی میں بہار جنت جو جھومتی وہ
نماز عشق نبی میں پڑھنا ہمیں سکھا دو اویس قرنی

جو بہرِ امت دعائیں کی تو خدا کی رحمت بھی جھوم اٹھی
وہی خدارا برائے بخشش ہمیں دعا دو اویس قرنی

وہ کیا عجب تھا احد کا منظر کہ سارے دندان توڑ ڈالے
فنائے عشقِ نبی کا رستہ ہمیں دکھا دو اویس قرنی

پڑا تھا سب کی نظر میں پردہ مگر تھا محبوبیت کا جلوہ
تھیں باتیں راز و نیاز کی جو ہمیں سنا دو اویس قرنی

فدا تھے تیری عبادتوں پر جناب فاروق اور حیدر
سعادتِ بندگی کی لذت ہمیں چکھا دو اویس قرنی

نبی نے خود تابعی میں رتبہ بنا دیا ہے تمہارا اونچا
ہماری تقدیر خفتہ بہر خدا جگا دو اویس قرنی

فرشتے ستر ہزار لیکر بسوئے جنت چلیں گے تم کو
وہ شان عالی خسروانہ ہمیں دکھا دو اویس قرنی

مقام محبوبیت پہ فائز جنید و بہلول ، غوث تم ہو
ان ہی غذائے ولا کا ٹکرا ہمیں کھلا دو اویس قرنی

امام احمد رضا و مفتی اعظم ہند کے وسیلے
دعائے روشن یہ ہاشمی ہے ہمیں سجا دو اویس قرنی

☆☆☆☆

ہیں عاشقِ پیمبر حضرت اویس قرنی — چرخ ولا کے اختر حضرت اویس قرنی
ہے تابعی میں رتبہ سب سے بڑا تمہارا — تم ہو نبی کے دلبر حضرت اویس قرنی
عشق نبی میں سارے دندان توڑ ڈالے تھا — تھا کیا اُحد کا منظر حضرت اویس قرنی
ساقی نے جام عرفاں کیسا عطا کیا تھا — وجد آفریں ہے ساغر حضرت اویس قرنی
دشتِ قرن سے اب تک آواز آ رہی ہے — صدق وصفا کے پیکر حضرت اویس قرنی
عاشق جہاں میں لاکھوں آئے گئے ہیں لیکن — ترا جدا ہے محور حضرت اویس قرنی
غوث الوریٰ، جنید و بہلول اور تیرا — رتبہ ولی میں بہتر حضرت اویس قرنی
لے کر نبی کا تحفہ پہنچے عمر علی جب — دونوں ہوئے تھے ششدر حضرت اویس قرنی
تیری عبادتوں کی پر کیف لذتوں پر — قرباں ہے ہر مقدر حضرت اویس قرنی
غوث الوریٰ کے صدقے بگڑی میری بنادو — بخشا دو روزِ محشر حضرت اویس قرنی
دربارِ مصطفیٰ کا روشن بھی اک گدا ہے — دل کر دو تم منور حضرت اویس قرنی

☆☆☆☆

منقبت درِشان امام الصّادقین سیدنا امام جعفر بن صادق رضی اللہ عنہ

مٹا دو درد وغم رنج والم اے جعفر صادق — خدا کے واسطے کر دو کرم اے جعفر صادق
میرا دل بھی منور کر دو عرفاں کے اجالے سے — ضیائے روئے مصباح الظلم اے جعفر صادق
بھنور میں ہے مری کشتی تمہاری اب دہائی ہے — کہ ساحل پر مرا کر دو قدم اے جعفر صادق
تمہیں سالارِ اعظم اہلبیت تابعی میں ہو — سیادت کا لہرتا ہے الم اے جعفر صادق
سراجی قادری محفل میں سب مل جل کے کہتے ہیں — رہے جاری سدا فیض کرم اے جعفر صادق
عطا ہو اپنے شہزادے محی الدین کا صدقہ — نظر میں جن کے ہے لوح وقلم اے جعفر صادق
طفیلِ غوث اعظم محی دیں محبوب سبحانی — محبت کا عطا ہو جامِ جم اے جعفر صادق
یہ ستر ہویں مرے غوث الوریٰ کی فیض آور ہے — نہیں ہے فیض کچھ بھی یم سے کم اے جعفر صادق
کرم ہے مرشدی مفتی اعظم کا یہ سب روشن — سراجی بزم ہے رشک رم اے جعفر صادق

☆☆☆☆

شہزادۂ پیمبر سید امام جعفر — لطف وکرم ہو ہم پر سید امام جعفر
دین مبیں کے رہبر سید امام جعفر — نور نگاہ حیدر سید امام جعفر
وہ ہے وہابی نجدی تیری ولا کا منکر — طیبہ سے کر دے باہر سید امام جعفر
حسنین کے ہو تارے زہرہ کے ہو دلارے — مہرِ حبیب داور سید امام جعفر
سرخیلِ اولیا ہو محبوب انبیاء ہو — مختارِ کل کے مظہر سید امام جعفر

تم آبروئے اہلِ بیت نبی ہو شاہا — چرخِ ولا کے نیر سید امام جعفر
نانا کا واسطہ ہے بے خود ہمیں بنادو — الفت کا جام دے کر سید امام جعفر
ٹل جائے سب مصیبت مل جائے ہم کو منزل — ان کا ہو نقشہ دل پر سید امام جعفر
اقبال مندی ہے کہ حضرت سراجِ ملت — ہیں صدرِ بزم انور سید امام جعفر
محفوظ ہے بلا سے ہوتی ہے جس مکاں میں — تیری نیازِ اطہر سید امام جعفر
احمد رضا کے صدقے بگڑی مری بنادو — بخشا دو روزِ محشر سید امام جعفر
اے منبع سخاوت روشن پہ ہو عنایت — تاباں رہے مقدر سید امام جعفر

☆☆☆☆

منقبت درشان امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

از: امیر المومنین فی الحدیث، سیدنا امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ

ہے ستھرا کیا خصال بو حنیفہ — ہے اونچا کیا مآل بو حنیفہ
لَقَدْ زَانَ الْبِلَادَ وَمَنْ عَلَیْهَا — اِمَامُ الْمُسْلِمِیْنَ بُوْ حَنِیْفَه
مزین شہر ہے اور شہر والے — بفقہ قیل و قال بوحنیفہ
بِاَحْکَامٍ وَّ آثَارٍ وَّفِقْهٍ — کَآیَاتِ الزبورِ عَلٰی صَحِیْفَه
ہے قرآن وحدیثوں کی تجلی — ترا فِقہِ مَقالِ بو حنیفہ
فَمَا فِی الْمَشْرِقِیْنِ لَه' نَظِیْراً — وَلَا فِی الْمَغْرِبَیْنَ وَلَا بِکُوْفَه

نہیں ہے مشرق ومغرب میں کوئی نہ کوفہ میں مثال بوحنیفہ
وَصَانَ لِسَانَه عَن کلّ اِفکٍ وَمَا زالت جوارِحُه عَفِیفَه
زبان پاکیزہ تن ستھرا مزکیٰ تھا آئینہ جمال بو حنیفہ
یَبِیتُ مُشَمِّرًا سَهرًا الَّیَالِی وَصَامَ نَهَارَه لِلّٰهِ خیفه
تیری مشہور ہے شب زندہ داری ہے دن صومِ وصال بوحنیفہ
رَأَیتُ العَائِبِینَ لَه سَفَاهاً خِلَافَ الْحَقِّ مع حُجَجٍ ضَعِیفَه
ہیں ناداں، نکتہ چین ومنکر حق عدوئے در خیال بوحنیفہ
وَکَیفَ یُحِلُّ اَن یُوذیٰ فَقِیه لَه فِی الْاَرْضِ آثَارِ شریفه
ہیں مجرم موذی دنیامیں ہرایک سو چمکتے ہیں خصال بوحنیفہ
وقد قَالَ اِبنُ اِدْرِیسٍ مَقَالاً صَحِیحَ النَّقْلِ فِی حکمٍ لَطِیْفَه
بقول شافعی ہے یہ روایت باوصاف بحال بو حنیفہ
بِاَنَّ النَّاسَ فِی فِقهٍ عِیَالٌ عَلیٰ فِقْهِ الامامِ اَبِی حَنیفه
ائمہ فقہ دین مصطفیٰ کے سبھی ہیں وہ عیال بو حنیفہ
فَلَعْنَةُ رَبِّنَا اَعدَادَ رَمْلٍ عَلیٰ مَن رَدّ قَوْلَ اَبِی حَنیفه
باعداد رَمل لعنت ہو رب کی براعدائے کمالِ بو حنیفہ
وہ زندہ دار روشن مجتہد ہیں ہے پاکیزہ شمال بو حنیفہ

☆☆☆☆

رہے گا حشر تک چرچا امام بوحنیفہ کا ہے روشن چرخ پر تارا امام بوحنیفہ کا
ائمہ میں امام اعظم کا رتبہ سب سے افضل ہے ہوا کوئی نہ ہم پایا امام بوحنیفہ کا
اگر برجِ ثریا پر بھی ہوتا علم لے آتے نشاں اصحاب نے پایا امام بوحنیفہ کا
سراپا علم کا دریا یا بحرِ علم دیں کہیے تھا کنز علم حق تمغہ امام بوحنیفہ کا
عشا کے ہی وضو سے فجر چالیس سال ادا کی تھی بڑا مشہور ہے تقویٰ امام بوحنیفہ کا
وَرایَ فِي المَنَامِ رَبَّهٗ مِائَةُ مَرَاةٍ سے ہے ثابت دیکھنا جلوہ امام بوحنیفہ کا
خدا کو خواب میں سو بار دیکھا اپنی آنکھوں سے کہ دل جلوؤں سے تھا کعبہ امام بوحنیفہ کا
سراج کل ائمہ وہ سراج ملت ودیں یہ پڑھا کرتے ہیں یہ خطبہ امام بوحنیفہ کا
امام احمد رضا نے اس گلستاں کو سجایا تھا وراثت میں تھا جو حصہ امام بوحنیفہ کا
قدِ مفتیٔ اعظم دیکھ کر یہ لوگ کہتے تھے سراپا نور ہے پتلا امام بوحنیفہ کا
یہ فرقہ دیو کے بندوں کا حنفی ہو نہیں سکتا ملا اس کو نہیں رستہ امام بوحنیفہ کا
ہر اک جملے ترے روشن چمکتے ہیں دمکتے ہیں عطا کردہ ہے یہ لہجہ امام بوحنیفہ کا

☆☆☆☆

مناقب درشانِ غوثِ صمدانی قطبِ ربانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا
قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے پیارا اللہ تیرا چاہنے والا تیرا
مصطفیٰ کے تنِ بے سائے کا سایہ دیکھا جس نے دیکھا میری جاں جلوۂ زیبا تیرا
تجھ سے دردر سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا
اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے حشر تک میرے گلے میں رہے پٹہ تیرا
میری قسمت کی قسم کھائیں سگانِ بغداد ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرہ تیرا
بد سہی چور سہی مجرم وناکارہ سہی ہے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریمہ تیرا
ہیں رضا یوں نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو سید جید ہر دہر ہے مولیٰ تیرا
فخر آقا میں رضا اور بھی اک نظم رفیع چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرہ تیرا

☆☆☆☆

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یاغوث مگر تیرا کرم کامل ہے یاغوث
دوہائی یا محی الدیں دوہائی بلا اسلام پر نازل ہے یاغوث
عزوماً قاتلا عند القتال مدد کو آ دمِ بسمل ہے یاغوث
خدا را ناخدا آ دے سہارا ہوا بگڑی بھنور حائل ہے یاغوث
جلادے دیں جلادے کفر و الحاد کہ تو محی ہے تو قاتل ہے یاغوث
غیورا اپنی غیرت کا تصدق وہی کر جو ترے قابل ہے یاغوث

خدارا مرہم خاک قدم دے جگر زخمی ہے دل گھائل ہے یاغوث
نہ دیکھوں شکلِ مشکل ترے آگے کوئی مشکل سی یہ مشکل ہے یاغوث
تو قوت دے میں تنہا کام بسیار بدن کمزور دل کاہل ہے یاغوث
عدو بد دین مذہب والے حاسد تو ہی تنہا کا زور دل ہے یاغوث
حسد سے ان کے سینے پاک کردے کہ بدتر دق سے بھی یہ سل ہے یاغوث
دیا مجھ کو انہیں محروم چھوڑا مرا کیا جرم حق فاصل ہے یاغوث
خدا سے لیں لڑائی وہ ہے معطی نبی قاسم ہیں تو موصل ہے یاغوث
عطائیں مقتدر غفار کی ہیں عبث بندوں کے دل میں غل ہے یاغوث
ترے بابا کا پھر تیرا کرم ہے یہ منہ ور نہ کسی قابل ہے یاغوث
بھرن والے ترا جھالا تو جھالا تیرا چھینٹا میرا غاسل ہے یاغوث
ستم کوری وہابی رافضی کی کہ ہندو تک ترا قائل ہے یاغوث
وہ کیا جانے گا فضلِ مرتضیٰ کو جو تیرے فضل کا جاہل ہے یاغوث
رضا کا خاتمہ بالخیر ہوگا تیری رحمت اگر شامل ہے یاغوث
رضا کے سامنے کی تاب کس میں فلک وار اس پہ تیرا ظل ہے یاغوث
ہوئے کتنے قطب ابدال تیرے یہ سراج بس تیرا سائل ہے یاغوث

☆☆☆☆

منقبتِ غوثِ اعظم از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا

تورے دیکھن کو ترسے جیرا یا عبد القادر جیلانی
کاہو بدمو ہے سُپنے میں درس دکھا یا عبدالقادر جیلانی
ہے او گھٹ گھاٹ موری نیا یا عبد القادر جیلانی
کرپا سے اپنی پار لگا یا عبد القادر جیلانی
اے مظہرِ کل فانی فی اللہ اے فیض اتم باقی باللہ
یہ شان تری اللہ یا عبدالقادر جیلانی
وہ مَد بھری صورت رس بھری اکھیاں از بہر نبی اے حق کے ولی
کبھو سُپنے میں موہے درس دکھا یا عبدالقادر جیلانی
صورت علوی سیرت نبوی اللہ جمیلٌ کے مظہر
ہے لیس کمثلہٖ چہرا ترا یا عبدالقادر جیلانی
تن من سب وارت ہوں اب سارو سہاگ اتارت ہوں
شیئاً للہ کی جھومالا یا عبدالقادر جیلانی
درشن کو تورے نیناں ترست ہیں لاج کی ماری کاسے کہوں
میں برہا کی ماری یہ پیتا یا عبدالقادر جیلانی
اے لیس کمثلہ کے مظہر شان رسل کے ہو نورِ نظر
اے نُورِ اَنَا مِنْ نُورِ اللّٰہ یا عبدالقادر جیلانی

رس کھاوت ہوں من ہی من میں کیا مکھ لے جاؤں سکھین میں
پت راکھ لے موری مہاراجہ یا عبدالقادر جیلانی
نیناں ترست ہیں درشن کو مورے دکھ کی کتھا پتیم سن لو
اب دور کرو مورے پیتا یا عبدالقادر جیلانی
تم مظہرِ شاہ رسالت ہو تم معدنِ جود و سخاوت ہو
کیوں کر نہ کہوں شیئاً للہ یا عبدالقادر جیلانی
چھائے گم کے کارے بدرا اور برست ہے دکھ کی برکھا
بھیج نہ جائے موری چُنَر یا یا عبدالقادر جیلانی
تورے چرنن سیس نواوت ہوں اور نینن نیر بہاوت ہوں
سُن ارج رجاؔ کی اَن داتا یا عبدالقادر جیلانی

☆☆☆☆

ترا جلوہ نور خدا غوث اعظم — ترا چہرہ ایماں فزا غوث اعظم
مجھے بے گماں دے گما غوث اعظم — نہ پاؤں میں اپنا پتہ غوث اعظم
خودی کو مٹا دے خدا سے ملا دے — دے ایسی فنا و بقا غوث اعظم
نہ تو خود خدا ہے نہ حق سے جدا ہے — خدا کی ہے تو شان یا غوث اعظم
تو باغ علی کا ہے وہ پھول جس سے — دماغ جہاں بس گیا غوث اعظم
تیرا مرتبہ کیوں نہ اعلیٰ ہو مولیٰ — ہے محبوب رب العلا غوث اعظم

تیرا رتبہ اللہ اکبر سروں پر — قدم اولیاء نے لیا غوث اعظم
ترے صدقے جاؤں میری لاج رکھ لے — ترے ہاتھ ہے لاج یا غوث اعظم
پریشان کر دے پریشانیوں کو — پریشان دل ہے میرا غوث اعظم
میری کشتی چکرا رہی ہے بھنور میں — میرے ناخدا ناخدا غوث اعظم
ہماری خطا کو تمہاری عطا سے — بھلا کوئی نسبت بھی یا غوث اعظم
جھلک روئے انور کی اپنی دکھا دے — تو نوریؔ کو نوری بنا غوث اعظم

☆☆☆☆

کھلا میرے دل کی کلی غوث اعظم — مٹا قلب کی بے کلی غوث اعظم
مرے چاند میں صدقے آجا ادھر بھی — چمک اٹھے دل کی گلی غوث اعظم
تیرے رب نے مالک کیا تیرے جد کو — تیرے گھر سے دنیا پلی غوث اعظم
وہ ہے کون ایسا نہیں جس نے پایا — تیرے در پہ دنیا ڈھلی غوث اعظم
کہا جس نے یا غوث اغثنی تو دم میں — ہر آئی مصیبت ٹلی غوث اعظم
نہیں کوئی بھی ایسا فریادی آقا — خبر جس کی تم نے نہ لی غوث اعظم
مری روزی مجھ کو عطا کر دے آقا — ترے در سے دنیا نے لی غوث اعظم
نہ مانگوں میں تم سے تو پھر کس سے مانگوں — کہیں اور بھی ہے چلی غوث اعظم
قدم گردنِ اولیا پر ہے تیرا — ہے تو رب کا ایسا ولی غوث اعظم

جو ڈوبی تھی کشتی وہ دم میں نکالی — تجھے ایسی قدرت ملی غوث اعظم
ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے — تمہیں ناخدائی ملی غوث اعظم
فدا تم پہ ہو جائے نوریؔ مضطر — یہ ہے اس کی خواہش دلی غوث اعظم

☆☆☆☆

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا
مُرِیْدِی لَا تَخَفْ کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا
ہماری لاج کس کے ہاتھ ہے بغداد والے کے
مصیبت ٹال دینا کام ہے کس کا غوثِ اعظم کا
گئے اک وقت میں ستر مریدوں کے یہاں آقا
سمجھ میں آ نہیں سکتا معمہ غوثِ اعظم کا
بلا کر کافروں کو دیتے ہیں ابدال کا رتبہ
ہمیشہ جوش پر رہتا ہے دریا غوثِ اعظم کا
فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے
یہ دربارِ الٰہی میں ہے رتبہ غوثِ اعظم کا

اگرچہ مرغ سب کے بول کر خاموش ہوتے ہیں
مگر ہاں مرغ بولے گا ہمیشہ غوثِ اعظم کا

عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھ دینا کفن پر نامِ والا غوثِ اعظم کا

لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو کہہ دوں گا
طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوثِ اعظم کا

ندا دے گا منادی حشر میں یوں قادریوں کو
کدھر ہیں قادری کر لیں نظارہ غوثِ اعظم کا

فرشتو روکتے کیوں ہوں مجھے جنت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا غوثِ اعظم کا

جنابِ غوث دولہا اور براتی اولیا ہوں گے
مزا دکھلائے گا محشر میں سہرا غوثِ اعظم کا

رسول اللہ کا دشمن ہے غوث پاک کا دشمن
رسول اللہ کا پیارا ہے پیارا غوثِ اعظم کا

مخالف کیا کرے میرا کہ ہے بے حد کرم مجھ پر
خدا کا رحمة للعٰلمیں کا غوثِ اعظم کا

جمیلؔ قادری سو جاں سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوثِ اعظم کا

☆☆☆☆

غوثِ اعظم کی جس پر نظر پڑ گئی چور کل تک جو تھا وہ ولی ہو گیا
شاہِ جیلاں کے در کا کرم دیکھیے جو نکما تھا شیرِ جری ہو گیا

شاہِ بغداد نے جب یہ فرما دیا سارے ولیوں کی گردن پہ میرا قدم
اولیا نے کیا سرِ تسلیم خم، ہر طرف شہرۂ بندگی ہو گیا

سایۂ مصطفیٰ شاہ غوث الوریٰ لاکھوں مردہ دلوں کو عطا کی جِلا
عبد قادر کی قدرت کا اعجاز ہے جو بھی ان کا ہوا جنتی ہو گیا

محی دیں کو ولایت کی سیڑھی ملی، بحرِ عرفانِ حق ذات والا بنی
ان کی تقلید رحمت کی ضامن رہی، اندھا شیشہ بھی تابندگی ہو گیا

غوث اعظم امام التقٰی والنقٰی جلوۂ شان قدرت کا وہ آئینہ
جس پہ بھی عکس اس آئینہ کا پڑھا روشنی روشنی ہو گیا

سالہا سال کی ڈوبی بارات کو ایک لمحے میں ساحل عطا کر دیا
کشتی نوح ترائی تھی نانا نے کل، ناخدا آج سبط نبی ہو گیا

گلشنِ فاطمہ کے وہ شاداب گل، وہ مسیحا نفس شاہ عالی نَسَبْ
کھیل ہی کھیل میں مردے زندہ کیے قُمْ بِاِذْنِی جو حکم قوی ہو گیا

قادریت پہ نظمی تجھے ناز ہے، تیری برکاتیت کا یہ انداز ہے
نعت اور منقبت کا یہ اعجاز ہے تو سراسر قلم کا دھنی ہو گیا

☆☆☆☆

جان و دل سے تم پہ میری جان قرباں غوث پاک
ہے سلامت تم سے میرا دین وایماں غوث پاک

میں ترا ادنیٰ بھکاری تو مرا سلطان ہے
ہے قسم حق کی یہ میرا دین وایماں غوث پاک

آپ کی چشم کرم کا اک اشارہ ہو اگر
دو جہاں کی مشکلیں ہو جائیں آساں غوث پاک

ناز قسمت پر کروں پاؤں جہاں کی سروری
تیری چوکھٹ کا اگر بن جاؤں درباں غوث پاک

کب بلائیں اپنے در پر کب رُخ انور دکھائیں
کب نکالیں دیکھو میرے دل کا ارماں غوث پاک

میری آنکھیں تیرا گنبد تیری چوکھٹ میرا سر
میرا لاشہ اور ہو تیرا بیاباں غوث پاک

آپ کا نام مقدس میرے دل پر نقش ہے
میری بخشش کے لیے کافی ہے ساماں غوث پاک

لٹ رہا ہے قافلہ بغداد والے لے خبر
المدد محبوب سبحاں شاہِ جیلاں غوث پاک

ظالموں نے ظلم سے بندوں کو کر ڈالا ہلاک
المدد بغداد والے شاہِ جیلاں غوث پاک

لاج والے سنیوں کی لاج تیرے ہاتھ ہے
قادری منزل کے دولہا شاہِ جیلاں غوث پاک

ہو رضؔا پر لطف تیرا ہم پر ان کا لطف ہو
ان کا داماں ہم پہ ان پر تیرا داماں غوث پاک

کیجیے امداد عزت دو جہاں کی دیجیے
ہے جمیلؔ قادری ادنیٰ ثنا خواں غوث پاک

☆☆☆☆

پیروں کے آپ پیر ہیں یاغوث المدد — اہلِ صفا کے میر ہیں یاغوث المدد
رنج و الم کثیر ہیں یاغوث المدد — ہم عاجز و اسیر ہیں یاغوث المدد
ہم کیسے جی رہے ہیں یہ تم سے کیا کہیں — ہم ہیں الم کے تیر ہیں یاغوث المدد
تیرِ نظر سے پھیر دو سارے الم کے تیر — کیا یہ الم کے تیر ہیں یاغوث المدد
تیرے ہی ہاتھ لاج ہے یا پیر دستگیر — ہم تجھ سے دستگیر ہیں یاغوث المدد
اہلِ صفا نے پائی تم سے رہِ صفا — سب تم سے مستنیر ہیں یاغوث المدد

صدقہ رسول پاک کا جھولی میں ڈال دو   ہم قادری فقیر ہیں یاغوث المدد

دل کی سنائے اختر دل کی زبان میں   کہتے یہ بہتے نیر ہیں یاغوث المدد

☆☆☆☆

مٹادو ہر پریشانی مرے محبوب سبحانی   دیکھادو شکل نورانی مرے محبوب سبحانی

تمہارے در پہ حاضر ہوں شکستہ دل فقیرانہ   کرو مشکل میں آسانی مرے محبوب سبحانی

جبین دل جھکائی جس کسی نے آپ کے در پر   تو پائی اس نے سلطانی مرے محبوب سبحانی

سفینہ ورطۂ طوفاں سے میرا پار ہوجائے   کروایسی مہربانی مرے محبوب سبحانی

جنابِ شاہ حقانی نے یہ مژدہ سنایا تھا   کریں گے جلوہ سامانی مرے محبوب سبحانی

محبؔ میں تاب وہمت ہے کہاں تمثیل جودیدے   یقیناً تم ہو لاثانی مرے محبوب سبحانی

☆☆☆☆

منقبت درشان امام الائمہ سرکار سیدنا امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رضی اللہ عنہ

امام الائمہ امام بخاری   ہے کیا نام زندہ امام بخاری

ہے بعد کلام الٰہی تمہاری   بخاری کا رتبہ امام بخاری

مجدد، محقق، مفسر، محدث   معلم کے قبلہ امام بخاری

کبھی خود ہی آکر پڑھادو حدیثیں   جگا دو نصیبہ امام بخاری

ہے فیضانِ مفتی اعظم میں تیری   بخاری کا جلسہ امام بخاری

پڑھوں خواب میں تجھ سے تیری بخاری   نظر میں ہو جلوہ امام بخاری

ملی دلکشی عشقِ احمد رضا سے   سراجی طریقہ امام بخاری

پلادو مجھے جام علم محبت   کہ پہنچوں مدینہ امام بخاری

ہے روشن سراجِ رضا جامع مسجد   منور عقیدہ امام بخاری

☆☆☆☆

منقبت درشان سلطان الہند عطائے رسول خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا   کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

خفتگانِ شبِ غفلت کو جگا دیتا ہے   سالہا سال وہ راتوں کا نہ سونا تیرا

گلشن ہند ہے شاداب کلیجے ٹھنڈے   واہ اے ابر کرم زور برسنا تیرا

ترے ذرہ پہ معاصی کی گھٹا چھائی   اس طرف بھی کبھی اے مہر ہو جلوہ تیرا

بھر مجھے اپنا درپاک دکھادے پیارے   آنکھیں پرنور ہو پھر دیکھ کے روضہ تیرا

کرسی ڈالی تری تختِ شہ جیلاں کے حضور   کتنا اونچا کیا اللہ نے پایا تیرا

محی دیں غوث ہیں اور خواجہ معین دیں ہیں   اے حسن کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

☆☆☆☆

ادھر بھی ہو لطف وکرم میرے خواجہ   مٹادو ہر اک رنج وغم میرے خواجہ

جو پیتے ہی ہوجاؤں مست اور بے خود   عطا ہو وہ اک جام جم میرے خواجہ

مجلّٰی میرے دل کو تم ایسا کر دو   کہ روشن ہو ہر اک ظلم میرے خواجہ

بنادو میری بگڑی تقدیر خواجہ   کہ رہ جائے میرا بھرم میرے خواجہ

حسین وحسن کہ ہو تم ماہ پارے   ہو سایۂ شاہ امم میرے خواجہ

کروڑوں کی بگڑی بنائی ہے تم نے   ادھر بھی ہو جود وکرم میرے خواجہ

حسیں کتنا لگتا ہے گنبد تمہارا   کہ اترا ہو جیسے ارم میرے خواجہ

جہاں میں ہے ظلم وستم دشمنوں کے   ہوں اعدائے دیں کالعدم میرے خواجہ

سکوں بخش دو اپنے شیدائیوں کو   کرو کفر کے سر قلم میرے خواجہ

یہ روشن گدا آستاں کا ہے تیرے   ہو دل اس کا باغ ارم میرے خواجہ

☆☆☆☆

اجمیر چلو اجمیر چلو دربار لگا ہے خواجہ کا
رندو اپنے ساغر بھر لو میخانہ سجا ہے خواجہ کا

سلطان الہند کو حاصل ہے طیبہ سے ولایت کی ڈگری
بھارت میں چپہ چپہ پر کیا رنگ جما ہے خواجہ کا

کشمیر سے لیکر کیرل تک ہر سمت تھے ظلمت کے سائے
توحید کی لے پر ہند میں تب نقارہ بجا ہے خواجہ کا

مذہب تو جدا ہے ہر ایک کا پر جذب عقیدت یکساں ہے
ہندو مسلم عیسائی سکھ ہر شخص گدا ہے خواجہ کا

توحید کی مے ہو بغدادی پینے کو جام ہے اجمیری
جی بھر کے پیو اے مستانو کیا دور چلا ہے خواجہ کا

کیوں شرمائیں کیوں گھبرائیں کیوں دل کو ہم ہلکان کریں
اے عاصیو دوڑو بخشش کو دروازہ کھلا ہے خواجہ کا

نظمی بھی غلامِ خواجہ ہے خواجہ کا ہی دم بھرتا ہے
پشتینی غلامی کا اس کو تمغہ یہ ملا ہے خواجہ کا

☆☆☆☆

منقبت درشان سرکار سیدنا علاؤالدین صابر پاک کلیری رضی اللہ عنہ

کیسے کاٹوں رتیاں صابر   تارے گنت ہوں سیاں صابر

مورے کرجوا ہوک اٹھت ہے   موکو لاگے چھتیاں صابر

توری صورتیا پیاری پیاری   اچھی اچھی بتیاں صابر

چیری کو اپنے چرنوں لاگ لے   میں پروں تورے پیّاں صابر

چھتیاں لاگن کیسے کہوں میں   تم ہو اونچی اٹریاں صابر

ڈولے نیا موری بھنور میں   بلما پکڑے بیاں صابر

توری دوارے سیس نواؤں   تیری لے لوں بلیاں صابر

سپنے ہی میں درشن دکھادے   موکو مورے گسیاں صابر

تن من دھن سب تو پہ وارے   نوری مورے سیاں صابر

فِنا فی اللہ جلوہ ہے علاؤ الدین صابر کا
نَفَس گم کردہ رشتہ ہے علاؤ الدین صابر کا

غضب پر ہے جلالِ سوزِ قلب عشق جانِ جاں
جگر سوز وظیفہ ہے علاؤ الدین صابر کا

بفیضِ خواجۂ ہر خوا جگاں خواجہ معین الدین
فریدِ عصر رمنہ ہے علاؤ الدین صابر کا

پلائی تھی جو کا کی نے شراب، کیف الا اللہ
وہی مخمور لمحہ ہے علاؤ الدین صابر کا

جل اٹھی تھی نگاہوں سے شباب حسن کی دنیا
دھواں اب تک وہ اٹھتا ہے علاؤ الدین صابر کا

شہنشاہِ زمانہ بھی قدم رکھتے تھے آہستہ
عجب با رعب روضہ ہے علاؤ الدین صابر کا

قطب، ابدال اوتادِ زمن سب پھرتے رہتے ہیں
ادب گا ہیست صحرا ہے علاؤ الدین صابر کا

عطا کوزہ کیا تھا جو میرے مفتی اعظم کو
ابھی تک وہ چھلکتا ہے علاؤ الدین صابر کا

سراجی کارواں پر رہیں تمہارے عشق کے جلوے
لبوں پر سب کے نغمہ ہے علاؤ الدین صابر کا

یہ روشنؔ بھی گدائے کوچۂ مفتی اعظم ہے
سراجی ظل میں منگتا ہے علاؤ الدین صابر کا

☆☆☆☆

منقبت درِشان سلطان الاولیاء سرکار سیدنا مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ

ہم بیکسوں کے والی مخدوم سید اشرف آیا ہے اک سوالی مخدوم سید اشرف
روضے کا تیرے ہر اک واللہ ذرہ ذرہ پر کیف و پر معانی مخدوم سید اشرف
ہے مرکز نظارہ گنبد کا ہر مینارہ رحمت بھری ہے جالی مخدوم سید اشرف
ہیں آپ غوث عالم محبوب غوث اعظم کیجئے مدد ہماری مخدوم سید اشرف
یہ تخت باد شاہی یہ پر حسین منظر تربت تیری ہے عالی مخدوم سید اشرف
بیت الشفا ہے تیری سرکار شاہِ سمناں اکسیر نیر پانی مخدوم سید اشرف
تیرے کرم کے آگے کتنی میری مصیبت بس اک نظر ہے کافی مخدوم سید اشرف
کتنے پڑے ہیں در پر امیدوار آقا ہے فیض عام جاری مخدوم سید اشرف
ہر مرض لا دوا کی تیرے یہاں دوا ہے کیجئے دوا ہماری مخدوم سید اشرف
ہند الولی کا صدقہ بہرِ کرم عطا ہو دیتا ہوں بس دہائی مخدوم سید اشرف

یہ خاکسار روشنؔ روشن ضمیر آقا ہے در کا اک بھکاری مخدوم سید اشرف

☆☆☆☆

منقبت درِشان قطب کوکن سیدنا فقیہ مخدوم علی مہائمی علیہ الرحمہ

ہم عرسِ قطب کوکن مل کر منا رہے ہیں جلوؤں کی بھیک لیکر دل کو سجا رہے ہیں
مخدوم ماہمی کے انوار معرفت سے فردوس اپنے دل کو ہم سب بنا رہے ہے
حالات دل سنا کر رنج و الم بتا کر سویا ہوا نصیبہ اپنا جگا رہے ہیں
گلدستۂ عقیدت پھولوں سے ہم سجا کر روضہ پہ ان کے آ کر چادر چڑھا رہے ہیں
کیسا تھا پیار ماں کا مخدوم ماہمی پر قربت میں رہ کہ ماں کی شفقت دکھا رہے ہیں
آتے تھے خضر دینے تعلیم جن کو ہر دن مخدوم صدقے ماں کے موتی لٹا رہے ہیں
یہ کارواں سراجی آیا ہے در پہ آقا ہم دامنِ عقیدت آگے بڑھا رہے ہیں
روشنؔ مزار اقدس پہ مل کے ہم کھڑے ہیں ہر رنج و غم مصیبت اپنا سنا رہے ہیں

☆☆☆☆

منقبت درِشان سرکار سیدنا بابا بہاؤ الدین اصفہانی علیہ الرحمہ

ہے دلکش آستانہ کس قدر سید بہاء الدیں بہاریں چومتی رہتی ہیں در سید بہاء الدیں
جو آیا اپنی جھولی بھر کے لوٹا آستانے سے رواں رہتا ہے دریا فیض پر سید بہاء الدیں
میرے سرکار سید شاہ بہاء الدیں عطا کر دو کہ لب پر نام ہو شام و سحر سید بہاء الدیں

تیرا روضہ یقیناً مرجع اہل عقیدت ہے قطب ابدال کے جھکتے ہیں سر سید بہاء الدیں
ہے سب کو ناز تیرے سایۂ عرفاں کے جلوؤں پر ہے راحت بخش تیرا بام و در سید بہاء الدیں
یہاں پہ جھومتی ہیں رحمتیں طیبہ سے آ آ کر تیرا روضہ ہے فردوس نظر سید بہاء الدیں
سراجی قافلہ اترا ہوا ہے آستانے پر خدارا کر دو اس پہ اک نظر سید بہاء الدیں
یہ چند اشعار روشن نذر ہیں سرکار والا میں بطرزِ ہاشمی ہیں جلوہ گر سید بہاء الدیں

☆☆☆☆

منقبت درِشان سرکار سیدنا ابوالحسین احمد نوری قدس سرہٗ الشریف

برتر قیاس سے ہے مقام ابوالحسین سدرہ سے پوچھو رفعت بام ابوالحسین
خط سیہ میں نور الٰہی کی تابشیں کیا صبح نور بار ہے شام ابوالحسین
ساقی سنا دے شیشۂ بغداد کی ٹپک مہکی ہے بوئے گل سے مدام ابوالحسین
بوئے کباب سوختہ آتی ہے مے کشو چھلکا شراب چشت سے جام ابوالحسین
جس نخل پاک میں ہیں چھیالیس ڈالیاں اک شاخ ان میں سے ہے بنام ابوالحسین
اُن کے بھلے سے لاکھوں غریبوں کا ہے بھلا یارب زمانہ باد بکام ابوالحسین
میلا لگا ہے شان مسیحا کی دید ہے مردے جلا رہا ہے خرام ابوالحسین
مستوں کو اے کریم بچائے خمار سے تا دور حشر دورۂ بام ابوالحسین
انعام لیں بہار جناں تہنیت لکھیں پھولے پھلے تو نخل مرام ابوالحسین

قدرت خدا کی ہے کہ طلاطم کناں اٹھی — بحرِ فنا سے موج سوام ابوالحسین
ذرہ کو مہر قطرہ کو دریا کرے ابھی — گر جوش زن ہو بخشش عام ابوالحسین
اللہ ہم بھی دیکھ لیں شہزادہ کی بہار — سونگھے گل مراد مشام ابوالحسین
آقا سے میرے ستھرے میاں کا ہوا ہے نام — اس اچھے ستھرے سے رہے نام ابوالحسین
ہاں طالع رضا تری اللہ سے یاوری — اے بندۂ جدودکرام ابوالحسین

☆☆☆☆

مرکز رازِ حقیقت آستانہ بوالحسین — منبعِ نورِ شریعت آشیانہ بوالحسین
سنیوں کا ہے عقیدہ اولیا مرتے نہیں — اس پہ شاہد ہے حیات جاودان بوالحسین
برکت برکات کا سودا خرید و نوریو — عرسِ نوری میں لگی ہے پھر دوکان بوالحسین
جسکی شاخیں آسماں میں جسکی جڑ مضبوط ہے — قادری شجرہ ہے قرطاس امان بوالحسین
دلکش و دلچسپ و شیریں دل نشین و دل پسند — بوالحسن سے ملتا جلتا ہے بیان بوالحسین
اتباعِ سنت حسنین پر نازاں ہیں ہم — ہم نواسوں سے ہے جاری داستان بوالحسین
جن کے دل ہیں نور ایماں نور عرفاں سے بھرے — بادشاہوں سے ہیں برتر خادمان بوالحسین
یہ کرم ہے حضرت نوری پہ نانا جان کا — ہم نواسوں سے چلا ہے خاندان بوالحسین
حضرت سید میاں کے دم قدم کی خیر ہو — جن کے سائے میں رواں ہے کاروان بوالحسین
ہے تلمذ تم کو نظمی سید ذی جاہ سے — اور سید ہند میں ہیں ترجمان بوالحسین

☆☆☆☆

ذوالفقارِ نبی جب علی کو ملی — دست شبیر کی زیب و زینت بنی
راہِ اسلام میں کربلا میں چلی — دین کو بخش دی اک نئی زندگی
گونج اٹھا جگ میں پھر نعرۂ حیدری — کہہ اٹھی ساری دنیا علی یا علی
رائیگاں کیسے جاتا نبی کا لہو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو
زیدی سادات واسط میں آکر رکے — اور واسط سے ہندوستاں کو چلے
ہند میں شمس دیں التمش سے ملے — بلگرام اور اودھ کے وہ حاکم بنے
جانشیں ان کے مارہرہ آکے بسے — قادریت کے ساغر چھلکنے لگے
خوشبو بغداد میں رچ گئی چار سو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو
شاہ برکت کا جب جگ میں چرچا ہوا — عالم سنیت کہہ اٹھا مرحبا
شاہ آلِ محمد کی پھیلی ضیا — اچھے ستھرے نے دیں کو مجلّٰی کیا
نام آلِ رسول احمدی کا بڑھا — اعلیٰ حضرت نے پھر جھوم کر یہ کہا
نام مارہرہ کا لیجیے باوضو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو
مرکز سنیت ہے بریلی شہر — اور بریلی کا قبلہ ہے برکت نگر

جس کو کرنا ہو طیبہ نگر کا سفر — مارہرہ سے ہی جاتی ہے سیدھی ڈگر
شاہ نوری کی جس پر پڑی اک نظر — فضلِ حق سے بنا وہ ولی سربسر
میرے نوری کی نورانیت کو بہ کو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو
مسلک اعلیٰ حضرت کے نعرے لگیں — نام کے پیرزادوں کے سینے جلیں
وقت پڑنے پہ ان کے ہی فتوے پڑھیں — اور حوالے ان ہی کی کتابوں سے دیں
لے کے نامِ رضا دشمنوں سے لڑیں — پھر بھی نام رضا پر وہ جل بھن مریں
نظمی ایسوں کے منہ پر کرو آخ تھو
پھر لگاؤ وہی نعرۂ اللہ ہو
اللہ ہو، اللہ ہو، اللہ ہو

☆☆☆☆

خدا کے فضل سے برکاتیت ہے شان مارہرہ
بڑھے ہی جا رہا ہے دن بدن فیضان مارہرہ
یہاں پر نائب غوث الوریٰ کی حکمرانی ہے
بنا ہے ثانی بغداد اب بستان مارہرہ
نہ اپنے پیر کو چھوڑو نہ دوجے پیر کو چھیڑو
یہی پیغام مارہرہ یہی اعلانِ مارہرہ

بریلی ہو بدایوں یا کچھوچھہ، سب ہی اپنے ہیں
رضا کہلائے جگ میں خاصۂ خاصان مارہرہ
سدا تم مسلک احمد رضا پر گامزن رہنا
وصیت کر گئے سید حسن فرمانِ مارہرہ
تحفظ کی ضمانت دی ہے ہم کو غوث اعظم نے
ملا ہے یہ بھی ہم کو صدقۂ سلطان مارہرہ
رضا سا راہبر آلِ رسول پاک نے بخشا
بھلا پائیں گے کیا سنّی یہ اک احسان مارہرہ
سخی کا ہات جب اٹھا کمی کیا ہوتی دینے میں
ملا ہے دستِ قاسم سے ہمیں فیضان مارہرہ
کسی کی جے وجے تم کیوں پکارو کیا غرض تم کو
یہی کافی ہے نظمی تم رہو حسانِ مارہرہ

☆☆☆☆

منقبت در شان مجدد اعظم دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی — خورشید علم ان درخشاں آج بھی
عرصہ ہوا وہ مردِ مجاہد چلا گیا — سینوں میں ایک سوزش پنہاں ہے آج بھی

ایمان پا رہا ہے حلاوت کی نعمتیں — اور کفر تیرے نام سے لرزاں ہے آج بھی
کس طرح اتنے علم کے دریا بہا دیے — علمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی
سب ان سے جلنے والوں کے گل ہو گئے چراغ — احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی
بھر دی دلوں میں الفت وعظمت رسول کی — جو مخزن حلاوت ایماں ہے آج بھی
تم کیا گئے کہ رونق محفل چلی گئی — شعر و ادب کی زلف پریشاں ہے آج بھی
عالم کی موت کہتے ہیں عالم کی موت ہے — اہلِ جہاں کی روح پریشاں ہے آج بھی
للہ اپنے فیض سے اب کام لیجئے — فتنوں کے سر اٹھانے کا امکاں ہے آج بھی
مرزا سرِ نیاز جھکاتا ہے اس لیے — علم وعمل پہ آپ کا احساں ہے آج بھی

☆☆☆☆

آبروئے مومناں احمد رضا خاں قادری — رہنمائے گمرہاں احمد رضا خاں قادری
علم میں بحرِ رواں احمد رضا خاں قادری — دین میں گوہر فشاں احمد رضا خاں قادری
علم کے ہیں گلستاں احمد رضا خاں قادری — باغ دیں کے گلفشاں احمد رضا خاں قادری
حق شناس و حق نما و نائب شمس الضحٰے — وارثِ پیغمبراں احمد رضا خاں قادری
ہے عرب کے عالموں کا مدح خواں سارا جہاں — اور وہ تیرے مدح خواں احمد رضا خاں قادری
تیرے صدقے میں خدا چاہے تو پائیں گے غلام — کل وہاں باغ جناں احمد رضا خاں قادری
سیف اعدا کیلئے مومن کے حق میں ہے سپر — آپ کی حق گو زباں احمد رضا خاں قادری

کیا ستا سکتے ہیں تجھ کو تیرے اعدا مرشدا — حق ہے تجھ پہ مہرباں احمد رضا خاں قادری
چیر کر بدمذہبوں کے دل میں گزری وار پار — تیرے نیزے کی سناں احمد رضا خاں قادری
آ چکی تھی شیخ نجدی کے بیاباں میں بہار — بھیج دی تو نے خزاں احمد رضا خاں قادری
فتح دی حق نے تجھے اعدائے دیں پر دائما — تجھ پہ ہے حق مہرباں احمد رضا خاں قادری
خاندانِ پاک برکاتیہ کا چشم وچراغ — کہتے تھے نوری میاں احمد رضا خاں قادری
آپ کا حامد ہے حامد سید کونین کا — ہے یہ تیری عز وشاں احمد رضا خاں قادری
یاد رکھیں گے قیامت تک غلامان رسول — تیرے جلسوں کا سماں احمد رضا خاں قادری
اے میرے اچھے کے اچھے مجھ کو بھی اچھا بنا — صدقۂ اچھے میاں احمد رضا خاں قادری
صدقۂ سرکار جیلانی پھلیں پھولیں مدام — مصطفٰی حامد میاں احمد رضا خاں قادری
دے مبارکباد ان کو قادری رضوی جمیلؔ — جن کے مرشد ہیں میاں احمد رضا خاں قادری

کلام از: حضور احسن العلماء حضرت مفتی حیدر حسن برکاتی علیہ الرحمہ

چہرۂ زیبا ترا احمد رضا — آئینہ ہے حق نما احمد رضا
غوث اعظم مظہر شاہ رُسل — ان کا تو مظہر ہوا احمد رضا
علم تیرا بحر نا پیدا کنار — ظل علم مرتضٰی احمد رضا
تیرے مرشد حضرت آلِ رسول — ان کو تجھ پہ ناز تھا احمد رضا
اپنے برکاتی گھرانے کا چراغ — تجھ کو نوری نے کہا احمد رضا

سینوں پر یہ تیرا احسان ہے — اپنے دامن میں لیا احمد رضا
سنیت کی آبرو دم سے ترے — اب بھی قائم ہے شہا احمد رضا
نعرۂ شیرانہ جب گونجا ترا — قلب نجدی پھٹ گیا احمد رضا
مفتی اعظم ہوئے واصل بحق — ان سے راضی ہو خدا احمد رضا
تیری الفت میرے مرشد نے مجھے — دی ہے گھٹی میں پلا احمد رضا
یاد کرتا ہے تجھے تیرا حسنؔ — اس کے حق میں کر دعا احمد رضا

☆☆☆☆

منقبت در شان شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام سیدنا الشاہ مفتی حامد رضا خان علیہ الرحمہ

عالم دین شریعت حجۃ الاسلام تھے — عامل راہ ہدایت حجۃ الاسلام تھے
واقف راز طریقت حجۃ الاسلام تھے — نائب مہر رسالت حجۃ الاسلام تھے
اعلیٰ حضرت کے چہیتے لاڈلے بیٹے تھے آپ — مقتدائے اہلسنّت حجۃ الاسلام تھے
حضرت حامد رضا ہے نام نامی آپ کا — پاک طینت پاک سیرت حجۃ الاسلام تھے
آپ تھے مہر ولایت اہلسنّت کے امام — منبع رازِ بصیرت حجۃ الاسلام تھے
قصر باطل کانپ اٹھتا جس طرف جاتے تھے آپ — قاطع ہر کفر و بدعت حجۃ الاسلام تھے
ان کی ذات پاک پر قربان روشن جان ہو — آفتاب اہلسنّت حجۃ الاسلام تھے

☆☆☆☆

منقبت در شان شبیہ غوث اعظم حضور مفتی اعظم الشاہ مفتی محمد مصطفٰی رضا نوری علیہ الرحمہ

مفتی اعظم دین خیر الوریٰ — جلوۂ شانِ عرفان احمد رضا
دید احمد رضا ہے تمہیں دیکھنا — ذات احمد رضا کا ہو تم آئینہ
کیا کہوں حق کے ہو کیسے تم مقتدیٰ — مقتدایان حق کرتے ہیں اقتدا
احمد نوری کے ہیں یہ مظہر تمام — یہ ہیں نوری میاں نوری ہر ہر ادا
نور کی مے پلاتے ہیں یہ روز و شب — جس کو پینا ہو آئے ہے میخانہ وا
ہیں بہت علم والے بھی اور پیر بھی — آنکھوں دیکھا نہ ان سا کانوں سنا
ان کا سایہ سروں پر سلامت رہے — منہ سڑاتے رہیں یونہی دشمن سدا
ان کے حاسد پہ وہ دیکھو بجلی گری — وہ جلا دیکھ کر وہ جلا وہ جلا
وہ جلیں گے ہمیشہ جو تجھ سے جلیں — مر کے بھی دل جلوں کو نہ چین آئے گا
عاشقوں کے جگر ان سے ٹھنڈے رہیں — دشمنوں پر رہیں بن کے شکل قضا
اور ہوں گے جنہیں تجھ سے لالچ ہو کچھ — تیرے اخترؔ کو کافی ہے تیری رضا

☆☆☆☆

حق نے بخشا تھا ہمیں ایسا مجلّی آئینہ — خلق میں تھا جو سراپا مصطفٰے کا آئینہ
شاہ برکت شاہ حمزہ پیشوا کا آئینہ — بوالحسین احمد نوری ضیا کا آئینہ
جس کا نصب العین تھا اعلان حق تبلیغ دیں — زندگی جس کی تھی شرع مصطفٰے کا آئینہ

اپنے مرشد حضرت نوری سے جو نوری بنا — صورت و سیرت میں وہ احمد رضا کا آئینہ
قوم نے جس کو دیا تھا مفتی اعظم لقب — شارحِ قرآں، حدیث مصطفٰے کا آئینہ
جس کی آنکھوں سے جھلکتی تھی حیا عثمان کی — ظلِّ ذی النورین عثماں کی ضیا کا آئینہ
ذو الفقار حیدری کا جانشیں جس کا قلم — قوم و فعل و حال میں وہ مرتضٰی کا آئینہ
دل کا اچھا تن کا ستھرا مرد کامل باصفا — اچھے پیارے شمس دیں بدر العلیٰ کا آئینہ
مسلک برکاتیت کا وہ علم بردار تھا — تھا سراسر اپنے مرشد کی دعا کا آئینہ
یہ مناقب نظمی نے لکھے قلم برداشتہ — ہے قلم نظمی کا نوری کی عطا کا آئینہ

☆☆☆☆

جانِ مریداں شمع ہدایت مفتی اعظم زندہ باد
آپ پہ قرباں اہلِ عقیدت مفتی اعظم زندہ باد
آپ سراپا رشد و ہدیٰ ہیں پر توِ حامد ظل رضا ہیں
آپ کو زیبا تاج ولایت مفتی اعظم زندہ باد
اقوال وافعال میں نوری، نوری ہیں ہر حال میں نوری
نوری صورت نوری سیرت مفتی اعظم زندہ باد
مانگنے والے سب کچھ پائیں روتا آئے ہنستا جائے
یہ ہے ان کی ادنیٰ کرامت مفتی اعظم زندہ باد

عالم و فاضل رہبر و واصل پیر ولی سلطان اماثل
یعنی ابن اعلیٰ حضرت مفتی اعظم زندہ باد
آیا ہے سلطاں آپ کے در پر، اپنا خالی دامن لیکر
آپ کا ہے محتاج عنایت مفتی اعظم زندہ باد

☆☆☆☆

چل دیئے تم آنکھ میں اشکوں کا دریا چھوڑ کر — رنج فرقت کا ہر اک سینہ میں شعلہ چھوڑ کر
لذت مے لے گیا وہ جام و مینا چھوڑ کر — میرا ساقی چل دیا خود مے کو تشنہ چھوڑ کر
ہر جگر میں درد اپنا میٹھا میٹھا چھوڑ کر — چل دیئے وہ دل میں اپنا نقش والا چھوڑ کر
جامۂ مشکیں لیے عرش معلیٰ چھوڑ کر — فرش پر آئے فرشتے بزم بالا چھوڑ کر
عالم بالا میں ہر سو مرحبا کی گونج تھی — چل دیئے جب تم زمانے بھر کو سونا چھوڑ کر
موت عالم سے بندھی ہے موتِ عالم بے گماں — روح عالم چل دیا عالم کو مردہ چھوڑ کر
متقی بنکر دکھائے اس زمانے میں کوئی — ایک میرے مفتی اعظم کا تقویٰ چھوڑ کر
خواب میں آ کر دکھاؤ ہم کو بھی اے جاں کبھی — کون سی دنیا بسائی تم نے دنیا چھوڑ کر
ایک تم دنیا میں رہ کر تارک دنیا رہے — رہ کے دنیا میں دکھائے کوئی دنیا چھوڑ کر
اس کا اے شاہ زمن سارا زمانہ ہو گیا — جو تمہارا ہو گیا سارا زمانہ چھوڑ کر
رہنمائے راہ جنت ہے ترا نقش قدم — راہ جنت طے نہ ہوگی تیرا رستہ چھوڑ کر
مثل گردوں سایہ دست کرم ہے آج بھی — کون کہتا ہے گئے وہ بے سہارا چھوڑ کر

ہو سکے تو دیکھ اختر باغ جنت میں اسے — وہ گیا تاروں سے آگے آشیانہ چھوڑ کر

☆☆☆☆

منقبت در شان سیدنا سید حسین علی اشرفی میاں علیہ الرحمہ

کیجئے مجھ پر کرم سیدِ حسین اشرفی — میرا رہ جائے بھرم سیدِ حسین اشرفی
جانشین درگہِ سلطان سمناں آپ ہیں — جلوۂ خیر الامم سیدِ حسین اشرفی
اعلیٰ حضرت کے تصدق جب ملے نوری میاں — کر دیا کیا محترم سیدِ حسین اشرفی
شیشۂ میخانۂ عرفان نوری سے ہمیں — ہو عطا اک جام جم سیدِ حسین اشرفی
حضرت مخدوم اشرف شاہ سمناں کے طفیل — دور کر دو رنج و غم سیدِ حسین اشرفی
آستانے کا تقدس اعلیٰ حضرت سے ملا — کتنا طاہر تھا قلم سیدِ حسین اشرفی
فاطمہ زہرا کے گلشن کے شگفتہ پھول ہو — سوز دل ہو جائے نم سیدِ حسین اشرفی
آپ نور العین کی آنکھوں کے تارے ہو حضور — کیجئے قطرہ کو یم سیدِ حسین اشرفی
ہے فدا بزم محبت میں سراج اظہر پہ دل — جن سے ملتا ہے یہ دم سیدِ حسین اشرفی
کاش اک دن بہر حق ہو جائے سینے پہ مرے — مہر طیبہ کا قدم سیدِ حسین اشرفی
آپ کا یہ ہاشمی پڑھتا ہے کیا روشن کلام — ہو عطا روشن سہم سیدِ حسین اشرفی

☆☆☆☆

منقبت در شان ملک العلماء حضرت الشاہ سید ظفر الدین قادری علیہ الرحمہ

علم کا ہر سو ہے چرچا شاہ ظفر الدین کا — جلوۂ علمی ہے ہر جا شاہ ظفر الدین کا

مہر تاباں بن کے چمکا جو عظیم آباد میں — لاکھوں میں اونچا تھا رتبہ شاہ ظفر الدین کا
مَلِکُ العلماء جنہیں کہتی ہے دنیا آج تک — چرخ پر روشن تھا تارہ شاہ ظفر الدین کا
تھا مجدد دین و ملت کی نظر کا یہ اثر — با فضیلت تھا عمامہ شاہ ظفر الدین کا
اعلیٰ حضرت نے کہا مرے ظفر کو ظفر دے — فتح مندی کا تھا تمغہ شاہ ظفر الدین کا
علم توقیت و ریاضی و جفر کے بادشاہ — اقلیدس ہیئت تھا رمنہ شاہ ظفر الدین کا
نحو و صرف و فقہ و منطق فلسفہ علم اصول — گہرا ہر فن سے تھا رشتہ شاہ ظفر الدین کا
علم تفسیر و حدیث پاک میں تھے باکمال — فن میں اونچا مرتبہ تھا شاہ ظفر الدین کا
حضرت سید سراج اظہر کا ہم پر ہے کرم — کر دیا ہے نام زندہ شاہ ظفر الدین کا
ان کے احساں سے ہے روشن ہر مدارس تابناک — اہل دل پڑھتے ہیں خطبہ شاہ ظفر الدین کا

☆☆☆☆

کلام طلحہ رضوی برق بموقع جشن نوری و ملک العلما کانفرنس ورسم اجرا جہان ملک العلما ۲۰۰۹ء

خلد بریں نگر ظفر الدین قادری — رحمت ہو آپ پر ظفر الدین قادری
الشّمس والقمر ظفر الدین قادری — نور دل و نظر ظفر الدین قادری
عالم، فقیہ، مفتی، محدث وہ بے نظیر — اک نام معتبر ظفر الدین قادری
احمد رضا امام و مجدد بہ عصر نو — اور معنوی پسر ظفر الدین قادری
آئینہ دار شرع، طریقت کے راز دار — ہر فن سے باخبر ظفر الدین قادری

بے مثل ماہر فلکیات وقت کے
ہیئت کے نامور ظفر الدین قادری

وہ یادگار حضرت سید ملک بیا
علما کے تاجور ظفر الدین قادری

میں دست بوس آپ کا اکثر ہوا کیا
بیٹھا جھکا کے سر ظفر الدین قادری

واصل بحق ہیں آپ، تصرف نصیب ہے
مجھ پر بھی اک نظر ظفر الدین قادری

بحّاث بدعقیدہ بہ پیش قلندرے
سب گاؤ خر، ببر ظفر الدین قادری

قائم مناظرے کا بھرم کون رکھتا برق
ہوتے نہیں اگر ظفر الدین قادری

تاریخ اہلسنّت ماضی قریب میں
القصہ مختصر ظفر الدین قادری

ہے پیش اک جہان عقیدت قبول ہو
روشن ہو رہ گذر ظفر الدین قادری

اے ممبئی ہو تجھ کو مبارک یہ کنفرنس
ہے سہرا تیرے سر ظفر الدین قادری

حضرت سراجِ ملت دوراں کی جدوجہد
ہے آج باثمر ظفر الدین قادری

محنت غلام جابر شمس اپنی دیکھیے
رخشندہ تر گہر ظفر الدین قادری

اے برق فیض حضرت نوری میاں سے ہے
سرسبز یہ شجر ظفر الدین قادری

☆☆☆☆

منقبت در شان شہزادہ غوث الوریٰ سید العلماء الشاہ سید آل مصطفیٰ برکاتی علیہ الرحمہ

نور چشم مصطفےٰ تھے سید آل مصطفےٰ
مظہر غوث الوریٰ تھے سید آل مصطفےٰ

وارث ہر انبیاء تھے سید آل مصطفےٰ
پر تو احمد رضا تھے سید آل مصطفےٰ

جن کی خوبی خطابت کا ہے شہرہ ہر طرف
وہ خطیب و پیشواء تھے سید آل مصطفےٰ

گلشن برکات کے تازہ شگفتہ پھول تھے
بوئے لطف اولیا تھے سید آل مصطفےٰ

ماہریرہ کے بڑی سرکار کے گدی نشیں
شمع بزم اصفیا تھے سید آل مصطفےٰ

گلشن احمد رضا کے عندلیب خوشنوا
عاشق خیر الوریٰ تھے سید آل مصطفےٰ

نجدیت میں زلزلہ آتا تھا جن کی ذات سے
وہ جری شیر خدا تھے سید آل مصطفےٰ

شہر ممبئی کو بنا ڈالا عقیدت کا چمن
باغباں کے مدعا تھے سید آل مصطفےٰ

آپ کے جلوے عیاں سید سراج اظہر میں ہیں
معدن لطف و عطا تھے سید آل مصطفےٰ

یاالٰہی رحمتیں نازل ہوں ان کی قبر پر
صاحب جود و سخا تھے سید آل مصطفےٰ

صدر بزم عالمہ تھی سید العلما کی ذات
سنیوں کے مقتدا تھے سید آل مصطفےٰ

نظم روشن نے کیا سلک عقیدت میں یہ پھول
دل میں خود جلوہ نما تھے سید آل مصطفےٰ

☆☆☆☆

جاذب نور شریعت حضرت سید میاں
سالک راہ طریقت حضرت سید میاں

آفتاب علم و حکمت حضرت سید میاں
مخزن نورِ ولایت حضرت سید میاں

جن کی سیرت آئینہ دار حدیث مصطفےٰ
عامل قرآن و سنت حضرت سید میاں

شارح شرح مبیں ان کا قلم ان کی زباں
ترجمان دین فطرت حضرت سید میاں

صاحب سبع سنابل کی عبارت کے امین
عبد واحد کی وراثت حضرت سید میاں

خاندان برکت اللّٰہی کے تھے چشم و چراغ
نور عین شاہ برکت حضرت سید میاں

تھے سراپا حضرت اچھے میاں کے جانشیں
افتخار قادریت حضرت سید میاں

حضرت نوری میاں کے نور کے پرتو تھے وہ
نور احمد کی لطافت حضرت سید میاں

مسلکِ احمد رضا کے وہ علمبردار تھے
جاں نثار اعلیٰحضرت حضرت سید میاں

نظمی عاصی نے کہہ کر رکھ دیا اپنا قلم
ہم پہ تھے اللہ کی رحمت حضرت سید میاں

☆☆☆☆

منقبت در شان استاذ القراء عامل شریعت حضرت سید شاہ ابوالہاشم قادری اشرفی علیہ الرحمہ

ہے نورانی نسب شجرہ ترا سید ابوالہاشم
تو پھر چمکے نہ کیوں چہرہ ترا سید ابوالہاشم

بہت کردار ہے ستھرہ ترا سید ابوالہاشم
بڑا پاکیزہ ہے تقویٰ ترا سید ابوالہاشم

تصوف کی زمیں پر زندگی تم نے بسر کی ہے
عبادت سے رہا رشتہ ترا سید ابوالہاشم

تھا فیض حفظ قرآں یہ کہ سوتے میں بھی لب ہلتا
تھا نور حق سے دل کعبہ ترا سید ابوالہاشم

وہ مرد حق ہوا عاشق امام احمد رضا خاں کا
جسے بھی مل گیا سایہ ترا سید ابوالہاشم

درِ اقدس پہ ان کے چہرۂ زیبا کے جلووں سے
مدینہ ہوگیا سینہ ترا سید ابوالہاشم

گلاب و جوہی چنبیلی سراجی مسکراتے ہیں
چمن آباد ہے کیسا ترا سید ابوالہاشم

حسین اشرف کچھوچھ کے خلیفہ صاحب عرفاں
ہے مرشد چاند شاہ بابا ترا سید ابوالہاشم

عیادت کی تری مفتی اعظم نے یہاں آکر
وہ مرض عشق بھی تھا کیا ترا سید ابوالہاشم

سراج ملت و دیں کو وہ دولت کی عطا تو نے
رواں نیکی کا ہے دریا ترا سید ابوالہاشم

تری شان جلالت اور حق گوئی کا کیا کہنا
یداللّٰہی کا جلوہ تھا ترا سید ابوالہاشم

خدا کی رحمتیں نازل ہوا کرتی رہیں تجھ پر
ریاض خلد ہے روضہ ترا سید ابوالہاشم

تھے ایسے عالم دیں صاحب تجوید قرآنی
کہ اب تک ہے رواں سکہ ترا سید ابوالہاشم

ولایت کی تجلّی سے سجا دو قلب روشن کو
صفا تک ہے ملا شجرہ ترا سید ابوالہاشم

☆☆☆☆

مہر عرفاں کی ضیا ہے مسلک احمد رضا
مرکز اہل وفا ہے مسلکِ احمد رضا

یہ علامت، سچے سنّی خوش عقیدہ کیلئے
اہلسنّت کو ملا ہے مسلک احمد رضا

اتباع سید کونین کا ہے آئینہ
دین حق کا رہنما ہے مسلک احمد رضا

کانپتی ہے نجدیت جس نام سے آٹھوں پہر
سیف حق وہ برملا ہے مسلک احمد رضا

سیرت خیر الوریٰ کا ہے یہ سچا ترجمان
اور طریق اولیا ہے مسلک احمد رضا

ہے سواد اعظم دین حبیب کبریا
شمع دین مصطفےٰ ہے مسلک احمد رضا

حاسدین اعلیٰحضرت مٹ گئے مٹ جائیں گے
زندہ ہے زندہ رہا ہے مسلک احمد رضا

یہ اثر جام سراجی، ساغر نظمی ہے کہ
لب پہ نعرہ لگ رہا ہے مسلک احمد رضا

یاالٰہی طول فرما عمرِ نظمی و سراج
جن کا روشن مدعا ہے مسلک احمد رضا

قطرۂ خون حسین ابن علی کی یہ صدا
مدح خوان کربلا ہے مسلک احمد رضا

تم کو بازاری عقیدہ ہو مبارک حاسدو!   ہاشمی کو مل گیا ہے مسلک احمد رضا

☆☆☆☆

اور پھولے پھلے یہ رضا کا چمن

سیدی مرشدی جان اہل سنن   پر بہار ان سے ہے گلشن علم وفن

دور ان سے رہیں سارے رنج ومحن   ہے میری التجا تجھ سے اے ذُوالمنن

اور پھولے پھلے یہ رضا کا چمن

اور پھولے پھلے یہ رضا کا چمن

جن کے دیدار سے یاد آئے خدا   جن کی آنکھوں میں ہے جلوۂ مصطفیٰ

ظل غوث الوریٰ عکس احمد رضا   حامی بے کساں مرشد باوفا

ان کے چہرے سے پھوٹے ہے نوری کرن

اور پھولے پھلے یہ رضا کا چمن

مسکرا دیں تو کلیاں دلوں کی کھلیں   آرزوؤں کے بجھتے دیئے جل اٹھیں

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑے   بے سہاروں کی آسان ہو مشکلیں

پھول جھڑتے ہیں ہونٹوں سے وقت سخن

اور پھولے پھلے یہ رضا کا چمن

☆☆☆☆

جے جے فلائی اوور برج جو حضور سراج ملت کی محنت وکاوشوں سے قطب کوکن مخدوم علی ماہمی کے مقدس نام سے منسوب ہوا۔ اس کے افتتاح کے موقع پر علامہ روشن القادری نے یہ تہنیت لکھی۔

ہماری دنیائے سنیت کو سجا رہے ہیں سراج ملت

رہے محبت طریق الفت دکھا رہے ہیں سراج ملت

سراج ملت سے چڑھنے والے تمہارے ماتھے پہ کیوں شکن ہے

جو اعلیٰ حضرت کے شاہزادے بنا رہے ہیں سراج ملت

رضا کی باتیں سنا سنا کر مئے محبت پلا پلا کر

چراغ عشق نبی کی لو کو بڑھا رہے ہیں سراج ملت

خدا نے فتح وظفر کا پرچم دیا ہے دست کرم میں ان کے

کہ نجدیت دیوبندیت کو مٹا رہے ہیں سراج ملت

ہر ایک منشائے سنیت کی فصیل پر ہیں یہ جلوہ فرماں

لعیں کو میلاد و فاتحہ سے جلا رہے ہیں سراج ملت

ہزار کاموں میں قطب کوکن برج خوشی میں یہ کہہ رہا ہے

کہ شہر ممبئی کی خفتہ قسمت جگا رہے ہیں سراج ملت

بصدقے خواجہ وغوث اعظم عجیب روشن ہے ان کی دنیا

یقین وعرفاں کا بحر دجلہ بہا رہے ہیں سراج ملت

☆☆☆☆

یہ نظم شہزادۂ حضور سید العلما حضرت علامہ سید آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی صاحب قبلہ برکاتی سجادہ نشیں مارہرہ شریف نے شہزادۂ سراجِ ملت حضرت مولانا الحاج سید منہاج رضا ہاشمی میاں قادری رضوی کی دستار فضیلت کے موقع پر منعقد جشن میں پڑھی

چل قلم ہم اک نئے انداز کا سہرا لکھیں

چل قلم ہم اک نئے انداز کا سہرا لکھیں   پہلے نام اللہ کا پھر اپنے آقا کا لکھیں

وہ جو شہر علم ہیں ہو جائیں ان کی رحمتیں   حضرت صدیق اکبر سے ملیں کچھ برکتیں

سیدی فاروق اعظم کی بھی ہوں کچھ شفقتیں   فضل ذوالنورین سے مٹ جائیں ساری کلفتیں

اور باب العلم کے صدقے ٹلیں سب آفتیں   اتنا سب کچھ ہو تو پھر ہم علم کا سہرہ لکھیں

سر پہ دستار فضیلت باندھے یہ کون آیا ہے   قوم نے کس کو یہ تاج علمیت پہنایا ہے

دشمنانِ دیں کا چہرہ کس لیے مرجھایا ہے   سنیوں نے علم سے مامور قائد پایا ہے

کس کے ہاتوں میں نشان سنیت لہرایا ہے   رب نے کس کو نائب خیر الوریٰ کہلایا ہے

بدعقیدوں کی صفوں میں خوف سا کیوں چھایا ہے   علم سینے میں لیے سید کا بیٹا آیا ہے

ابتدا کی ہاشمی نے لفظ بسم اللہ سے   علم کے موتی سمیٹے پھر کتاب اللہ سے

فضل کے زینے چڑھے فضل رسول اللہ سے   فیض پایا باطنی آل رسول اللہ سے

اور دعائیں کامیابی کی عباد اللہ نے   ہر قدم ان کا اٹھے گا لفظ الا اللہ سے

خیر مقدم ہوگا ہر جانب سبحان اللہ سے   ان شاء اللہ ماشاء اللہ اور جزاک اللہ سے

حضرت سید سراج اظہر نے مانگی تھی دعا   یاالٰہی عالم وفاضل بنے بیٹا میرا

رب نے اپنے فضل سے انکو یہ دن دکھلا دیا   پیارا بیٹا عالم احکام قرآں بن گیا

اور ہوئی محفوظ سینے میں حدیث مصطفےٰ   رات دن کی جافشانی کا یہ میٹھا پھل ملا

خانداں میں نام منہاجِ رضا کا ہو گیا   عالم دین متیں ہونے کا تمغہ مل گیا

نظمی جی بڑھ کر یہ سہرا بیٹے کو پہنایئے   تہنیت کے گل سر منہاج پر برسایئے

فیض شاہِ برکت اللہ سے انہیں نہلایئے   عز وعلم وعمر کی سچی دعا فرمایئے

بڑھیے بڑھیے اپنے بھائی کے گلے لگ جایئے   نعرۂ تکبیر لوگوں سے ذرا لگوایئے

اور خود بھی نعرۂ صلی علی دہرایئے   دادا پنے ایک اک مصرعے کی کھل کر پایئے

نام منہاجِ رضا اونچا ہو شرح دین میں   عمر گزرے دین کی تشہیر میں تلقین میں

چل پڑے ان کا قلم تحریر میں تدوین میں   اور حدیث پاک کی تشریح میں تزئین میں

خلق کی خدمت ہو مقصد زیست کے آئین میں   ہو شریعت کا لحاظ آلام میں تسکین میں

اور طریقت کا ادب دنیا میں بھی اور دین میں   اے فرشتو! ساتھ دو نظمی کی اس آمین میں

☆☆☆☆

یہ نظم حضور نظمی میاں نے پھول گلی سید ابوالہاشم اسٹریٹ ممبئی ۳ میں بوہرہ ساودھی کے بالمقابل واقع رضا جامع مسجد کے ایک اونچے مینار کی تعمیر پر کہی تھی۔

مینارِ نور بن کے جو تیار ہوگیا　　سینہ مخالفین کا اک غار ہوگیا
مینار کیا ہے اصل میں نیزہ رضا کا ہے　　دشمن کے دل کو چیر کے اس پار ہوگیا

لوگ مینار بناتے ہیں دکھانے کیلئے　　ہم نے مینار بنایا ہے جتانے کیلئے
اسکی اونچائی سے ظاہر ہے رضا کی عظمت　　یعنی مینار ہدایت ہے زمانے کے لئے

یہ جو مینار دیکھتے ہیں آپ　　ایک گنبد سے اس کو نسبت ہے
جس کو کہتے ہیں کعبہ کا کعبہ　　ہاں وہی جس کی سبز رنگت ہے

یہ جو مینار ہے سید کی کرامت کہیے　　یعنی اولادِ نبی کی اسے ہمت کہیے
یہ ہے برکاتی علم نور رضا کا حامل　　کہیے کہیے اسے نوری کی ولایت کہیے

☆☆☆☆

برافتتاح مینارِ رضا۔ رضا جامع مسجد، پھول گلی ممبئی ۳

استادہ ہے کس شان سے مینار رضا کا　　اللہ نے فرمایا ہے اظہار رضا کا
ہو خوفِ خدا، عشق نبی زیست کا مقصد　　تا عمر رہا بس یہی کردار رضا کا

احمد کا جو دشمن ہے وہ دشمن ہے احد کا　　تھا درس یہی اور یہی معیار رضا کا
ہر سانس میں دم بھرتے ہیں آلِ نبی کا　　دل حب نبی سے رہا سرشار رضا کا
نیزے کی طرح کام لیا اپنے قلم سے　　دشمن کے لیے موت تھا ہر وار رضا کا
مرشد بھی کریں ناز وہ ایسی تھی ارادت　　مارہرہ ہی مارہرہ تھا سنسار رضا کا
آجاتی ہے جب بھی کوئی مشکل مرے آگے　　پڑھ لیتا ہوں میں نام کئی بار رضا کا
نکہت جسے حاصل ہوئی طیبہ کے چمن سے　　پھولے پھلے تا حشر یہ گلزارِ رضا کا
نظمی کو رضا سے ہے کئی طور سے نسبت　　دنیا اسے کہتی ہے علم دارِ رضا کا

☆☆☆☆

پھوٹ رہی ہیں نور کی کرنیں پھول گلی کی مسجد میں
جاری ہے فیضان کی نہریں پھول گلی کی مسجد میں
اعلیٰ حضرت مفتی اعظم شاہ سراج ملت کی
ہوتی ہیں عرفان کی نظریں پھول گلی کی مسجد میں
عشق و محبت اعلیٰ حضرت مدحت نورِ نبی کی خاطر
سجتی ہیں نورانی بزمیں پھول گلی کی مسجد میں
قادری رضوی نوری سراجی جھومتے رہتے ہیں ہر دم
بنتی رہتی ہیں تقدیریں پھول گلی کی مسجد میں

آجاتا ہے فیض پہ دریا ساقی کوثر کا اس دم
ہم سب پڑھتے ہیں جب نعتیں پھول گلی کی مسجد میں
برکتیں عمر سراج ملت میں دے مولیٰ ہر لمحہ
مسلک کی روشن ہیں شمعیں پھول گلی کی مسجد میں
مولیٰ شب معراج کے صدقے ہم سب کا دامن بھر دے
دور ہو سب کی ساری بلائیں پھول گلی کی مسجد میں
بادۂ عرفاں ساقی کوثر کے ہاتھوں سے پائیں گے
روشن لکھو ان کی غزلیں پھول گلی کی مسجد میں

☆☆☆☆

نتیجۂ فکر: جناب اسد اقبال کلکتوی

برسے نہ کیوں انوار خدا پھول گلی میں　　سرکار کا ہے جلسہ سجا پھول گلی میں
چھائی ہے رحمتوں کی گھٹا پھول گلی میں　　آئے ہیں بریلی سے رضا پھول گلی میں
دیکھے زمانہ صورت سید سراج میں　　ہے مفتی اعظم کی عطا پھول گلی میں
احمد رضا کے روضہ سے مس ہو کے دوستو!　　آتی ہے روز بادِ صبا پھول گلی میں
ہے ساری ممبئی کی فضا جس سے معطر　　ہاشم کا وہی پھول کھلا پھول گلی میں
جس میں بنائے جاتے ہیں اسلامی سپاہی　　ہے ایسا سنیت کا قلعہ پھول گلی میں

☆☆☆☆

قطعات

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ　　ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتا تا ہے انہیں　　ایمان یہ کہتا ہے مری جان یہ ہیں

☆☆☆☆

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ　　عقبیٰ میں نہ کچھ رنگ دکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو درِ پاک پیمبر پہ حضور　　ایمان پہ اس وقت اٹھانا مولیٰ

☆☆☆☆

وادی رضا کی کوہ ہمالہ رضا کا ہے　　جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے
اگلوں نے بھی لکھا ہے بہت علم دین پر　　جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے

☆☆☆☆

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود　　طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود
شافع روز جزا تم پہ کروڑوں درود　　دافع جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود
جان و دل اصفیا تم پہ کروڑوں درود　　آب و گل انبیاء تم پہ کروڑوں درود
اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا　　جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود
دل کرو ٹھنڈا میرا وہ کف پا چاند سا　　سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود
ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب　　نام ہوا مصطفےٰ تم پہ کروڑوں درود
تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث　　تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروڑوں درود

وہ شب معراج راج وہ صف محشر کا تاج کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروڑوں درود
تم سے کھلا باب جود تم سے ہے سب کا وجود تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروڑوں درود
بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز ایک تمہارے سوا تم پہ کروڑوں درود
آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود
تم ہو شفائے مرض خلق خدا خود غرض خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروڑوں درود
سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروڑوں درود
تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروڑوں سلام تم پہ کروڑوں ثنا تم پہ کروڑوں درود
تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود
خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود
برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروڑوں درود
کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں تم ہو میں تم پر فدا تم پہ کروڑوں درود
ایسوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے شربت پلاؤ ایسوں کو ایسی غذا تم پہ کروڑوں درود
گرنے کو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو ایسوں پر ایسی عطا تم پہ کروڑوں درود
اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں درود
کرکے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود
کر دو عدو کو تباہ حاسدوں کو روبراہ اہل ولا کا بھلا تم پہ کروڑوں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی کوئی کمی سرورا تم پہ کروڑوں درود
کام غضب کے کیے اس پہ ہے سرکار سے بندوں کو چشم رضا تم پہ کروڑوں درود
آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیاء دیجئے جلوہ قریب آگیا تم پہ کروڑوں درود
کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

ترانۂ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم

خواجہ و غوث الوریٰ اور امام احمد رضا سب ہیں تمہاری عطا تم پہ کروڑوں درود
مسلک احمد رضا جس کی ہر سو ہو ضیا مٹ جائے نجدی بلا تم پہ کروڑوں درود
مفتی اعظم شہا پیر سراج ہدیٰ دل میں ہو جلوہ نما تم پہ کروڑوں درود
درسگاہ محترم فیضان مفتی اعظم چمکا کرے یہ سدا تم پہ کروڑوں درود
سید سراج اظہر دین کے سچے رہبر تم پہ ہیں جاں سے فدا تم پہ کروڑوں درود

☆☆☆☆

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
مہر چرخ نبوت پہ روشن درود گل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام
شہر یار ارم تاجدار حرم نوبہار شفاعت پہ لاکھوں سلام
شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود ہم فقیروں کے ثروت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا چشمۂ علم وحکمت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام
بنت صدیق آرام جان نبی اس حریم براءت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ ان کی پرنور صورت پہ لاکھوں سلام
اصدق الصادقیں سید المتقیں چشم وگوش وزارت پہ لاکھوں سلام
وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر اس خدادوست حضرت پہ لاکھوں سلام
ترجمانِ نبی ہم زبانِ نبی جان شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحب قمیص ہدیٰ حلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام
مرتضیٰ شیرحق اشجع الشاجعیں ساقی شیر شربت پہ لاکھوں سلام
اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے ان سب اہل مکانت پہ لاکھوں سلام
شافعی مالک احمد امام حنیف چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم امام التقیٰ والنقیٰ جلوۂ شان قدرت پہ لاکھوں سلام
شاہ برکات وبرکات پشینیاں نوبہار طریقت پہ لاکھوں سلام
میرے استاد ماں باپ بھائی بہن اہل ولد وعشیرت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
تین دن جس کو دانہ نہ پانی ملا اس کی شان قناعت پہ لاکھوں سلام
خون سے جو وضو کرکے سجدہ کیا اس کی پیاری عبادت پہ لاکھوں سلام
سارے ولیوں کی گردن پہ جن کا قدم اس مدارِ ولایت پہ لاکھوں سلام
حکم سے ان کے کشتی کو ساحل ملے عبدقادر کی قدرت پہ لاکھوں سلام
اونٹ بیٹھے تھے راجہ کے بیٹھے رہے اس فقیری حکومت پہ لاکھوں سلام
دین حق کے معیں خواجہ ہندالولی ان کی نورانی تربت پہ لاکھوں سلام
غوث وخواجہ رضا حامد ومصطفیٰ پنج گنج ولایت پہ لاکھوں سلام
ڈالدی قلب میں عظمت مصطفیٰ سیدی اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلا

☆☆☆☆

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام زینت عرش معلیٰ الصلوٰۃ والسلام

ربِّ ھب لی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے   حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام
دست بستہ ہر فرشتے نے پڑھا ان پر درود   کیوں نہ ہو پھر وِرد اپنا الصلوٰۃ والسلام
مومنو پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود   ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام
بت شکن آیا یہ کہہ کر سرنگوں بت ہو گئے   جھوم کر کہتا تھا کعبہ الصلوٰۃ والسلام
سر جھکا کر باادب عشق رسول اللہ میں   کہہ رہا تھا ہر ستارا الصلوٰۃ والسلام
غنچے چٹکے پھول مہکے چہچہائیں بلبلیں   گل کھلا باغ احد کا الصلوٰۃ والسلام
میں وہ سنی ہوں جمیلؔ قادری مرنے کے بعد   میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

☆☆☆☆

تم پر لاکھوں سلام   تم پر لاکھوں سلام

سب سے اعلیٰ عزت والے   غلبہ و قہر و طاقت والے
حرمت والے کرامت والے   تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

ظاہر باہر سیادت والے   غالب قاہر ریاست والے
قوت والے شہادت والے   تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

رب کے پیارے راج دلارے   ہم ہیں تمہارے تم ہو ہمارے

اے دامان رحمت والے   تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

ڈگمگ ڈگمگ نیا ہالے   جیرا کانپے توئی سنبھالے
آہ دوہائی رحمت والے   تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

صورت اقدس سے حق ظاہر   کلمہ پڑھتا دیکھ کے کافر
اے حقانی صورت والے   تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

آپ کا یَدُ یَدِ رَبِّ واحد   فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ہے شاہد
اے ربانی بیعت والے   تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

خواب میں جلوہ اپنا دکھاؤ   نوریؔ کو تم نوری بناؤ
اے چمکیلی رنگت والے   تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

☆☆☆☆

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو   جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو   شادیٔ دیدار حسن مصطفٰے کا ساتھ ہو
یاالٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات   ان کے پیارے منھ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب پڑے محشر میں شور دار و گیر   امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے   صاحبِ کوثر شہ جود و عطا کا ساتھ ہو
یاالٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن   دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یاالٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگے   عیب پوش خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں   ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب حساب خندۂ بیجا رُلائے   چشم گریان شفیع مرتضٰی کا ساتھ ہو
یاالٰہی رنگ لائیں جب میری بے باکیاں   ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط   آفتاب ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے   ربِّ سَلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو
یاالٰہی جو دعائیں نیک میں تجھ سے کروں   قدسیوں کے لب سے آمیں ربَّنا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب رضا خواب گراں سے سر اٹھائیں   دولتِ بیدار عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

☆☆☆☆

نوٹ: ہر پیر کو رضا جامع مسجد، پھول گلی میں رات ۱۰:۳۰ بجے نوری محفل کا انعقاد ہوتا ہے۔ بعدۂ توشہ شریف کی نیاز ہوتی ہے۔ شرکت کی گذارش ہے۔

یاالٰہی رحم فرما مصطفٰی کے واسطے   یارسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے
مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے   کر بلائیں رد شہید کربلا کے واسطے
سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے   علم حق دے باقر علم ہدیٰ کے واسطے
صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر   بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے
بہر معروف و سری معروف دے بے خود سری   جند حق میں گن جنید باصفا کے واسطے
بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا   ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے
بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد   بوالحسن اور بوسعید سعدزا کے واسطے
قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا   قدر عبد القادر قدرت نما کے واسطے
اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهُ رِزْقًا سے رزق حسن   بندۂ رزاق تاج الاصفیاء کے واسطے
نصر ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ   دے حیات دیں محی جاں فزا کے واسطے
طور عرفان و علو حمد و حسنٰی و بہا   دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے
بہر ابراہیم مجھ پر نار غم گلزار کر   بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے
خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال   شہ ضیا مولیٰ جمال الاولیاء کے واسطے
دے محمد کے لیے روزی کر احمد کیلئے   خوان فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے
دین و دنیا کی مجھے برکات دے برکات سے   عشق حق دے عشقی عشق انتما کے واسطے
حب اہل بیت دے آل محمد کے لئے   کر شہید عشق حمزہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پرنور کر　　اچھے پیارے شمس دیں بدرالعلیٰ کے واسطے
دو جہاں میں خادم آل رسول اللہ کر　　حضرت آلِ رسول مقتدا کے واسطے
نور جاں ونور ایماں نورِ قبر وحشر دے　　بوالحسین احمدی نوری لقا کے واسطے
کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے　　میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے
سایۂ جملہ مشائخ یا خدا ہم پر رہے　　رحم فرما آل رحماں مصطفیٰ کے واسطے
مجھ کو عبد مصطفیٰ کر بہر شیخ مصطفیٰ　　مفتی اعظم جناب مصطفیٰ کے واسطے
یاالٰہی غوث اعظم کے غلاموں میں قبول　　ہم شبیہ غوث اعظم مصطفیٰ کے واسطے
میرے مولیٰ دین حق پر استقامت کر عطا　　مفتی اعظم جنابِ بے ریا کے واسطے
دل کو روشن کر سراج نور ایماں سے خدا　　حضرت سید سراج اظہر رضا کے واسطے
صدقہ ان اعیاں کے دے چھ عین عز علم وعمل　　عفو عرفاں عافیت احمد رضا کے واسطے

☆☆☆☆

میں نے اس کتاب میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، استاذ زمن علامہ حسن رضا بریلوی، حضور مفتی اعظم، حضور شیر بیشہ اہلسنت، حضرت جمیل قادری، حضور تاج الشریعہ، شہزادۂ سید العلما حضرت نظمی میاں اور علامہ روشن القادری کے لکھے ہوئے نعت ومناقب کو جمع کر کے آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کیا۔ عرق ریزی کے ساتھ پروف ریڈنگ کرنے کی بھر پور کوشش کی ہے۔ پھر بھی بشری تقاضے کے تحت اگر اس میں کوئی خامی یا غلطی آپ حضرات کو نظر آئے تو فوراً مطلع کریں۔ تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح ہو جائے۔ جزاک اللہ خیرا کثیرا۔

نوٹ: ان شاء اللہ العزیز "سراج بخشش" کا انگلش ایڈیشن عنقریب منظر عام پر آنے والا ہے۔

طالب دعا　　فقیر سید محمد منہاج رضا ہاشمی رضوی

ختم قادریہ

بیماریوں سے شفا پانے، بلاؤں کو دور کرنے، مشکلوں کے آسان ہونے، قیدیوں کی رہائی کے لئے قرض سے چھٹکارا پانے، غرض کہ جس دینی و دنیاوی بلا و آفت کے دفعیہ کے لئے اسے پڑھا جائے ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد وہ آفت دور ہو اور جس جائز مقصد کے لئے پڑھا جائے ضرور کامیابی حاصل ہو۔ باوضو معطر ہو کر پڑھیں مجرب در مجرب۔

☆درود غوثیہ: اَللّٰھُمَّ صَلِّ علٰی سَیِّدِنَاوَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ وَبَارِکْ وَسَلِّم　(۱۱۱)

☆سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُوَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ　(۱۱۱)

☆سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَک　(۱۱۱)

☆سورۂ اخلاص شریف　(۱۱۱)

☆یَابَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ　(۱۱۱)　یَاشَافِیْ اَنْتَ الشَّافِیْ　(۱۱۱)

یَاکَافِیْ اَنْتَ الْکَافِیْ　(۱۱۱)

☆یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْحَالَنَا　یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا

اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِھَمٍّ مُّغْرَقٌ　خُذْیَدِیْ سَہِّلْ لَنَااِشْکَالَنَا(۱۱۱)

☆یَاحَبِیْبَ الْاِلٰہِیْ خُذْبِیَدِیْ　مَالِعَجْزِیْ سِوَاکَ مُسْتَنَدِیْ(۱۱۱)

☆فَسَہِّلْ یَاالٰہِیْ کُلَّ صَعْبٍ　بِحُرْمَۃِ سَیِّدِالْاَبْرَارِسَہِّل　(۱۱۱)

☆ یَاصِدِّیْق یَاعُمَر یَاعُثْمَان یَاحَیْدَر / دفع شر کن خیر آور

یَاشَبِّیْر یَاشَبَّر　(۱۱۱)

☆یَاحَضْرَت سُلْطَان شَیْخ سَیِّدْشَاہْ عَبْدُالْقَادِرْجِیْلَانِیْ شَیْئًالِلّٰہِ اَلْمَدَد(۱۱۱)

☆ماہمہ محتاج تو حاجت روا　المدد یاغوث اعظم سیدا　(۱۱۱)

☆مشکلات بےعدد داریم ما　المدد یاغوث اعظم پیر ما　(۱۱۱)

☆یَاحَضْرَت شَیْخ مُحِیَّ الدِّیْن مُشْکِلْ کُشَابِالْخَیْرِ　(۱۱۱)

☆امداد کن امداد کن از رنج وغم آزاد کن

در دین ودنیا شاد کن یاغوث اعظم دستگیر　(۱۱۱)

☆یَاحَضْرَت غَوْث اَغِثْنَابِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالیٰ　(۱۱۱)

☆خُذْیَدِیْ یَاشَاہِ جِیْلَاں خُذْیَدِیْ / شَیْئًا لِلّٰہِ اَنْتَ نُوْرٌ اَحْمَدِیْ(۱۱۱)

☆طفیل حضرت دستگیر دشمن ہوئے زیر(۱۱۱) ☆سورۂ یٰس شریف(۱)

☆قصیدۂ غوثیہ(۱)

☆ درود غوثیہ(۱۱۱)

دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کی مخلصانہ اپیل

دارالعلوم فیضان مفتی اعظم مسلک اہلِ سنت وجماعت (مسلکِ اعلی حضرت) کا یہ عظیم الشان ادارہ جو سرزمین ممبئی پر دینی وملی خدمات میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ دارالعلوم ہذا عظمت رسول اعظم ﷺ اور مسلک اعلی حضرت کا پاسبان، ہزاروں عاشقانِ رسول کی نگاہوں کا مرکز، بزرگوں کی تمناؤں اور آرزوؤں کا گلستان، سینکڑوں تشنگانِ علم وعرفان کے لئے بہتا ہوا علم آبشار ہے۔ جسکی لگاتار جدو جہد اور بے مثال قربانیوں سے ممبئی جیسے شہر کو عشق ومحبت علم وعمل کا گلشن بنا کر ہزاروں قلوب وارواح کو معطر کر دیا ہے۔ آج بحمدہ تعالی اس ادارہ میں درس نظامی، مولوی، عالم، فاضل اور دورحدیث کے ساتھ ساتھ شعبۂ حفظ وقرات وشعبۂ امامت کا بھی انتظام ہے۔ دارالعلوم ہذا کے طلبہ کے لیے مفت قیام وطعام، علاج ومعالجہ اور دیگر ضرورتوں کا خاصہ انتظام خود ادارہ کرتا ہے۔ قوم وملت کی فلاح و بہبود کے لیے ازدواجی زندگی کو شرعی نقطۂ نگاہ سے گذارنے کے لیے ادارۂ ہذا میں رضوی نوری دارالافتاء والقضاء کا اہم شعبہ بھی قائم ہے۔ جہاں سے عوام اہلسنت فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اس طرح یہ ادارہ اور دارالافتاء خلیفۂ حضور مفتی اعظم سراج ملت صاحب قبلہ کی سرپرستی میں اپنی منزل کی طرف نہایت تیزی کے ساتھ رواں دواں ہے۔ لہٰذا آیئے! اپنے اس عظیم ادارے کو عظیم تر بنانے کے لیے ہم سب قدم سے قدم ملا کر منزل کی طرف پیش قدمی کریں اور دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر اعتبار سے اس ادارے کا تعاون کریں۔ خصوصاً زکوٰۃ وفطرات وعطیات اور چرمہائے قربانی کے وقت آپ اپنے محبوب ادارے کو ضرور یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب علیہ السلام کے صدقے جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ ربطہ نمبر: 09869197521　09821178669

اپیل کنندگان: اراکین انجمن برکات رضا
دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی، ممبئی ۳

انجمن برکات رضا کے زیراہتمام

رضا جامع مسجد میں نورانی محافل کاانعقاد

☆ہراتواراور جمعرات جو بعد نماز عشادرود پاک کا ختم شریف

☆ہر پیر بعد نماز عشا ساڑھے ۱۰ ربجے سے نعت ومنقبت وذکر کی نوری محفل بعدۂ اختتام توشہ شریف

☆چھٹی شب، گیارہویں شب اور بارہویں شب میں درود پاک کا ختم،نوری محفل اور بعد اختتام لنگر شریف

☆ہر ماہ کی چودھویں شب (شب وصال حضور مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی نسبت سے ختم قادریہ کبیر کی نوری محفل بعدۂ توشہ شریف۔

☆ہر ماہ کی پچیسویں شب (شب وصال اعلیٰ حضرت) میں آیۂ کریمہ کا ختم شریف بعدۂ لنگر شریف

ان کے علاوہ

☆جشن عید میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

☆امیر المومنین سرکار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وصال ۲۲ رجمادی الاخریٰ)

☆امیر المومنین سرکار سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وصال ۲۶ رذی الحجہ)

☆امیر المومنین سرکار سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وصال ۱۸ رذی الحجہ)

☆امیر المومنین سرکار سیدنا مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وصال ۲۱ ررمضان المبارک) کی شب میں قرآن خوانی ونعت ومنقبت کے بعد علمائے کرام کے بیانات۔

نیز ازواجِ مطہرات واہلِ بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے وصال کی تاریخوں میں خراج عقیدت بالخصوص بارگاہ سیدامام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ میں نذرانۂ وفا۔علاوہ ازیں دیگر صحابۂ کرام، اولیاءعظام، وبزرگان دین کی واسلام کی تاریخ وصال پر عرس مقدس کا انعقاد ہوتا۔

الداعون الی الخیر: اراکین انجمن برکات رضا، رضا جامع مسجد، سید ابوالہاشم اسٹریٹ، پھول گلی، ممبئی ۳

انجمن برکات رضا، پھول گلی، ممبئی ۳

تحفظِ ناموسِ رسالت تشہیر مسلکِ اعلیٰ حضرت غریب ونادار، بیکس ولاچار کی امداد، قوم وملت پر ناگہانی حادثات کی صورت میں چارہ سازی، معاونت شادی بیاہ وقت کی ضرورت کے مدنظر کتابوں کی اشاعت، جلسہ جلوس، کانفرنس، محافل واعراسِ بزرگاں کا انعقاد ممبئ مہاراشٹراوراس کے علاوہ صوبہ جان میں دشمنانِ دین کے سدباب میں دورۂ تبلیغ، جابجا اس کی شاخوں کے ذریعے مدارس قائم کرنا، مساجدِ رضا کی تعمیر کروانا، احبابِ اہلسنّت کے نوجوانوں میں دینی بیداری پیدا کرنا، قوم کی نادار غریب بچیوں کی تعلیم کا انتظام کرنا، دیگر مفاد، عامہ واُمور مذہبی مقاصد کے پیش نظر آج سے تقریباً ۳۵ رسال پہلے اس انجمن برکاتِ رضا کا قیام بدست حضور سراجِ ملت پیر طریقت رہبرِ شریعت خلیفۂ حضور مفتیِ اعظم حضرت علامہ الحاج سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی سربراہ، اعلیٰ وبانی رضوی نوری دارالافتاء ودارالعلوم فیضانِ مفتی اعظم وخطیب وامام رضا جامع مسجد وسربراہِ اعلیٰ آل انڈیا سنّی تبلیغی جماعت وصدر ادارۂ شرعیہ مہاراشٹر عمل میں آیا۔ جب سے بحمدہٖ تعالیٰ اس کے ذریعے عزائم ومقاصد پر ملت کا کام نمایاں سرانجام کو پہنچا ہے۔انہیں میں مدارس ومساجد کی تعمیرات اور حسنِ تبلیغ کا کام متواتر ہوتا جارہا ہے۔ نیز اس سے متعلق حضور سراجِ ملت کے حوصلے بلند ہیں۔ آئندہ ان شاء اللہ اس کے ذریعے اور بھی زیادہ سے زیادہ قوم وملت کی فلاح وبہبود کا کام سرانجام پائے گا۔

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مَردوں کی شمشیریں

سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش انجمن برکاتِ رضا

سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا
سراجِ بخشش
انجمن برکاتِ رضا